﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾ (آل عمران:74) ﴿......عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد 20 | جمعۃ المبارک 14/جون 2013ء | 05/شعبان 1434 ہجری قمری | 14/احسان 1392 ہجری شمسی | شمارہ 24

اللہ کا ولی

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے ولی سے دشمنی کرتا ہے میں اسے جنگ کا چیلنج دے دیتا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب التواضع حدیث نمبر 6021)

بعض صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ جنہیں خدا تعالیٰ نے ان کی نیک فطرت کے باعث الہام اور رؤیا کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی خبر دی۔

یہ واقعات جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ثبوت ہیں وہاں ہمارے لئے اِزدیادِ ایمان کا بھی باعث ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِن صحابہ کی اولادوں کو بھی اپنے باپ دادوں کی قربانیوں اور نیکیوں کو جاری رکھنے اور اُن کی لاج رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں جلسہ سالانہ یوکے (UK) کے موقع پر 7/ستمبر 2012ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افتتاحی خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: ’’یہ قوم جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے، وہ قوم ہے کہ خدا تعالیٰ اس پر بڑے بڑے فضل کرے گا‘‘۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 145 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ نے ایک جگہ فرمایا: ’’ہماری جماعت میں بھی ہزارہا ایسے آدمی ہیں جن کو الہام اور رؤیا کے ذریعہ سے یہ اطلاع ملی ہے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبانِ مبارک سے تصدیق کی ہے کہ یہ سلسلہ منجانب اللہ ہے اور یہی ذریعہ اُن کی بیعت کا ہوا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 233 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اِس وقت مَیں اُن چند لوگوں کا ذکر کروں گا یا اُن کے واقعات بیان کروں گا جن کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا یا اُس قوم میں شامل کیا جس کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور اُن پر اُس کے فضل ہوئے اور اُن پر بھی ہوتے رہیں گے جو اس قوم کا حصہ بنتے رہیں گے۔ یہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں اس قوم کا حصہ بنے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا، اُن لوگوں کی یہ بھی خصوصیت ہے کہ انہوں نے امام الزمان کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کی۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے صحابہ سے ملنے کا درجہ پایا۔ اُن لوگوں کی بیعت سے پہلے کی زندگیاں بھی ایسی تھیں کہ جب اُن کے واقعات پڑھو تو لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اُن کی خوبیوں کی وجہ سے ہی جو اُن میں پہلے سے موجود تھیں، پکڑ کر اپنے مامور کے قدموں میں لا ڈالا۔ جیسا کہ میں نے کہا، اس وقت میں اُن لوگوں کے چند واقعات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں جنہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی، جو یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا بھی ایک ثبوت ہے اور ہمارے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث بھی ہے۔

پہلی روایت جو مَیں نے لی ہے یہ حضرت میاں عبدالرزاق صاحبؓ کی ہے۔ وہ روایت کرتے ہیں کہ 1900ء میں (سن انیس سو میں) مَیں کچھ بیمار ہو گیا تھا۔ آٹھ دن کے بعد میں چلنے پھرنے لگ گیا۔ اُن دنوں مَیں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میری چارپائی پر بیٹھے ہیں اور ساتھ ہی کوئی تحریر کرتے ہیں کہ یہ حضرت مرزا صاحب ہیں۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ میں تجارتی کاروبار کے لئے دہلی چلا گیا۔ اُن دنوں میں بارش بہت ہوتی تھی۔ مجھ کو کبھی کبھی بخار بھی ہو جاتا تھا۔ واپسی پر کہتے ہیں کہ میرے دل میں خیال آیا کہ میں قادیان جا کر حضرت خلیفہ نورالدین صاحب کے آگے اپنی بیماری کی حالت بتا کر علاج کا بندوبست کروں۔ پھر مَیں قادیان سیدھا آ گیا اور صبح سے لے کر بارہ بجے تک مولوی صاحب بیماروں کو دیکھتے رہے۔ جب میری باری آئی تو خود ہی میرے دل میں خیال آیا کہ مجھے بیماری تو کوئی ایسی ہے نہیں اس لئے اپنی بیماری کا ذکر نہیں کیا۔ اتنے میں مسجد مبارک میں اذان ہوئی۔ مَیں نماز پڑھنے چلا گیا۔ اندر سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔ جب مَیں نے حضرت صاحب کو نماز پڑھتے دیکھا تو مَیں نے سوچا کہ یہ چہرہ جھوٹ بولنے والا نہیں ہے۔ اس سے پہلے مَیں لوگوں کی بحثیں سنتا تھا۔ اُس وقت یہ خیال آیا کہ لوگ جھوٹ بہتان لگاتے ہیں۔ اُسی وقت فوراً دل نے گواہی دی کہ اس وقت بیعت کر لو۔ اگر کوئی بات قرآن و حدیث کے خلاف ہوئی، پھر بھی پتہ لگ جائے گا۔ اُسی وقت حضرت صاحب نماز کے بعد اندر تشریف لے گئے تو میں مولوی عبدالکریم صاحب کے پاس جا بیٹھا۔ مَیں مولوی عبدالکریم صاحب کو جانتا تھا مگر مجھے وہ نہ پہچان سکے۔ جب مَیں نے سیالکوٹ کا ذکر کیا اور اپنے والد صاحب کا نام لیا تو خوشی سے فرمانے لگے کہ آپ تو میرے دوست کے لڑکے ہیں۔ پھر مَیں نے عرض کیا کہ میری بیعت کروا دی جائے۔ انہوں نے کہا کچھ دن یہاں رہو۔ سوچ سمجھ کر بیعت کرو۔ مَیں نے اصرار کیا بہت دنوں سے گھر سے آیا ہوا ہوں، میری آج بیعت کروا دیں تو چلا جاؤں۔ انہوں نے کہا کہ شام کے وقت آپ کے لئے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کر دیں گے۔ شام کے وقت نماز کے بعد حضرت صاحب شاہ نشین پر بیٹھ گئے اور مولوی عبدالکریم صاحب بھی ساتھ بیٹھ گئے اور مَیں حضرت صاحب کے پاؤں دبانے لگ گیا۔ جناب مولوی صاحب نے میرے لئے عرض کی کہ یہ ہمارے ہمسائے اور میرے دوست کے لڑکے ہیں، ان کی بیعت ہو جانی چاہئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ کب آئے ہیں۔ مولوی صاحب نے عرض کیا کہ آج آئے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کچھ دن ٹھہریں پھر بیعت ہو گی۔ مولوی صاحب نے کہا میں نے آگے (پہلے) اس کو کہا تھا مگر وہ کاروبار کی وجہ سے جلدی جانا چاہتا ہے۔ حضرت صاحب نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا یہاں کچھ دن ٹھہرو۔ میں نے کہا کل کا دن انشاء اللہ ٹھہر جاؤں گا۔ (چنانچہ اگلے دن ان کی بیعت ہوئی۔)

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ۔ غیر مطبوعہ جلد 5 صفحہ 88-89 روایت حضرت میاں عبدالرزاق صاحبؓ)

مولوی مہر الدین صاحب شاگرد حضرت مولوی برہان الدین صاحبؓ جہلمی (ان کے بارے میں) بیان کرتے ہیں کہ مَیں ایک روز حسبِ معمول جہلم سبق کے لئے مولوی صاحب کے ہاں حاضر ہوا تو معلوم ہوا کہ آپ ڈپٹی راجہ جہانداد خان صاحب کی کوٹھی پر گئے ہوئے ہیں۔ مَیں اپنا سامان شیخ قمر الدین صاحب کی دوکان پر رکھ کر ڈپٹی صاحب کی کوٹھی پر پہنچا۔ دروازے پر اُن کا نوکر کھڑا تھا۔ میں نے اُس سے کہا کہ اندر جاؤ اور جو لال داڑھی والا انسان (یعنی مولوی برہان الدین صاحب) بیٹھا ہے اُس کو جا کر کہو کہ مہر دین لالہ موسیٰ سے آیا ہے۔ السلام علیکم عرض کرتا ہے۔ جواب میں آپ نے پیغام بھیجا کہ اُس کو اندر آنے دو۔ میں نے وہاں پہنچ کر السلام علیکم کہا۔ پھر راجہ جہانداد نے کہا کہ یہ بھی احمدی ہے؟ مَیں نے کہا ہاں۔ انشاء اللہ اپنے اعتقاد کے لحاظ سے مولوی صاحب سے آگے ہوں۔ اس نے کہا کہ بھائی محمدی کیوں نہ رہا؟ مَیں نے کہا کہ اب احمدیت کا وقت ہے۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد بھی ہے اور احمد بھی ہے۔ مطلب یہ تھا کہ یہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احمدیت کی شان دکھانے کا زمانہ ہے۔ یہ غیر احمدی تو ہمیں پہلے ہی مرزائی قادیانی کہتے تھے۔ اب گزشتہ دنوں ایک رپورٹ آئی کہ مولوی نے بڑے زور سے یہ تقریر کی ہے کہ ان کو کبھی احمدی نہ کہو۔ احمدی ہونے کا مطلب تو یہ ہے کہ یہ مسلمان ہو

گئے۔ ان کو قادیانی یا مرزائی کہا کرو۔ تو بہرحال کہتے ہیں مَیں نے اُنہیں کہا اب احمدیت کا وقت ہے۔) مولوی صاحب نے فرمایا کہ کیا گاڑی میں کچھ وقت ہے۔ میں نے عرض کیا کہ پندرہ منٹ ہیں۔ راجہ صاحب نے کہا کہ آج تم نہ جاؤ۔ یہاں ہی رہ جاؤ۔ میں نے کہا کہ وجود وقف کر دیا ہوا ہے اس لئے مَیں رہ نہیں سکتا۔ اس جگہ پر ایک سید صاحب بھی تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق مولوی صاحب سے مناظرہ کر رہے تھے اور راجہ پینڈے خان صاحب دارا پوری بھی وہاں موجود تھے۔ سید صاحب نے کہا کہ مولوی صاحب! آپ مرزا صاحب کے فریب میں آ گئے۔ کیونکہ آپ کو مرزا صاحب نے کہا کہ مجھے آپ کے متعلق الہام ہوا ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ یہ بات نہیں بلکہ جب مرزا صاحب نے براہینِ احمدیہ کتاب لکھی۔ مَیں نے اس کتاب کو پڑھا تو مَیں نے خیال کیا کہ یہ شخص آئندہ کچھ ہونے والا ہے۔ اس لئے میں اس کو دیکھ آؤں۔ مَیں اُن کو دیکھنے کے لئے قادیان پہنچا تو مجھے علم ہوا کہ آپ ہوشیار پور تشریف لے گئے ہیں۔ مَیں نے کہا کہ بار بار آنا مشکل ہے۔ اس لئے ہوشیار پور جا کر دیکھ آؤں۔ مَیں نے اُن کا پتہ پوچھا تو کسی نے بتلایا کہ جس بیل گاڑی پر گئے ہیں اُس کے بیل سفید ہوں گے، واپس آ رہی ہوگی، اُن سے راستہ پوچھ لینا کہ کہاں ہیں۔ کہتے ہیں دریا کراس (Cross) کرنا تھا۔ جب ہم دریا میں بیٹھے تو بیل گاڑی کی جو کشتی تھی وہ ہمارے سے کچھ فاصلے پر گزر گئی جس سے مَیں راستہ معلوم نہ کر سکا۔ خیر جب مَیں ہوشیار پور پہنچا تو مرزا اسماعیل بیگ حضور کے ہمراہ بطور خادم تھے۔ حضور کو انگریزی میں الہام ہوا تھا جس کا ترجمہ کروانے کے لئے وہ جا رہے تھے کہ مجھے ملے۔ مَیں نے اُن سے پوچھا کہ مرزا صاحب کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ شہر میں تلاش کر لیں۔ کہتے ہیں کہ معلوم نہیں کہ حضرت صاحب نے (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے) منع کیا تھا یا کوئی اور بات تھی کہ مجھے انہوں نے پتہ نہیں بتایا۔ آخر مَیں پوچھ کر آپ کے مکان پر پہنچا اور دستک دی۔ خادم آیا اور پوچھا کون ہے۔ مَیں نے کہا برہان الدین جہلم سے حضرت مرزا صاحب کو ملنے کے لئے آیا ہے۔ اُس نے کہا کہ ٹھہر جاؤ میں اجازت لے لوں۔ جب وہ پوچھنے گیا تو مجھے اُسی وقت فارسی میں الہام ہوا کہ جہاں تم نے پہنچنا تھا پہنچ گیا ہے اب یہاں سے نہیں ہٹنا۔ خادم کو حضرت صاحب نے فرمایا کہ ابھی مجھے فرصت نہیں۔ اُن کو کہہ دیں پھر آئیں۔ خادم نے جب مجھے یہ بتلایا تو مَیں نے کہا کہ میرے گھر دور ہیں مَیں یہاں ہی بیٹھتا ہوں۔ جب فرصت ملے گی تب ہی سہی۔ جب خادم یہ کہنے کے لئے حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت صاحب کو بھی عربی میں الہام ہوا کہ مہمان آوے تو مہمان نوازی کرنی چاہئے۔ جس پر حضرت صاحب نے خادم کو حکم دیا کہ جاؤ اور جلدی سے دروازہ کھول دو۔ میں جب حاضر ہوا تو حضور بہت خندہ پیشانی سے مجھے ملے اور فرمایا کہ ابھی مجھے یہ الہام ہوا ہے۔ مَیں نے عرض کیا کہ مجھے فارسی میں یہ الہام ہوا کہ اس جگہ سے جانا نہیں۔ مَیں چند دن حضرت صاحب کے پاس رہا اور حضرت صاحب کے حالات دیکھے کہ تین تین وقت تک آپ نے کھانا نہیں کھایا اور نماز کے وقت جلدی سے باہر تشریف لاتے اور فرماتے کہ تھوڑا پانی لاؤ میں نے وضو کرنا ہے۔ نماز ہمارے ساتھ ادا کر کے پھر اندر تشریف لے جاتے۔ وہاں مرزا اعظم بیگ ہوشیار پوری مہتمم بندوبست تھا۔ وہ میرا واقف تھا۔ میں اُن سے ملنے کے لئے گیا۔ اُس نے پوچھا کہ مولوی جی آپ کیسے آئے تو میں نے کہا حضرت مرزا صاحب کو دیکھنے کے لئے آیا ہوں۔ اُس نے پوچھا کونسے مرزا صاحب؟ میں نے کہا مرزا غلام احمد قادیانی۔ اُس نے کہا کہ آدمی تو بہت اچھا تھا لیکن خراب ہو گیا ہے۔ میں نے کہا کس طرح؟ اُس نے کہا کہ بچپن کی حالت میں ہی لڑکوں سے کھیلا نہیں کرتا تھا۔ اس کا والد اُس پر ناراض ہی رہتا تھا کہ تم باہر ہی نہیں نکلتے۔ میں نے کہا الحمدللہ۔ اُس نے کہا کہ الحمدللہ کا کونسا موقع ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت کیا ہے؟ مَیں نے کہا جس زمانے کا میں واقف نہیں تھا اُس کے متعلق تم نے شہادت دے دی کہ آپ بچپن میں ہی نیک تھے اور موجودہ حالت میں نے خود دیکھ لی ہے۔ اُس نے کہا کہ موجودہ حالت آپ نے کیا دیکھی ہے؟ مَیں نے کہا کہ تین تین وقت کھانا نہیں کھاتے اور نماز باقاعدہ ہمارے ساتھ پڑھتے ہیں اور باقی وقت تنہائی میں رہتے ہیں۔ عصر کے وقت کوٹھے پر اس تیزی سے ٹہلتے ہیں جیسے کوئی پچاس میل کا سفر کرنا ہے۔ میرا قیافہ یہ بات کہتا ہے کہ یہ دور پہنچنے والا آدمی ہے۔ اُس نے کہا کہ خراب اس لئے ہو گیا ہے کہ کہتا ہے کہ نجات میرے قدموں میں ہے۔ میں نے کہا کس جگہ کہا ہے؟ اُس نے کہا کہ اشتہار دیا ہوا ہے۔ میں نے کہا وہ اشتہار لاویں۔ دوسرے دن وہ اشتہار لے آئے جس کو مَیں نے پڑھا۔ اشتہار وہ تھا جو براہینِ احمدیہ کے متعلق حضرت نے دیا تھا۔ یعنی یہ اشتہار تھا کہ قرآن خدا کی کتاب ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے رسول ہیں۔ مَیں اُس کی صداقت پر تین صد دلیلیں دیتا ہوں۔ جو شخص میرے دلائل کے رُبع کو توڑ دے، چوتھا حصہ بھی توڑ دے تو میں اُس کو دس ہزار کی جائیداد پر قبضہ دے دوں گا۔ مَیں نے کہا آپ کو یہ دھوکہ لگ گیا ہے۔ جب وہ جائیداد پر قبضہ دینے کو تیار ہے تو فنا فی الرسول ہو چکا ہے اور اُس کے قدم اپنے نہ رہے بلکہ رسول کے قدم ہو گئے۔ اُس نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تم بھی اُس کی امّت میں ہو گئے ہو۔ میں نے کہا کہ میں تو تیار ہوں لیکن ابھی وہ بناتے نہیں۔ کیونکہ بیعت ابھی شروع نہیں ہوئی تھی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ۔ غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 222 تا 225۔ روایات مولوی برہان الدین صاحب جہلمی بیان کردہ مولوی مہرالدین صاحب شاگرد)

لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض کرتے ہیں کہ زبردستی یا بیوقوف لوگ بیعت کر لیتے تھے۔ حالانکہ بڑے بڑے علماء تھے جو بیعت کرنے والے تھے اور اُن کی بیعت کی جو حالت ہے وہ دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ آجکل کے علماء تو ان کے پاسنگ بھی نہیں ہیں۔

پھر حضرت بہاول شاہ صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ جب مَیں بٹالہ سے چلا اور لوگوں سے مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت حالات دریافت کرنے شروع کئے تو جو بھی ملتا وہ یہی کہتا کہ وہاں مت جاؤ۔ وہ ایسے ہیں، ویسے ہیں۔ تم بھی برے یعنی کافر ہو جاؤ گے۔ مگر مَیں اُن کو کہتا کہ اب تو مَیں آ گیا ہوں۔ جو بھی خدا کرے۔ اگر سچ ہوا تو پھر مَیں خدا کے فضل سے مولویوں سے ہرگز نہیں ڈرتا۔ آخر میں 11/ستمبر 1898ء کو دارالامان پہنچا۔ تھوڑا سا دن باقی تھا۔ حضور مسیح موعود علیہ السلام مسجد مبارک کے اوپر تشریف فرما تھے۔ حضرت خلیفہ اول، مولوی عبدالکریم صاحب، مفتی محمد صادق صاحب اور بھی چند اصحاب حاضر خدمت تھے۔ ایک مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم لدھیانوی سیڑھیوں کے قریب مسجد مبارک کے اوپر کھڑے تھے۔ یہ مولوی عبدالحق صاحب کے صَرف و نحو کے استاد تھے اور مجھ سے بھی واقف تھے۔ وہ بڑی خوشی سے اور تپاک سے مجھ سے ملے اور مجھے اُنہیں دیکھ کر بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ تم بیعت کرنے کے لئے آئے ہو؟ میں نے کہا دعا کروانے کے لئے آیا ہوں۔ پھر فرمایا کہ تم مولویوں سے ڈرتے ہو؟ میں نے کہا نہیں مولویوں سے تو نہیں ڈرتا۔ حضور کی سچائی تو مجھے حضور کے چہرہ مبارک کو دیکھنے سے ہی ظاہر ہو گئی کہ ''یہ منہ جھوٹے والا نہیں''۔ یہ منہ جھوٹ بولنے والا نہیں ہے۔ اتنے میں سورج غروب ہونے کے قریب چلا گیا۔ ایک اور شخص کئی روز سے حضور کی خدمت میں بیعت کے لئے آیا ہوا تھا، اُس نے عرض کیا کہ حضور میری بیعت لے لیں۔ میں نے گھر کو واپس جانا ہے۔ حضور نے جواب فرمایا کہ اور ٹھہرو، خوب تسلی کرنی چاہئے۔ پھر اور باتوں میں مشغول ہو گئے۔ مولوی عبدالقادر صاحب نے میری نسبت حضور کی خدمت میں خود ہی عرض کیا کہ یہ شخص بیعت کرنا چاہتا ہے۔ حضور اُسی وقت جو کسی قدر اونچے بیٹھے تھے، نیچے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ آؤ جس نے بیعت کرنی ہے۔ وہ شخص تو پہلے ہی پاس بیٹھا ہوا تھا۔ میں سیڑھیوں پر سے کھڑا حضور کی طرف چلا۔ دو تین ہاتھ کے فاصلے پر رہا تو میرے دل پر ایسی کشش ہوئی جیسے کوئی رسّہ ڈال کے اپنی طرف کھینچتا ہے۔ میری چیخیں نکل گئیں اور بے اختیار ہو کر حضور کے پاس بیٹھا اور خوشی سے حضور کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے اور ہم دونوں شخصوں نے بیعت کی اور بعد میں حضور سے مقدمے کے بارے میں دعا کے لئے عرض کیا۔ (ان کا کوئی مقدمہ بھی تھا) حضور نے دعا کی۔ اس کے بعد میں دس روز تک حضور علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں ٹھہرا اور اُس وقت ہم لوگ حضور علیہ السلام کے ایک ہی دستر خوان پر کھانا کھایا کرتے تھے۔ حضور علیہ السلام کا چہرہ مبارک ایسا روشن تھا کہ سب خَلق سے نیارا، الگ اور علیحدہ اور ممتاز تھا اور روشنی کی جوت کو مات کرتا تھا۔ حضور سے اور قادیان سے ایسی محبت ہو گئی کہ واپس گھر جانے کو جی نہ چاہتا تھا۔ قادیان بالکل بہشت کا نمونہ دکھائی دیتا تھا۔ یہاں ہر وقت سوائے خدا کے ذکر کے دنیا کے ذکر و فکر کی آواز تک سنائی نہ دیتی تھی۔ ہر طرف سے سَلَامًا سَلَامًا کی آواز آتی تھی۔ میرے سارے غم واندوہ دور ہو گئے۔ اُس وقت حضور علیہ السلام پر قتل کا جھوٹا مقدمہ جو پادریوں کی سازش سے ایک لڑکے کے ذریعے چل رہا تھا یا چل چکا تھا۔ میں بھی اُس وقت لڑکا تھا۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب اور ایک اور صاحب نے ازروئے مصلحت مجھے فرمایا کہ آپ نے حضرت صاحب کی بیعت اور زیارت کر لی ہے۔ اب آپ گھر کو جایئے۔ پھر کسی وقت آ کر زیارت کر لینا۔ اس حکم پر میں دوسرے روز گھر کو واپس ہو گیا۔ بیعت کرنے پر میری حالت بالکل تبدیل ہو گئی۔ خدا کے ساتھ ایسی محبت اور عشق پیدا ہو گیا کہ رات دن سوائے اُس کے ذکر کے سونے کو بھی دل نہ چاہتا تھا۔ اگر سوتا تھا تو دھڑ دھڑا کر، گھبرا کر اُٹھتا تھا جیسے کوئی اپنے پیارے سے علیحدہ ہو گیا ہوتا ہے۔ میرے دل کی عجیب حالت تھی۔ گاہ گاہ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی دل کو پکڑ کر دھوتا ہے۔ خشوع و خضوع ہر روز بڑھتا جاتا تھا۔ یہ حضور کی توجہ کا اثر تھا۔ ایک دن خشوع کی حالت میں ایسا معلوم ہوا کہ میرا دل چیرا گیا اور اُس کو اُٹھا کر دھو دیا گیا اور ایک نئی روح اُس میں داخل ہو گئی ہے جسے روح القدس کہتے ہیں۔ میری حالت حاملہ عورت کی طرح ہو گئی۔ مجھے اپنے پیٹ میں بچہ سا معلوم ہوتا تھا۔ میرا وجود ایک لذت سے بھر گیا اور نورانی ہو گیا اور نور سینے میں دوڑتا معلوم ہوتا تھا۔ ذکر کے وقت زبان میں ایسی لذت پیدا ہوتی تھی جو کسی چیز میں وہ لذت نہیں تھی۔ میرے پیچھے نماز پڑھنے والوں کو بھی نماز میں بہت لذت آتی تھی اور خوش ہو کر کہتے تھے کہ کیسی اچھی نماز پڑھائی ہے۔

یہ پاک تبدیلیاں تھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر اُن لوگوں میں پیدا ہوئیں۔

جس مقدمے کا انہوں نے پہلے ذکر کیا ہے کہتے ہیں مقدمہ تو خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں سے میرے قادیان دارالامان پہنچتے ہی ختم ہو گیا۔ گویا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچانے کے لئے ایک سبب بنایا تھا جس کے ذریعے اپنے ناچیز بندے کو آسمانوں کی سیر کرائی اور اپنے دیدار سے مشرف فرمایا۔ میں مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں اور مخالفوں کی کتابوں کو لے کر اکیلا مسجد میں بیٹھتا اور خوب غور سے مطالعہ کرتا۔ حضور مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل کو قرآن شریف کی آیتوں کے مطابق پاتا۔ ایک دن میں ایک مخالف کی کتاب دیکھ رہا تھا اور دل میں حیران ہو رہا تھا کہ یہ کیسے عالم ہیں جو ایسی کتابیں لکھ رہے ہیں۔ یہ خیال آتے ہی نیند آ گئی اور سو گیا اور الہام ہوا۔ بَلْ عَجِبُوْا اَنْ جَآءَ هُمْ مُنْذِرٌ۔ یہ الہام میرے دل پر اس طرح داخل ہوا جیسے کوئی چیز نالی کے راستے داخل ہوتی ہے اور دل پر آتے ہی زبان پر جاری ہو گیا اور اس الہام کے یہ معنی سمجھائے گئے کہ یہ عالم ایک ایسی قوم ہیں جب ان کے پاس ڈرانے والی قوم آئی (یعنی نبی) تو یہ تعجب ہی کرتے رہے ہیں۔ میں اپنے الہاموں اور خوابوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں لکھتا رہتا تھا۔ اب دیر ہونے کے سبب وہ سب یاد نہیں رہے۔ کچھ کا انہوں نے ذکر کیا ہے۔ اب بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں پر مولوی جو اعتراض کرتے ہیں تو اس لئے کہ وہ لوگ صرف اعتراض کی چیزیں تلاش کرنا چاہتے ہیں اور آجکل ٹی وی چینل پر بھی اس کا پروپیگنڈہ ہوتا ہے، غلط رنگ میں پیش کیا جاتا ہے۔ جب ہمارے جو لوگ ہیں (ٹیمیں بنائی گئی ہیں) جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں تو اُن کے ٹیلیفون بند کر دیئے جاتے ہیں اس لئے کہ اُن کے پاس جواب نہیں۔ بہرحال فرماتے ہیں کہ اُن کا ایک الہام یہ بھی ہے کہ دیکھو مرزا مزار میرا، مل کھلا دربار تیرا۔ اس وقت میں سارے قرآن شریف پر حاوی تھا۔ جب کوئی کسی قسم کا اعتراض مسیح موعود علیہ السلام پر کرتا، اُس کے جواب کے لئے جھٹ قرآنِ شریف کی آیت میرے سامنے آ جاتی اور میں قرآنِ شریف سے اس کا جواب دیتا۔ ایک دفعہ ایک مولوی میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی موت قرآنِ شریف سے دکھاؤ جہاں موت کا لفظ آیا ہو۔ میں نے کہا دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ (النساء:160)۔
یعنی اب کوئی بھی اہل کتاب قرآنِ شریف کے اس فیصلہ کو پڑھ کر کہ عیسیٰ علیہ السلام سولی اور قتل کی موت سے نہیں مرے بلکہ اپنی طبعی موت سے مرے ہیں۔ طبعی موت پر ایمان لانے سے پہلے اس بات پر ایمان لائیں گے کہ سولی اور قتل کی موت سے نہیں مرے۔ یہ علمی بحث اُن کی شروع ہو گئی کہ بِهٖ کی ضمیر وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ کی طرف ہے اور مَوْتِهٖ سے عیسیٰ علیہ السلام کی طبعی موت مراد ہے جس کی عیسیٰ علیہ السلام قیامت کو گواہی دیں گے کہ میں سولی اور قتل کی موت سے نہیں مرا بلکہ قرآنِ شریف کے فیصلہ کے مطابق طبعی موت سے مرا ہوں۔ وہ مولوی اس بات کو سن کر جھٹ بھاگ گیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ۔ غیر مطبوعہ جلد 4۔ صفحہ 108 تا 112)

حضرت جان محمد صاحبؓ ولد عبدالغفار صاحب ڈسکوی فرماتے ہیں کہ ڈسکہ پہنچ کر ضمیر نے ملامت کی کہ زندگی کا کیا اعتبار ہے۔ پھر دل میں آیا کہ استخارہ کر لینا

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات ،

گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر251

مکرم اسامہ الخطیب صاحب(1)

تعارف

میر اتعلق مصر سے ہے ۔ میری عمر 33 سال ہے اورخدا کے فضل سے شادی شدہ ہوں۔میں نے ایک دیندار گھرانے میں آنکھ کھولی۔اسلامی تعلیمات کی پیروی کرتے ہوئے بچپن اور لڑکپن کا زمانہ گزرا۔ جوانی میں مروجہ اسلامی عقائد اور تفاسیر کے زیر اثر میرے بھی وہی خیالات تھے جو مصر کے اسلامی معاشرے میں رہنے والے ایک نوجوان کے ہوسکتے ہیں۔

سابقہ عقائد

مروجہ عقائد کی وجہ سے میں مسیح ومہدی کی آمد کا تو قائل تھا لیکن ان کے ظہور کا طریق نہایت عجیب وغریب بیان کیا جاتا تھا جس کو تسلیم کرنا تقریبًا ناممکن تھا۔میں ان خیالات سے تو متفق نہ تھا تاہم امام مہدی کے ظہور کا مجھے شدت سے انتظار تھا اور دلی خواہش تھی کہ کاش ایسا ہوجائے کہ میری زندگی میں امام مہدی آجائیں تو انکی کوششوں سے اس زمانے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق امّت مسلمہ ایک بار پھر تمام امّتوں کی سردار بن کر ابھرے۔ میں صلاح الدین ایوبی کی عظمت وقوّت اوران کے اخلاق سے بہت متأثر تھا اور اکثر سوچا کرتا تھا کہ اگر صلاح الدین جیسا ایک مسلمان ان خصائل کا مالک ہوسکتا ہے تو امام مہدی کیسا ہوگا جس کا کام ہی امّت محمدیہ کو غالب کرنا ہے۔ایسا سوچتے ہوئے دراصل مروجہ خیالات کی وجہ سے میرے ذہن میں ایک جنگجو امام مہدی کا تصور تھا جس کے بارہ میں مشہور تھا کہ اس نے آکر امّت کو استعماری طاقتوں اور غلامی کی زنجیروں سے بزورشمشیر آزاد کرانا ہے۔

گو دینی امور کے بارہ میں میرا مطالعہ تو بہت تھا لیکن گہرائی سے عاری تھا اور اسکا زیادہ تر مقصد صرف عمومی علم کا حصول تھا۔ الحمدللہ کہ میں اس عرصہ میں اپنے معاشرہ میں پھیلے ہوئے بدعتی عقائد سے دور رہا اور اسکی بڑی وجہ یہ تھی کہ میں نے کسی مولوی کی اندھی تقلید نہیں کی ، نہ ہی کسی کو اس بارہ میں نمونے کے طور پر اپنایا۔ بلکہ میں جانتا تھا کہ ان مولویوں کے مابین شدید اختلاف کی دیواریں کھڑی ہیں اورایک ہی مسئلہ کے بارہ میں انکے متضاد فتاویٰ موجود ہیں۔ چنانچہ میں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ مجھے انکی کتب اور لٹریچر پڑھتے وقت بڑی احتیاط سے کام لینا چاہئے اوران کے فتاویٰ اور دینی مواقف میں سے صرف اسے اختیار کرنا چاہئے جو میرے دل کو لگتا ہے اور جسے میں اپنی دانست میں درست سمجھتا ہوں۔ اور اگر مجھے کسی کی رائے کے بارہ میں شک ہوتا تو میں اسے چھوڑ دیتا تھا۔

فتویٰ بازی کے خوگر

مجھے لوگوں کی حالت پر بہت تعجب ہوتا تھا کہ وہ بعض اوقات مختلف ٹی وی چینلز پر مولویوں سے لائیو بات چیت کر کے اپنے بعض پرائیویٹ امور کے بارہ میں فتوے مانگ رہے ہوتے تھے۔ نیز میں ایسے مولویوں کے طرزعمل پر بھی حیران تھا جو ٹی وی پروگراموں میں بیٹھے بعض اوقات نہایت بے معنی سوالوں کے بارہ میں بھی فتاویٰ جاری کررہے ہوتے تھے جیسے یہ کہ ٹیٹو (Tatoo) بنوانا یعنی جسم پر نقش ونگار کروانا حلال ہے یا حرام؟ اسی طرح بعض تو اس دکانداری میں اس حدتک آگے بڑھ چکے ہیں کہ ٹی وی پر طلاق وخلع کے معاملات کے بارہ میں بھی فتاویٰ صادر فرمانے سے نہیں کتراتے تھے۔ گویا اب لوگوں کی عائلی زندگیوں کے بارہ میں حساس فیصلے محض دومنٹ میں ہورہے تھے اور ایسے فیصلے صادر فرمانے والے محض ایک طرف سے غلط یا صحیح بات سن کر اپنا فتویٰ دے رہے ہوتے تھے۔ ان کے ایسے فتاویٰ نے گھر تباہ کردیئے ہیں اور دین کا حلیہ بگاڑ کے رکھ دیا ہے۔اسی طرح ایک دوسرے کی تکفیر نے پیار ومحبت او رامن وآشتی کے اس دین کو نفرتوں کے مکروہ لبادے اوڑھا دیئے ہیں۔

تبصرہ

{طلاق وخلع اوردیگر عائلی جھگڑوں کے فیصلے اس طرح ٹی وی پر بیٹھ کر تو نہیں ہوسکتے کیونکہ ہر ایک کے حالات مختلف ہوتے ہیں جن کو مکمل طور پر جاننا ضروری ہے۔پھر ایسے معاملات میں اسلام نے حتی الوسع مصالحت کرانے کا حکم دیا ہے، تاکہ گھر ٹوٹنے سے بچ جائے۔ لیکن فتویٰ بازی کے خوگر بعض جلد باز مولوی اس بارہ میں اسلامی تعلیمات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنی دکان چمکانے کے لئے ایسے فتاویٰ جاری فرمارہے ہوتے ہیں جیسے بعض مادی اشیاء کی خرید وفروخت کی جارہی ہو۔ چونکہ فتوی مانگنے والے ان مولویوں کے فتاوی کو حرف آخر سمجھتے ہیں اس لئے ان کے کہنے پر بعض مرداور عورتیں طلاق وخلع جیسے مسائل کے بارہ میں جلد بازی سے کام لے کر اپنے گھر برباد کرلیتے ہیں۔

اسی طرح دین کے معاملہ میں تکفیر بازی کے شوقین ملاؤں کے فتاویٰ نے مسلمان فرقوں کے مابین نفرتوں کی ایسی دیواریں کھڑی کردی ہیں کہ ایک دین کو ماننے والے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بن کر رہ گئے ہیں۔ وہ دین جو دیگر مذاہب کے ساتھ بھی مشترکہ اقدار وتعالیم پر تعاون اور اتحاد کا درس دیتا ہے اس کے ماننے والے مذکورہ بالا فتاوئ تکفیر کی وجہ سے ایک دوسرے کی جان کے دشمن بنے بیٹھے ہیں۔ یقینًا ایسے ملاؤں نے مسلمانوں کی عائلی زندگی اورانکے دین کا حلیہ بگاڑ کے رکھ دیا ہے۔ اور یہ بات ایک عاقل بالغ عام مسلمان کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ اس کا حل صرف ایک ہے۔ اوروہ یہ کہ ان باہم متصادم آراء اور متضاد فتاویٰ سے چھٹکارا حاصل کرکے اس زمانے کے حکم وعدل کو مان لیں جو ایسے تمام امور کو ختم کر کے صحیح اسلامی تعلیمات کے مطابق سب کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے کے لئے مبعوث ہوا ہے۔(ندیم)}

حضرت سلیمانؑ سوتے کیسے ہونگے ؟!

مکرم اسامہ الخطیب صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

مجھے بعض دینی امور کے بارہ میں اکثر پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا۔ ان کی کوئی معقول وجہ سمجھ نہ آتی ، نہ کوئی اطمینان بخش تفسیر یا توجیہ ملتی ۔لیکن اس کے باوجود چونکہ مجھے پورا یقین تھا کہ اسلام ہی سچا دین ہے، اس لئے میں ان مذکورہ مسائل کے بارہ میں زبان نہ کھولتا تھا اور یہ کہہ کے دل کو تسلی دے لیتا تھا کہ شاید مجھے ہی صحیح طور پر سمجھ نہیں آرہی۔ ان مسائل میں سے ایک حضرت سلیمان علیہ السلام کا مختلف حشرات الارض اور پرندوں سے ہمکلام ہونے کا مشہور خیال ہے۔ میں سوچتا تھا کہ اگر حضرت سلیمان کو حشرات الارض کی زبان سمجھ آتی تھی تو سنائی بھی دیتی ہو گی۔ پھر تو ان کی زندگی اجیرن ہوگئی ہوگی۔ کیونکہ بیشمار حشرات الارض ہر آن موجود رہتے ہیں او راگر حضرت سلیمان کو سب کی زبانیں سنائی دیتی تھیں تو وہ سوتے کیسے ہوں گے؟ صرف چیونٹیوں، لال بیگ اور دیگر رات کو نکلنے والے حشرات الارض کا شور ہی ان کو رات بھر سونے نہیں دیتا ہوگا۔حقیقت یہ ہے کہ ایسے ’’معجزات‘‘ کا تاریخ کی کتب میں کوئی ثبوت کیوں نہیں ملتا؟

تفاسیر میں ان امور کے بارہ میں پڑھ کر ایسے لگتا تھا جیسے انبیاء کسی اور ہی دنیا میں رہتے تھے کیونکہ ہمیں تاریخ کی کسی کتاب میں یہ بات نہیں ملتی کہ کسی زمانے میں جنّوں کی ایک فوج نے کسی شہر پر دھاوا بول دیا یا کسی قوم پر پرندوں کے ایک گروہ نے حملہ کردیا۔ یہ سب باتیں ایسی محیّر العقول تھیں کہ ان کو ماننا مشکل تھا۔

’’کافر‘‘ اور خدا؟!

دجّال کے بارہ میں روایات میں لکھا ہے کہ اس کی پیشانی پر’’کافر‘‘ لکھا ہوا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اوران پڑھ بآسانی پڑھ سکے گا۔لیکن میرے لئے یہ بات حیرت انگیز اورتعجب خیز تھی کہ اگر یک چشم دجّال کی جبین پر اس قدر واضح طور پر’’کافر‘‘ لکھا ہوا ہوگا تو پھرلوگ اس کی خدائی کے قائل کیسے ہوجائیں گے؟! لوگ اسے یہ کیوں نہ کہیں گے کہ چلو جاؤ اپنی راہ لو تمہاری حیثیت ایک جاوگر یا شعبدہ باز سے زیادہ نہیں ہے۔ پہلے اپنی پیشانی سے ’’کافر‘‘ کے لفظ تو مٹا کر دکھاؤ۔ تاریخِ اقوام شاہد ہے کہ لوگ نبیوں کی حقیقت نہ سمجھنے کی وجہ سے انہیں جادوگر اور مجنون کہہ کر پکارتے رہے ہیں تو پھر دجال کے بارہ میں ان کا رویہ مختلف کیونکر ہوسکتا ہے جبکہ اس کا کفر تو اس کی جبین سے بھی ہویدا ہورہا ہوگا؟!

تبصرہ

{اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر فی الحقیقت دجال سے مراد ایک لحیم وشحیم عجیب الخلقت انسان ہوتا تو واقعی یہ بات ورطۂ حیرت میں ڈالنے والی ہے کہ اس کے کفر کے جملہ آثار کے اظہار کے باوجود لوگ اسے خدا کیسے مان بیٹھیں گے۔ ثابت ہوا کہ روایات میں بیان ہونے والی دجال کی حقیقت دراصل کچھ اور ہے ، اور اس ظاہری صورت والے عجیب الخلقت دجال کا انتظار کرنا خام خیالی ہے۔(ندیم)}

مشکل مسائل کی معقول تشریح

2008ء کی بات ہے کہ ایک روز میرے والد صاحب نے مجھے بتایا کہ میں کچھ عرصہ سے ایک ٹی وی چینل دیکھ رہا ہوں جس پر مسلمانوں کا عیسائیوں کے ساتھ مناظرہ ہوتا ہے اورمسلمانوں کی ایک جماعت عیسائیوں کا لاجواب کردینے والے دلائل سے مقابلہ کرتی ہے۔ میں نے ایسے دلائل اور طرز گفتگو اپنی زندگی میں پہلی بار سنی ہے۔ میں نے والد صاحب کی بات تقریبًا سنی ان سنی کر دی۔ اوراپنے دل میں کہا کہ عیسائی اسلام کے خلاف چند ایک معروف سوالات ہی دہراتے رہتے ہیں لیکن جب عیسائیت کے بارہ میں بعض مسلمان ان سے سوال کرتے ہیں تو یہ ان کے جواب دینے سے کتراتے ہیں۔ اس لئے ان کے ساتھ بحث مباحثہ کرنا محض وقت کا ضیاع ہے۔ کچھ دنوں کے بعد میرے والدصاحب نے مجھے بعض ایسے امور کے بارہ میں بتانا شروع کردیا جن کے بارہ میں میں اکثر سوچا کرتا تھا لیکن کوئی معقول جواب نہ پاتا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ معجزات کا وہ معنی درست نہیں ہے جو ہم سمجھتے ہیں۔

پھرانہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ مجھے سنایا او ربتایا کہ ان کے بارہ میں جو قصہ مشہور ہے اس کا قرآن کریم کے ساتھ کچھ بھی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ توریت سے آیا ہے۔ کیونکہ قرآن کے مطابق طوفان نوح تمام زمین پر نہیں آیا تھا بلکہ محض اسی علاقے میں آیا تھا جہاں حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کی قوم رہتی تھی۔ نیز حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق یہ مشہور ہے کہ انہوں نے اپنی کشتی میں تمام دنیا کے جانوروں کا جوڑا جوڑا جمع کرلیا تھا، لیکن یہ درست نہیں ہے کیونکہ یہ کیسے ممکن ہے کہ قطب شمالی کے برفانی ریچھ بھی وہاں پہنچ گئے ہوں اور آسٹریلیا کے کینگرو بھی۔ انکو تو دور دراز کے علاقوں سے چل کر حضرت نوح تک پہنچنے میں ہی کئی ماہ وسال کا وقت درکار ہونا تھا۔ نیز مختلف جانوروں کا موسموں کی تبدیلیوں اور ناموافق آب وہوا وماحول میں زندہ رہنا بھی مشکل تھا۔ میرے والدصاحب کی یہ بات مجھ پر بجلی کی طرح گری۔ میں نے کہا کہ شکر ہے کسی نے اس واقعہ کی ایسی تشریح بھی کی جو عقل ومنطق کے مطابق ہے۔ باوجود اس کے کہ یہ تفسیر میرے دل کو لگی پھر بھی میرے اندر اس چینل کو دیکھنے کی کوئی خواہش پیدا نہ ہوئی۔

اگلے روز میرے والد صاحب نے مجھ سے حضرت سلیمان علیہ السلام کا وادیٔ النمل میں جانا اور وہاں ایک نملہ سے باتیں کرنے کا واقعہ بیان کیا۔ اس کی بھی نہایت اطمینان بخش تفسیر سن کر میرا ردّعمل پچھلے روز جیسا تھا۔

پھراس کے بعد میرے والدصاحب نے مجھے دجال اور وفات مسیح اور ان کے رفع ونزول کے بارہ میں بھی نہایت معلوماتی تشریحات بتائیں۔ چونکہ میں ان تشریحات کی صداقت کا قائل ہو چکا تھا اس لئے میرے والدصاحب نے جو کہا اسے میرے دل ودماغ اور عقل نے قبول کرنے میں کسی تردّد کا اظہار نہ کیا۔

ایم ٹی اے دیکھنے کا فیصلہ

ایک روز میرے والد صاحب نے میرے ساتھ جنّوں کے موضوع پر بات شروع کردی، اور مناسب تشریح کے بغیر ہی مجھے کہنے لگے کہ جنّ کے لغوی معنوں کے لحاظ سے ہمارے صدر مملکت بھی جنّوں میں سے ہیں۔ وہ نہ تو اپنی بات مجھے سمجھا سکے نہ ہی اس سلسلہ میں میرے سوالوں کے شافی جوابات دے سکے۔ میں نے انہیں کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جس چینل سے آپ یہ سب سنتے ہیں وہاں طوفان نوح اور سلیمان علیہ السلام کی پرندوں اور چیونٹیوں سے بات چیت نیز وفات مسیح اور دجال وغیرہ کے بارہ میں بہت معقول توجیہات پیش کی گئی ہیں لیکن ضروری نہیں کہ ان کی ہر مسئلہ کی توجیہ درست ہو۔ اسلئے میرا آپ کو مشورہ ہے کہ ان کی ہر بات کو سچا سمجھ کر قبول نہ کرتے جائیں۔ میری اس بات کے باوجود میں نے دیکھا کہ میرے والد صاحب کی آنکھوں میں ایک بے نظیر جوش اور چمک تھی مجھے ایسے محسوس ہوا جیسے وہ مجھ سے کہہ رہے ہوں کہ تم اگر اپنی آنکھوں سے دیکھو اور اپنے کانوں سے سنو تو تمہیں بھی یقین آجائے گا کہ میری تمام باتیں درست ہیں۔ اس واقعہ کے بعد میں نے خود اس چینل کو دیکھنے کا فیصلہ کرلیا۔

(باقی آئندہ)

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا کا مُحسِن

(حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے موضوع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا خطاب فرمودہ 17 جون 1928ء بمقام قادیان)

(قسط 9)

شرک کو دُور کرنا

پہلا احسان آپ کا شرک کو دور کرنا ہے۔ آپ نے ایک خدا کی پرستش دنیا میں قائم کی۔ اب تو سب دنیا اس بات کی قائل ہو رہی ہے کہ شرک بُرا ہے۔ مگر جب آپ مبعوث ہوئے تھے اُس وقت قائل نہ تھی۔ آپ نے سارے ملک کو اپنا دشمن بنا کر اور سخت سے سخت تکالیف برداشت کر کے اس صداقت کو قائم کیا اور نہ صرف اپنے زمانہ کے لوگوں کو بلکہ بعد میں آنے والے لوگوں کو بھی اپنا ممنونِ احسان کیا۔ یہ احسان صرف مذہبی پہلو سے ہی نہیں ہے بلکہ اس کا ایک دنیوی پہلو بھی ہے۔ اور یہ احسان دنیا کی دنیوی ترقی میں بھی مُمِد ہے۔ مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ اگر لوگ ان چیزوں کو جنہیں خدا تعالیٰ نے ہمارے فائدہ کے لیے پیدا کیا ہے خدا سمجھنے لگیں تو کبھی بھی ان کے طبعی فوائد پر غور نہیں کریں گے اور ان کو استعمال کرنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ لیکن جب لوگ ایک خدا کے قائل ہونگے اور سب مخلوق کو انسان کے فائدہ کے لیے قرار دیں گے تو پھر ان کے فوائد کو حاصل کرنے اور ان کو اپنی خدمت میں لگانے کی بھی کوشش کریں گے اور اس طرح سائنس اور علم کی بھی ترقی ہوگی۔ پس رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے شرک کو دُور کر کے اور توحید کی تعلیم دے کر نہ صرف ایک عظیم الشان مذہبی احسان دنیا پر کیا ہے بلکہ علمی ترقی کا بھی رستہ کھول دیا ہے۔

مذہب اور سائنس میں صُلح

دوسرا احسان آپ کا یہ ہے کہ آپ نے مذہب اور سائنس کی لڑائی کو دور کر دیا ہے۔ آپ سے پہلے لوگ سمجھتے تھے علم پڑھنے سے مذہب جاتا رہتا ہے۔ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے یہ خیال قائم کیا کہ مذہب خدا کا کلام ہے اور دنیا خدا کا فعل ہے۔ آگ جو جلاتی ہے اُسے بھی خدا نے پیدا کیا ہے جس طرح اس نے اپنا کلام نازل کیا ہے۔ پس اگر مثلاً گرمی کے خواص پر غور کیا جائے تو یہ خدا تعالیٰ کے فعل پر غور ہوگا نہ کہ مذہب کے مخالف۔ غرض رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے مذہب اور سائنس میں صلح کرا دی اور آپ نے فرمایا **طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَ مُسْلِمَۃٍ۔** (☆) علم مذہب کے خلاف نہیں۔ میرے ہر ماننے والے پر خواہ وہ مرد ہو یا عورت فرض ہے کہ علم پڑھے۔ اِس وقت غیر مذاہب والے کہتے ہیں کہ مسلمان جاہل ہیں۔ مگر یہ ہمارا قصور ہے ہمارے رسول کا نہیں ہے۔ اس اعتراض سے ہم شرمندہ ہوتے ہیں۔ اور ہماری آنکھیں نیچی ہو جاتی ہیں۔ مگر اس سے ہمارے رسول پر کوئی حرف نہیں آتا کیونکہ اُس وقت جب کہ مکہ والے علم حاصل کرنا ذلت سمجھتے تھے اور سارے مکہ میں صرف سات آدمی پڑھے لکھے تھے اور اُن کو بھی صرف سیاسی ضرورتوں کی وجہ سے علم پڑھنے کی اجازت دی گئی تھی۔ آپ نے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ **طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَ مُسْلِمَۃٍ۔** پڑھنا لکھنا ہر مسلمان مرد اور عورت کا فرض ہے۔

پس اگر آجکل مسلمان جاہل ہیں تو یہ قصور ہمارا ہے ہمارے آقا کا نہیں ہے۔ اس نے یہی تعلیم دی ہے کہ علم سیکھنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اور یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ مسلمانوں نے پچھلے علوم کو قائم رکھا اور نئے علوم کی بنیاد ڈالی جن سے آج دنیا فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اگر مسلمان پہلے علوم کی حفاظت نہ کرتے تو ارسطو کا فلسفہ اور بقراط کی حکمت آج کوئی نہ معلوم کر سکتا۔ مسلمانوں نے ان کی کتب کے ترجمے کرائے اور جب کہ ان حکماء کے اپنے اہل وطن ان سے غافل ہو گئے تھے۔ ان کے درس اپنی یونیورسٹیوں میں جاری کئے اور ان کتب کو محفوظ کر دیا اور پھر ان کے ذریعہ سے یہ علوم اور خود مسلمانوں کے ایجاد کردہ علوم سپین میں پہنچے اور اُس وقت جب کہ مسیحی علماء، علوم کو پڑھنا کفر قرار دے رہے تھے جس طرح کہ آج کل بعض لوگ علوم جدیدہ کا پڑھنا کفر قرار دے رہے ہیں مسلمانوں کے ذریعہ سے یورپ کے نوجوانوں نے علوم کو سیکھا اور پھر ان پر مزید ترقی کر کے آج کل کے علوم کی بنیاد رکھی۔ چنانچہ ایک یورپین مصنّف لکھتا ہے کہ اہلِ یورپ کب تک دنیا کی آنکھوں میں خاک جھونکتے اور یہ کہتے رہیں گے کہ مسلمانوں نے علم کی خدمت نہیں کی حالانکہ واقع یہ ہے کہ اگر سپین میں مسلمانوں کے ذریعہ علوم نہ پہنچتے تو ہم آج جہالت کی نہایت ابتدائی حالت میں ہوتے۔

غرض رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی ہی تعلیم کا نتیجہ تھا کہ دنیا میں علوم کی ترقی کا وہ تسلسل قائم رہا ہے جس کے بغیر علمی ترقی بالکل ناممکن تھی۔

علم ختم نہیں ہوتا

تیسرا احسان آپ کا یہ ہے کہ آپ نے بہ زور اِس امر کی تعلیم دی کہ علم کبھی ختم نہیں ہوتا۔ دنیا میں لوگ ایک حد تک ترقی کر کے جب یہ کہتے ہیں کہ اب ترقی نہیں ہوسکتی تو علم مٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور تمام علوم اور قوموں کے تنزل کا موجب ہی یہ ہے کہ ایک حد تک پہنچ کر یہ خیال کر لیا جاتا ہے کہ اِس سے اوپر اَور کیا ترقی ہوگی۔ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم ہی وہ پہلے شخص ہیں کہ جنہوں نے اِس خطرناک مرض کو معلوم کیا اور دنیا کے سامنے پیش کر کے اِس سے اُسے بچایا۔ اور بڑے زور سے تعلیم دی کہ علم خواہ کوئی ہو کبھی ختم نہیں ہوتا۔ پس ہمیشہ علم کی تحقیق کرتے رہو اور کبھی کسی جگہ پر ٹھہر نہ جاؤ یہ کتنا بڑا نکتہ ہے۔ ہم لوگ اپنے ایمان کے لحاظ سے یہی مانتے ہیں کہ آپ سب سے بڑے عالم تھے۔ آپ سے بڑھ کر نہ کوئی عالم ہوا اور نہ ہوگا۔ مگر آپ بھی یہ دعا کیا کرتے تھے کہ **رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا** ۔ (طٰہٰ:115) اے خدا! میرا علم اَور بڑھا۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ محمد صلّی اللہ علیہ وسلم بھی علم کے انتہائی مقام کو نہیں پہنچ سکے اور خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے غیر محدود راستوں پر برابر آگے ہی آگے بڑھتے رہے اور ہمیشہ اضافہء علم کی خواہش آپ کے دل میں موجزن رہی۔ پس جب رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم جو علمِ روحانی کے مکمل کرنے والے تھے دعا کرتے رہے کہ ان کا علم اور بڑھے تو کونسا علم ہوسکتا ہے جو ختم ہو جائے اور کونسا شخص ہوسکتا ہے جو کسی علم کو ختم کر لے۔ اور جب علم کی حد کوئی نہ رہی تو معلوم ہوا کہ اہلِ علم کا یہ فرض ہے کہ اپنے اپنے شُعبہ میں ہمیشہ مزید ترقی کے لیے کوشش کرتے رہا کریں اور کسی مقام پر پہنچ کر یہ خیال نہ کریں کہ اب ترقی نہیں ہوسکتی۔ بلکہ ہمیشہ ترقی ہوتی رہے گی اور نئے علوم نکلتے رہیں گے اور ایجادات ہوتی رہیں گی۔

ہر مرض کی دوا

جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ احسان کیا ہے کہ علوم کسی مقام پر ختم نہیں ہوتے اِسی طرح آپ کا یہ بھی احسان ہے کہ آپ نے یہ تعلیم دی کہ ہر اک انسانی ضرورت کا خدا تعالیٰ نے علاج مقرر کیا ہے۔ اور کوئی ضرورتِ حقّہ نہیں جس کے پورا کرنے کا سامان نہ موجود ہو۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ **لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ** ۔ (مسلم کتاب السلام باب لکل داءٍ دواءً)۔ ہر مرض کا علاج خدا تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے۔ یہ تعلیم آپ نے اُس وقت دی تھی جب کہ طب میں ہزاروں بیماریوں کے متعلق کہا جاتا تھا کہ ان کا کوئی علاج نہیں ہے۔ اور آج بھی جب کہ طب اتنی ترقی کر گئی ہے اطباء کہتے ہیں کہ کئی بیماریوں کا کوئی علاج نہیں۔ مگر رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم ایسے ملک میں پیدا ہو کر جہاں کوئی طبیب نہ تھا فرماتے ہیں کہ کوئی بیماری ایسی نہیں جس کی دوا نہ ہو۔ تجسّس کرو علاج پالو گے۔ آپ کے اس حکم کے ماتحت مسلمانوں نے علمِ طب کی طرف توجہ کی اور بیسیوں بیماریوں کا علاج معلوم کر لیا۔ اور اب یورپ کے اطباء اس تعلیم کی صداقت کو ثابت کر رہے ہیں کہ مختلف لاعلاج سمجھی جانے والی بیماریوں کا علاج تلاش کر رہے ہیں اور کئی بیماریوں کا علاج دریافت کر چکے ہیں۔ یہ تعلیم صرف امراض ہی کے متعلق نہیں بلکہ دوسری ضروریات کے متعلق بھی ہے اور اس اصل پر عمل کرنے والے ہمیشہ کامیابی کا منہ دیکھتے رہیں گے۔

اخلاقی ترقی کا گُر

پانچواں احسان آپ کی وہ تعلیم ہے جو آپ نے اخلاقی ترقی کے متعلق دی ہے اور جس سے بدی کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ انسان خواہ کیسی گندی حالت میں پہنچ جائے یہ نہ سمجھے کہ وہ نیک نہیں بن سکتا۔ اس تعلیم کے ذریعہ سے رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے مایوسی اور ناامیدی کی جڑ کاٹ کر رکھ دی ہے۔ آپ نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر فرمایا: لَا تَایْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ۔ اِنَّہٗ لَا یَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکَافِرُوْنَ۔ (یوسف:88)۔ کہ خدا کی رحمت سے سوائے انکار کرنے والے کے اور کوئی مایوس نہیں ہوتا۔

اب دیکھو اس اصل کے ماتحت کس حد تک امید کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ عام طور پر بدی اِسی طرح پھیلتی ہے کہ جو شخص بدیوں میں مبتلا ہو چکا ہو وہ سمجھتا ہے کہ اتنی بدیاں کر لی ہیں تو اب میں کہاں نیک بن سکتا ہوں۔ اور جب وہ یہ رائے قائم کر لیتا ہے تو وہ بدیوں میں بڑھتا جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی یہ سمجھ لے کہ خواہ اس سے کتنی ہی بدیاں سرزد ہو چکی ہیں وہ نیک ہوسکتا ہے اور واپسی کا راستہ اس کے لئے بند نہیں ہے تو اس کے نیک بن جانے کا ہر وقت احتمال ہے۔

سچے دل سے جستجو کرنے والا ضرور کامیاب ہو جاتا ہے

مذکورہ بالا اصل کے ماتحت ہی رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کا دنیا پر یہ بھی احسان ہے کہ آپ نے یہ تعلیم دی ہے کہ سچی جستجو کبھی ضائع نہیں جاتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ یہ تعلیم دیا کرتے تھے کہ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ (العنکبوت:70) **34** یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ ہمارے ملنے کے لیے کوشش کریں گے ہم ضرور ان کو ہدایت دے دیں گے۔ یعنی جو بھی سچے دل سے جستجو کرے گا وہ خدا کو پالے گا۔ یہ اَور بات ہے کہ کس طرح سے خدا تعالیٰ ہدایت دے مگر دے گا ضرور۔ اور یہ کہنا کہ سکھ یا ہندو یا عیسائی کی دعا قبول نہیں ہوتی بالکل غلط ہے۔ طلبِ ہدایت کے متعلق ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی سچے دل سے جستجو کرے تو ضرور اسے سیدھا رستہ دکھایا جائے گا۔ اور جب اس کی دعا اپنی حد کو پہنچ جائے گی تو خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا کر دے گا جن کی مدد سے وہ کشاں کشاں اُس راستہ پر پڑ جائیں گے جس پر چل کر خدا تعالیٰ کا دیدار حاصل ہوتا ہے۔

(باقی آئندہ)

(☆) ابن ماجہ باب فضل العلماء والحث علی طالب العلم میں "طلب العلم فَرِیْضَۃٌ علی کل مسلم" کے الفاظ ہیں۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

خطبہ جمعہ

مئی کے مہینہ میں جماعت احمدیہ کے لئے ایک خاص دن ہے، یعنی 27 رمئی کا دن جو یومِ خلافت کے طور پر جماعت میں منایا جاتا ہے۔ 26 رمئی 1908ء کا دن جماعت احمدیہ کے لئے ایک دل ہلا دینے والا دن تھا، بہت سوں کے ایمانوں کو لرزا دینے والا دن تھا وہاں 27 رمئی کا دن جماعت احمدیہ کے لئے تسکین اور امن کا پیغام بن کر آیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خدا تعالیٰ کے کئے گئے وعدے کے پورا ہونے کی خوشخبری لے کر آیا اور دشمن کو اُس کی آگ میں جلانے والا بن کر آیا۔

خلافتِ احمدیہ بھی اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں خلافتِ راشدہ کا تسلسل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے دَور کی خلافت کی اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر ایک مدت گزرنے کے بعد ختم ہونے کی اطلاع فرمائی تھی اور دوسرے دَور کی خلافت کی اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر ہمیشہ جاری رہنے کی خوشخبری عطا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم گزشتہ ایک سو پانچ سال سے اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کو پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ جماعت پر مختلف دَور آئے لیکن جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی ترقی کی منزل پر نہایت تیزی سے آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے خلافت سے فیض پانے والوں کی بعض نشانیاں بتائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب مومنوں کو فیصلوں کے لئے اللہ اور رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تو اُن کا جواب یہ ہوتا ہے کہ ''سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا'' ہم نے سنا اور اطاعت کی۔

اللہ تعالیٰ نے خلافت کا ایک کام انصاف کے ساتھ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کا بھی رکھا ہے۔ آجکل جماعت میں اتنی وسعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدا ہو چکی ہے، جماعت اتنی وسعت اختیار کر چکی ہے کہ خلیفۂ وقت کا ہر جگہ پہنچنا اور ہر معاملے کو براہِ راست ہاتھ میں لینا ممکن نہیں ہے۔ تو جو کارکن اور عہدیدار مقرر کئے گئے ہیں، اگر وہ خدا تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے اور تقویٰ سے کام لیتے ہوئے فیصلہ نہیں کریں گے، اپنے کام سرانجام نہیں دیں گے تو وہ خلیفۂ وقت کو بھی بدنام کر رہے ہوں گے اور خدا تعالیٰ کے آگے خود بھی گنہگار بن رہے ہوں گے اور خلیفۂ وقت کو بھی گنہگار بنا رہے ہوں گے۔

اسلام کی ترقی اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وابستہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اب دنیا میں مسیح موعود کے غلاموں نے لہرانا ہے۔ ان لوگوں نے لہرانا ہے جو خلافت علیٰ منہاج نبوت پر یقین رکھتے ہیں، جو خلافت کے ساتھ منسلک ہیں، جو جماعت کی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں، جو حبل اللہ کو پکڑے ہوئے ہیں۔

افرادِ جماعت کو بھی یاد رکھنا چاہئے جیسا کہ مَیں نے کہا، تقویٰ پر چلنا، نمازوں کا قیام اور مالی قربانیوں میں بڑھنا اُنہیں خلافت کے فیض سے فیضیاب کرتا چلا جائے گا۔ پس اس کیلئے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ بھرپور کوشش کرے۔

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 24 رمئی 2013ء بمطابق 24 رہجرت 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت النور۔ کیلگری (کینیڈا)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْآ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۔ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُوْلٰئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۔ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ۔ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ قُلْ اَطِيْعُوااللّٰهَ وَاَطِيْعُوْا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ۔ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا۔ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ۔ وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْامِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِم۔ قُلْ اَطِيْعُوْااللّٰهَ وَاَطِيْعُوْا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ۔ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا۔ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ۔ وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْامِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُوْلٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ (النور: 52-57)

یہ آیات سورۃ نور کی ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

مومنوں کا قول جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تا کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے، یہ ہوتا ہے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اور یہی ہیں جو مراد پا جانے والے ہیں۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس کا تقویٰ اختیار کرے تو یہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ اور انہوں نے اللہ کی پختہ قسمیں کھائیں کہ اگر تُو انہیں حکم دے تو وہ ضرور نکل کھڑے ہوں گے۔ تو کہہ دے کہ قسمیں نہ کھاؤ۔ دستور کے مطابق عمل کرو، طاعت درمعروف کرو۔ یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔ کہہ دے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ پس اگر تم پھر جاؤ تو اس پر صرف اتنی ہی ذمہ داری ہے جو اس پر ڈالی گئی ہے اور تم پر بھی اتنی ہی ذمہ داری ہے جتنی تم پر ڈالی گئی ہے۔ اور اگر تم اس کی اطاعت کرو تو ہدایت پا جاؤ گے۔ اور رسول پر کھول کھول کر پیغام پہنچانے کے سوا کچھ ذمہ داری نہیں۔ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو، جو اس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ اور نماز کو قائم کرو اور زکوۃ کو ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

مئی کے مہینہ میں جماعت احمدیہ کے لئے ایک خاص دن ہے، یعنی 27 رمئی کا دن جو یومِ خلافت کے طور پر جماعت میں منایا جاتا ہے۔ گو ابھی تین دن باقی ہیں، لیکن اسی حوالے سے مَیں نے اپنا مضمون رکھا ہے۔ 26 رمئی 1908ء کا دن جماعت احمدیہ کے لئے ایک دل ہلا دینے والا دن تھا، بہت سوں کے ایمانوں کو لرزا دینے والا دن تھا۔ بعض طبیعتوں کو بے چین کر دینے والا دن تھا۔ دشمن کے لئے افرادِ جماعت کے دلوں کو اور جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا دن تھا۔ تاریخ احمدیت میں دشمنانِ احمدیت کی ایسی ایسی حرکات درج ہیں کہ پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کوئی انسان اس حد تک بھی گر سکتا ہے جیسی حرکتیں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے وقت کیں۔ کجا یہ کہ مسلمان کہلا کر اپنے آپ کو رحمت للعالمین کی طرف منسوب کر کے پھر ایسی حرکات کی جائیں۔ بہرحال ہر ایک اپنی فطرت کے مطابق اُس کا اظہار کرتا ہے لیکن پھر اللہ تعالیٰ کی بھی اپنی قدرت چلتی ہے۔ اُس کے وعدے پورے ہوتے ہیں۔ 27 رمئی کا دن جماعت احمدیہ کے لئے تسکین اور امن کا پیغام بن کر آیا۔ خدا تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدے کے پورا ہونے کی خوشخبری لے کر آیا اور دشمن کو اُس کی آگ میں جلانے والا بن کر آیا۔ اُس کی خوشیوں کو پامال کرنے کا دن بن کر آیا۔

پس جماعت احمدیہ کے لئے یہ دن کوئی عام دن نہیں ہے۔ اس دن کی بڑی اہمیت ہے۔ اور اس کی اہمیت اَور بھی بڑھ جاتی ہے جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو دیکھتے ہیں۔ اُمّت مُسلمہ کی اکثریت بڑی حسرت سے جماعت کی طرف دیکھتی ہے، بلکہ حسرت سے زیادہ حسد سے کہنا چاہئے دیکھتی ہے کہ ان میں خلافت قائم ہے اور اپنے میں یہ قائم کرنے کے لئے کئی دفعہ اپنی سی کوشش کر چکے ہیں اور کرتے رہتے ہیں لیکن ہمیشہ ناکام رہے ہیں۔ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح حکم اور ہدایت کی نافرمانی کر رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا تھا کہ جب مسیح موعود اور مہدی موعود کا ظہور ہو گا تو اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر برف کے تودوں پر گھٹنوں کے بَل گھسٹتے ہوئے بھی جانا پڑے تو اُس کے پاس جانا (سنن ابن ماجه کتاب الفتن باب خروج المهدی حدیث نمبر 4084) اور میرا اسلام کہنا۔ (مسند احمد بن حنبل مسند ابی هریرة جلد سوم صفحہ 182 حدیث نمبر 7957 بیروت 1998ء) پھر آپ نے نشانیاں بھی بتا دیں کہ وہ پوری ہو جائیں تو سمجھنا کہ دعویٰ کرنے والا سچا ہے۔ یہ نشانیاں آسمانی بھی ہیں اور زمینی بھی ہیں۔ کئی دفعہ جماعت کے سامنے بھی پیش ہوتی ہیں۔ افراد جماعت مخالفین کے سامنے بھی پیش کرتے ہیں۔ اس وقت ان کی وضاحت مَیں نہیں کروں گا لیکن نہ ماننے والوں کی بدقسمتی ہے کہ انہوں نے دنیاوی مصلحتوں کی وجہ سے یا نام نہاد دینی علماء کے خوف سے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر کان نہ دھرنے کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ دعویٰ کرنے والے کو قبول نہیں کیا بلکہ بعض سخت قسم کے مُلّاں شدید دشمنی میں بڑھے ہوئے ہیں۔ اُن کے خوف سے حکومتیں اس حد تک بڑھ گئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرستادے کے خلاف نہایت گندی اور مکروہ قسم کی زبان استعمال کی جاتی ہے۔ انتہائی کریہہ قسم کے ان کے فعل ہوتے ہیں۔ یہ سب جانتے ہوئے کہ زمانہ پکار پکار کر آنے والے کے وقت کا اعلان کر رہا ہے، خدا تعالیٰ نشان دکھا چکا ہے اور نشان دکھا رہا ہے۔ (پھر بھی) یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے کی مخالفت کرتے چلے جا رہے ہیں۔ ہر مخالفت کے بعد ایک نئے عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں لیکن ڈھٹائی ایسی ہے کہ مخالفت چھوڑنا نہیں چاہتے۔ پس اس کو ان لوگوں کی بدقسمتی نہیں تو اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا، اس دن کی اہمیت ہے اور اس کا اعلان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک پیشگوئی میں فرما چکے ہیں۔ گو معین تاریخ کے ساتھ تو نہیں، لیکن آنے والے اپنے عاشقِ صادق اور مسیح موعود کی بعثت کا پہلے اعلان فرما کر اور پھر خلافت کا ذکر فرما کر آپ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی۔ پس اس سے زیادہ کس چیز کی اہمیت ہو سکتی ہے جس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اُٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا، اس نعمت کو بھی اُٹھا لے گا۔ پھر اُس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہو گی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ پھر جب یہ دَور ختم ہو گا تو اُس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دَور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی اور یہ فرما کر آپ خاموش ہو گئے۔‘‘ (مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 285 حدیث النعمان بن بشیر، حدیث نمبر 18596 عالم الکتب بیروت لبنان 1998)

پس پہلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کے بارے میں فرمایا، پھر خلافتِ راشدہ کے قیام کا ذکر فرمایا جو منہاج نبوت پر (یعنی نبوت کے طریق پر) آگے بڑھتے چلے جانے والی ہو گی۔ اور دنیا نے دیکھا کہ پہلی چار خلافتیں جو خلافتِ راشدہ کہلاتی ہیں، کس طرح دنیا کی جاہ و حشمت سے دُور اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کو ہر آن سامنے رکھتے ہوئے خالصۃً لِلّٰہ امورِ خلافت سرانجام دیتی رہیں۔ پھر کس طرح حرف بہ حرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات پوری ہوئی جس میں بعض دوروں میں کم ایذا رساں اور بعض میں زیادہ ایذا رساں بادشاہت مسلمانوں میں نظر آتی ہے۔ تو خلافتِ راشدہ کے بعد یہ بادشاہت قائم ہوئی۔ یہ بات بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ہوئی۔ ظلم و جبر جو ہے وہ بھی تاریخ پڑھیں تو ہمیں ان بادشاہتوں میں دیکھنے میں نظر آتا ہے۔ بادشاہت کا دین سے زیادہ دنیا کی طرف رجحان تھا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ جس طرح ہمیشہ ہوتا آیا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے۔ ایک تاریک دَور کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور ظلم و ستم کا دَور ختم ہو گا اور پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی اور اس کے بعد آپؐ خاموش ہو گئے جیسا کہ حدیث میں ہے۔

اس حدیث پر غور کر کے ہر انسان دیکھ سکتا ہے کہ خلافتِ راشدہ کے بارے میں بھی آپ کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ پھر کم ایذا رساں بادشاہت اور پھر اس کے بعد جابر بادشاہت کے بارے میں بھی آپ کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ تو پھر اس کے آخری حصے کے بارے میں باوجود سب نشانیاں پوری ہو جانے اور باوجود خدا تعالیٰ کے بھی اس اعلان کے کہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ (سورۃ الجمعۃ: 4) اور آخرین میں سے بھی، یعنی آخرین میں ایک دوسری قوم میں بھی وہ اُسے بھیجے گا جو ابھی ان سے نہیں ملی۔ یعنی خلافت علیٰ منہاج نبوت کے سامان اللہ تعالیٰ پھر پیدا فرمائے گا۔ فرماتا ہے وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (سورۃ الجمعۃ: 4)۔ اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ کی حکمتِ بالغہ نے یہ فیصلہ فرمایا، جب اُس کی رحمت نے جوش مارا، تو اُس نے ملوکیت سے مسلمانوں کی رہائی کے سامان فرمائے اور ایسا کیا کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم فرمائے۔

پس ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ جہاں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی، حدیث کی پیشگوئی کے پہلے حصے کی تصدیق کرتے ہیں، اُس پر ایمان لاتے ہیں اور اُس کو پورا ہوتا ہوا سمجھتے ہیں، وہاں ہم اُس کے آخری حصے پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات پر یقین کامل رکھتے ہیں کہ یہ بات پوری ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ (سورۃ الجمعۃ: 4)۔ کہ آخرین میں سے بھی لوگ ہوں گے جو پہلوں سے ملنے والے ہیں، جو ابھی اُن سے ملے نہیں، اس پر ایمان رکھتے ہوئے زمانے کے حالات اور تمام نشانیوں کو ہم پورا ہوتا دیکھتے ہوئے آنے والے مسیح موعود اور مہدی موعود پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ’’نَبِیُّ اللّٰہ‘‘ کہہ کر فرمایا۔ (صحیح مسلم کتاب الفتن باب ماجاء فی ذکر الدجال، حدیث نمبر 7373) پھر فرمایا میرے اور مسیح کے درمیان کوئی نبی نہیں (المعجم الصغیر للطبرانی جلد 1 صفحہ 257 باب العین من اسمه عیسیٰ دارالکتب العلمیة بیروت لبنان 1983ء)۔ پھر اٰخَرِیْنَ مِنْھُم کی آیت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آخری زمانے میں مبعوث ہونے والے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبعوث ہونا قرار دیا۔ گویا آنے والا مسیح موعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا ہو کر، آپ کے ظِل کے طور پر مبعوث ہو کر نبوت کا مقام پائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تشریح میں حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر یہ بھی فرمایا کہ آنے والا ان لوگوں میں سے ہو گا، غیر عربوں میں سے ہو گا۔ ایمان کے غائب ہونے اور ثریا پر چلے جانے کی نشانی بھی بتا دی جس کو یہ تمام علماء تسلیم بھی کرتے ہیں کہ اُس زمانے میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ فرمایا، مسلمانوں کی ایمانی حالت انتہائی کمزور تھی، گویا ایمان زمین سے اُٹھ گیا تھا۔ (صحیح بخاری کتاب التفسیر تفسیر سورۃ الجمعۃ باب قوله وآخرین منهم...... حدیث نمبر 4897)

پس یہ نشانی یا نشانوں کا پورا ہونا بھی دیکھتے ہیں اور یہ نشانوں کا پورا ہونا بتاتا ہے کہ آنے والا مسیح موعود یقیناً وقت پر آیا۔ یہاں یہ بھی وضاحت کردوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم الخلفاء ہونے کی حیثیت سے اُس خلافت کی انتہا تک پہنچے جو منہاج نبوت کا اعلیٰ ترین معیار تھا یا آپ اُس مقام پر فائز ہوئے جو منہاج نبوت کا اعلیٰ ترین معیار تھا۔ اور مسیح موعود ہونے کی حیثیت سے اور اللہ تعالیٰ کے فرمان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا ہونے کی وجہ سے ظلّی نبی بھی بنے اور یوں خلافت کا جو نظام آپ کے ذریعہ سے، آپ کے طریق پر آگے چلا وہ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی منہاج پر قائم ہے جس کا کام قرآنِ کریم کی شریعت کو مسلمانوں میں جاری کرنا۔ قرآنِ کریم کی تعلیم کے مطابق حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے حق ادا کرنے کی کوشش کرنا اور کروانا۔ سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا رہنما بنا کر اس پر عمل کرنا اور جماعت کو اس کے مطابق تلقین کرنا اور عمل کروانا ہے۔

پس خلافتِ احمدیہ بھی اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں خلافتِ راشدہ کا تسلسل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے دور کی خلافت کی اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر ایک مدت گزرنے کے بعد ختم ہونے کی اطلاع فرمائی تھی۔ اور دوسرے دَور کی خلافت کی اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر ہمیشہ جاری رہنے کی خوشخبری عطا فرمائی۔ لیکن کن لوگوں کو؟ یقیناً اُن لوگوں کو جو خلافت کے ساتھ جڑے رہنے کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ تقویٰ پر چلنے والے ہیں۔ عملِ صالح کرنے والے ہیں۔ عبادتوں میں بڑھنے والے ہیں۔ بہت سے لوگ ہیں جو جماعت احمدیہ میں شامل ہوتے ہیں لیکن چونکہ خلافتِ احمدیہ سے جڑے رہنے کا حق ادا کرنے والے نہیں ہوتے، اس لئے اللہ تعالیٰ کی تقدیر اُن کو جماعت سے باہر کروا دیتی ہے۔ دنیاداری کی خاطر وہ جماعت احمدیہ سے یا تو ویسے علیحدہ کر دیئے جاتے ہیں یا خود ہی علیحدگی کا اعلان کر دیتے ہیں۔ لیکن کیا کبھی ایسے لوگوں کے چلے جانے سے جماعت احمدیہ کی ترقی میں فرق پڑا؟ کبھی روک پڑی؟ ایک کے جانے سے اللہ تعالیٰ ایک جماعت مہیا فرما دیتا ہے۔ خشک ٹہنیاں کاٹی جاتی ہیں تو ہری اور سرسبز ٹہنیاں پہلے سے زیادہ پھوٹتی ہیں۔ پس چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ خلافت کے نظام کو اب جاری رکھنا ہے، اس لئے اُس کی تراش خراش اور نگہداشت کا کام بھی خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لیا ہوا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے سب سے پیارے انسان اور نبی کی پیشگوئی کا پاس نہ کرے۔ یقیناً یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہوتی چلی جائے گی۔ گو بعض حالات ایسے آتے ہیں کہ مخالفین اور کمزور ایمان والے سمجھتے ہیں کہ اب ختم ہوئے کہ اب ختم ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ کے تائیدی نشان اُس دَور سے جماعت کو نکال کر لے جاتے ہیں۔ سب سے بڑا دل ہلا دینے والا دَور تو جماعت پر اُس وقت آیا جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہوا، جیسا کہ میں نے کہا۔ دشمن خوش تھے اور احمدی پریشان۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرما کر جماعت کو اس کے لئے پہلے سے تیار کر دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ میرا وقت قریب ہے، لیکن اس بات سے مایوس ہونے اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے رسالہ الوصیت میں تحریر فرمایا اور یہی کہ پریشان نہ ہوں۔ اس میں جہاں اپنے اس دنیا سے رخصت ہونے کی خبر دی، وہاں جماعت کے روحانی، مالی اور انتظامی طریقے کار کو بھی واضح فرما دیا اور اُس کے قائم ہونے اور ہمیشہ رہنے کی خبر بھی دی۔ فرمایا کہ فکر نہ کرو۔ میرے سے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ جماعت کو ترقی دے گا کیونکہ یہی وہ جماعت ہے جس کے ترقی کرنے اور جس میں خلافت قائم ہونے کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔

آپ علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ: ''خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے اور کئی آفتیں زمین پر اُتریں گی۔ کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا۔ کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔'' (رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد20 صفحہ 304-303)

فرمایا کہ: ''غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے' اللہ تعالیٰ '' (1) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (2) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں، تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔......'' فرمایا'' تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔'' (رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد20 صفحہ 305-304)

آپ فرماتے ہیں: ''میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پَیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔'' (رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد20 صفحہ 306-305)

پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم گزشتہ ایک سو پانچ سال سے اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کو پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ جماعت پر مختلف دور آئے لیکن جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی ترقی کی منزل پر نہایت تیزی سے آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ ایک ملک میں دشمن ظلم و بربریت سے سختیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے، ظلم و بربریت کرتا ہے تو دوسرے ملک میں اللہ تعالیٰ کامیابی کے حیرت انگیز راستے کھول دیتا ہے اور یہی نہیں بلکہ جس ملک میں تنگیاں پیدا کی جاتی ہیں، وہاں بھی افرادِ جماعت کے ایمانوں کو مضبوط فرماتا چلا جاتا ہے۔ اور پھر جب میں اپنی ذات میں یہ دیکھتا ہوں میری تمام تر کمزوریوں کے باوجود کہ کس طرح اللہ تعالیٰ جماعت کو ترقی کی شاہراہوں پر دوڑاتا چلا جا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان میں اور ترقی ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین مزید کامل ہوتا ہے کہ یقیناً خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے جو جماعت کو آگے سے آگے لے جاتا چلا جا رہا ہے اور جس کو بھی خدا تعالیٰ خلیفہ بنائے گا، قطع نظر اس کے کہ اُس کی حالت کیا ہے اپنی تائیدات سے اُسے نوازتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

خلافتِ خامسہ کے قائم ہونے کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی اس فعلی شہادت کا بھی اظہار فرما دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور آپ کے غلام صادق کی یہ بات کہ خلافت اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے دور میں دائمی ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے اور آئندہ بھی یہ نظام اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاری رہے گا، انشاء اللہ۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے خلافت سے فیض پانے والوں کی بعض نشانیاں بتائی ہیں۔ جو آیات میں نے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے ان تمام باتوں کا نقشہ بھی کھینچ دیا ہے جو خلافت سے فیض پانے والوں کے لئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب مومنوں کو فیصلوں کے لئے اللہ اور رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تو اُن کا جواب یہ ہوتا ہے کہ '' سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا'' ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ فرمایا کہ یہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔ یہی ہیں جو کامیابیاں دیکھنے والے ہیں۔ پس یہاں صرف عبادتوں اور خالص دین کی باتوں کا ذکر نہیں ہے، بلکہ جیسا کہ قرآنِ کریم کا دعویٰ ہے کہ اس میں جہاں اللہ تعالیٰ کے حقوق کی تفصیل ہے، وہاں حقوق العباد کی بھی تفصیل ہے، معاشرتی نظام کی بھی تفصیل ہے، حکومتی نظام کی بھی تفصیل ہے۔ قرآنِ کریم ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ پس یہاں اُن لوگوں کے لئے بھی تنبیہ ہے جو اپنے دنیاوی معاملات اور جھگڑے، باوجود جماعت کے نظام کے جہاں جماعتی نظام میں یہ کوشش ہوتی ہے کہ شریعت اور قانون کو سامنے رکھ کر سلجھائے جائیں، نظامِ جماعت کے سامنے (لانے سے) انکار کرتے ہیں اور ملکی عدالت میں لے جاتے ہیں۔ خاص طور پر جو عائلی اور گھریلو میاں بیوی کے مسائل ہیں۔ اسی طرح بعض اور دوسرے معاملات بھی ہیں اور ایسے لوگوں کی بدنیتی کا اُس وقت پتہ چلتا ہے جب وہ پہلے انکار کرتے ہیں کہ جماعت میں معاملہ لایا جائے۔ اور جب عدالت میں اُن کے خلاف فیصلہ ہوتا ہے یا وہ کچھ نہ ملے جو وہ چاہتے ہیں تو پھر جماعت کے پاس آجاتے ہیں۔ یہی باتیں ہیں جو کسی کی کمزوریٔ ایمان کا اظہار کر رہی ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن وہی ہیں جو اپنے معاملات خدا اور اُس کے رسول کے فیصلوں کے مطابق طے کرتے ہیں اور نظامِ جماعت کوشش بھی کرتا ہے اور اُس کو چاہئے کہ اُن کے فیصلے خدا اور اُس کے رسول کے فیصلوں کے مطابق ہوں۔

یہاں میں نظامِ جماعت کے اُس حصہ کو بھی تنبیہ کرنا چاہتا ہوں جو بعض اوقات گہرائی میں جا کر قرآن اور سنت کے مطابق فیصلہ نہیں کر رہے ہوتے۔ وہ بھی گنہگار ہوتے ہیں اور نظامِ جماعت اور خلافت سے کسی کو دور کرنے کی وجہ بھی بن رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت کا ایک کام انصاف کے ساتھ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کا بھی رکھا ہے۔ آجکل جماعت میں اتنی وسعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدا ہو چکی ہے، جماعت اتنی وسعت اختیار کر چکی ہے کہ خلیفۂ وقت کا ہر جگہ پہنچنا اور ہر معاملے کو براہِ راست ہاتھ میں لینا ممکن نہیں ہے۔ اور جوں جوں جماعت کی انشاء اللہ ترقی ہوتی جائے گی اس میں مزید مشکل پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ تو جو کارکن اور عہدیدار مقرر کئے گئے ہیں۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے اور تقویٰ سے کام لیتے ہوئے فیصلہ نہیں کریں گے، اپنے کام سرانجام نہیں دیں گے تو وہ خلیفۂ وقت کو بھی بدنام کر رہے ہوں گے۔ اور خدا تعالیٰ کے آگے خود بھی گنہگار بن رہے ہوں گے اور خلیفۂ وقت کو بھی گنہگار بنا رہے ہوں گے۔

پس خاص طور پر قاضی صاحبان اور ان عہدیداران اور امراء کو جن کے سپرد فیصلوں کی ذمہ داری بھی ہے، اُن کو انصاف پر قائم رہتے ہوئے خلافت کی مضبوطی کا باعث بننے کی بھی کوشش کرنی چاہئے اور مضبوطی کا باعث بنیں، ورنہ وہی لوگ ہیں جو بظاہر عہدیدار ہیں اور خلافت کے نظام کی جڑیں کھوکھلی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

پس جہاں اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو کامیاب فرمایا ہے جو خالصۃً اللہ تعالیٰ کے ہو کر اُس کا تقویٰ اختیار کر کے کامیابیاں حاصل کرنے والے ہیں، نظامِ جماعت اور نظامِ خلافت کی مکمل اطاعت کر کے اللہ تعالیٰ

کے ہاں سرخرو ہونے والے ہیں، وہاں مَیں اُن تمام عہدیداروں اور جن کے سپرد بھی فیصلہ (کرنے کا کام) ہے، اُن میں قاضی صاحبان بھی شامل ہیں، اُن کو بھی کہتا ہوں کہ آپ بھی خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول کے حکم کے موافق کام کریں۔ ایسی بات نہ کریں جو آپ کو انصاف سے دُور لے جانے والی ہو، جو تقویٰ سے ہٹی ہوئی ہو۔ خلیفۂ وقت کی نمائندگی کا صحیح حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر نہیں تو ایک وقت ایسا آئے گا کہ ضرور پکڑے جائیں گے اور جو دنیاوی کارروائی ہوگی وہ تو ہوگی، خدا تعالیٰ کی سزا کے بھی مورد بن سکتے ہیں۔

پس ہر عہدیدار کے لئے یہ بہت خوف کا مقام ہے۔ عہدیدار بننا صرف عہدیدار بننا نہیں ہے بلکہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ پر ایمان کا دعویٰ ہے، اُس کے رسول پر ایمان کا دعویٰ ہے، مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کا دعویٰ ہے، دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا دعویٰ ہے تو پھر اللہ اور اُس کے رسول کے ہر حکم پر عمل کرو۔ زمانے کے امام نے جو تمہیں کہا ہے اُس پر عمل کرو۔ خلیفۂ وقت کی طرف سے جو ہدایات دی جاتی ہیں اُن پر عمل کرو، ورنہ تمہارا قسمیں کھانا اور بلند بانگ دعوے کرنا کہ ہم یہ کر دیں گے اور وہ کر دیں گے بے معنی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کا حال جانتا ہے، اُسے پتہ ہے، اُس کے علم میں ہے کہ تم کہہ کیا رہے ہو اور کر کیا رہے ہو۔ ہم ہر اجتماع پر یہ عہد تو کرتے ہیں کہ خلیفہ وقت جو بھی معروف فیصلہ فرمائیں گے اُس کی پابندی کرنی ضروری سمجھیں گے لیکن بعض چھوٹی چھوٹی باتوں کی بھی پابندی نہیں کرتے بلکہ قرآنِ کریم کے جو احکامات ہیں اُن کی بھی تعمیل کرنے کی، پابندی کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ جو کم از کم معیار ہیں اُن کو بھی حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔

اب مَیں ایک مثال دیتا ہوں کہ یہاں آپ کا ویسٹ کوسٹ (West Coast) کا یہ جلسہ ہوا ہے اور بہت ساری باتیں ہوئی ہیں، شاید اور باتیں بھی سامنے آ جائیں لیکن بہر حال اس وقت عورتوں کی مثال میرے سامنے ہے کہ مَیں نے اُن کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ ہماری ہر عورت کا جو اس مغربی ملک میں رہتی ہے حیادار لباس ہونا چاہئے اور حجاب ہونا چاہئے، اپنے آپ کو ڈھانکنا چاہئے۔ یہ قرآنِ کریم کا حکم ہے۔ یہ کوئی معمولی حکم نہیں ہے۔ قرآنِ کریم نے خاص طور پر فرمایا ہے کہ اس پر عمل کریں۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد مَیں نے دیکھا کہ اس طرف کوئی توجہ نہیں تھی۔ بلکہ بعض عورتیں جن کو شاید لجنہ نے زبردستی نقاب پہنا دیئے تھے، وہ اپنے برقعے جو لجنہ کی طرف سے ملے تھے وہاں مسجد میں چھوڑ کر چلی گئیں اور صفائی کرنے والے اُن کو اکٹھا کر رہے ہیں۔ بیشک اسلام نے حیا کا حکم عورت اور مرد دونوں کو دیا ہے اور یہ دونوں کی بہتری کے لئے دیا گیا ہے۔ لیکن عورت کو خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اپنا خیال رکھو کیونکہ مردوں کی نظریں بے لگام ہوتی ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 104 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)۔ اس پر کسی کا کوئی خرچ نہیں ہے، کوئی محنت نہیں ہے لیکن چونکہ دنیاداری غالب ہے اس لئے اس طرف توجہ نہیں دیتے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم عمل کرو گے تو فلاح پانے والے ہو گے۔ اگر نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رسول کا کام پیغام پہنچا دینا ہے، خدا تعالیٰ کے احکامات کو کھول کر بیان کر دینا ہے۔ اگر عمل کرو گے تو ہدایت پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ بیعت کا حق ادا کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ اگر نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔ صرف اس بات پر خوش نہ ہو جاؤ کہ ہم احمدی ہو گئے یا احمدی گھر میں پیدا ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں کہ ”میری بیعت کچھ فائدہ نہیں دے گی اگر اُس کے ساتھ عملِ صالح نہیں۔“ (ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 184 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر نماز ایک بنیادی حکم ہے جو خدا تعالیٰ نے انسان کی زندگی کا مقصد بتایا ہے۔ لیکن اس میں بھی ہمارے اچھے بھلے کارکن بھی سستی دکھا جاتے ہیں۔ بعض عہدیدار ہیں باہر کام کر رہے ہیں، جماعت میں بڑے ایکٹو (active) ہیں، یہاں آتے ہیں تو شاید بڑے خشوع و خضوع سے نماز بھی مسجد میں پڑھتے ہوں گے، لیکن اُن کی بیویاں بتا دیتی ہیں کہ یہ جب گھر میں ہوں تو گھروں میں نماز نہیں پڑھتے۔ پس جب خدا تعالیٰ کے ایک انتہائی اہم حکم پر عمل نہیں تو پھر یہ دعویٰ بھی فضول ہے کہ ہم یہ کر دیں گے اور وہ کر دیں گے۔ پہلے اپنی حالتیں تو سنوارو۔ اور جب ایسی حالت ہو جائے کہ خدا تعالیٰ کے ہر حکم پر عمل ہو، اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے ایک خاص کوشش ہو تو تبھی ایک احمدی، ایک مومن سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کا حق ادا کرنے والا کہلا سکتا ہے۔ اور جب یہ ہوگا، جب ایمان کے بعد اُس میں ترقی کرتے چلے جانے کی کوشش ہو گی، جب اعمالِ صالحہ بجا لانے کی طرف توجہ ہوگی تو پھر ایسے لوگ خلافت کے انعام سے فیض پاتے رہیں گے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ اُن لوگوں سے کیا ہے یا خلافت کے مقام سے وہ لوگ فائدہ اُٹھائیں گے، وہ لوگ تمکنت حاصل کریں گے، اُن کے خوف کو امن میں خدا تعالیٰ بدلے گا جو ایمان لانے والے اور اعمالِ صالحہ بجا لانے والے اور عبادت کرنے والے اور ہر طرح کے شرک سے پرہیز کرنے والے ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس انعام کے شکر گزار ہوں گے جو خلافت کی صورت میں اُنہیں ملا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ احمدیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ نظام جاری فرمایا ہے اور اس کے علاوہ اور کہیں یہ نظام جاری نہیں ہو سکتا۔ احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوش قسمت ہیں جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی وجہ سے خلافت کی نعمت سے حصہ ملا ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا جو وعدہ ہے، غیر مشروط نہیں ہے۔ بلکہ بعض شرطوں کے ساتھ ہے اور جب یہ شرطیں پوری ہوں گی، اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر تمکنت بھی حاصل ہو گی۔ خوف کی حالت بھی امن میں بدلتی چلی جائے گی۔

جماعت کے افراد اس بات کا کئی مرتبہ مشاہدہ کر چکے ہیں اور اس دَور میں تو غیروں نے بھی دیکھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ احمدیوں کی سکینت کے سامان فرماتا ہے اور یہ بات غیروں کو بھی نظر آتی ہے۔ پہلے بھی مَیں کئی مرتبہ بیان کر چکا ہوں کہ خلافتِ خامسہ کے انتخاب سے پہلے احمدیوں کی جو حالت تھی اُس کو غیر بھی محسوس کر رہے تھے اور بعض اس امید پر بیٹھے تھے کہ اب دیکھیں جماعت کا کیا حشر ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو وعدہ فرمایا تھا اُس کو اس شان سے پورا فرمایا کہ دنیا دنگ رہ گئی اور ایم ٹی اے کی وجہ سے غیروں نے بھی دیکھا کہ خوف امن میں ایسا بدلا کہ ایک غیر احمدی پیر صاحب نے جو ہمارے ایک احمدی کے واقف تھے، اُن کو کہا کہ مَیں یہ تو نہیں مانتا کہ تم لوگ سچے ہو لیکن یہ سارا نظارہ دیکھ کے مَیں یہ مانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت تمہارے ساتھ ہے۔ خدا تعالیٰ کی مدد تو ضرور تمہارے ساتھ لگتی ہے لیکن مَیں نے ماننا نہیں۔ پس ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو سب کچھ دیکھ کر بھی اپنی ہٹ دھرمی اور ضد پر قائم رہتے ہیں۔ آجکل پاکستان میں جو ظلم کی لہر چل رہی ہے یہ اس بات کا اظہار ہے کہ یہ احمدی تو ترقی پر ترقی کرتے چلے جا رہے ہیں، ان کے میدان تو وسیع سے وسیع تر ہوتے چلے جا رہے ہیں اور ان کو ختم کرنے کی ہم جتنی کوشش کرتے ہیں یہ تو ختم نہیں ہوتے، کس طرح ان کو ختم کریں۔ لیکن ان لوگوں سے میں کہتا ہوں کہ اے دشمنانِ احمدیت! یاد رکھو کہ ہمارا مولیٰ ہمارا ولی وہ خدا ہے جو سب طاقتوں کا مالک ہے۔ وہ کبھی تمہیں کامیاب نہیں ہونے دے گا اور اسلام کی ترقی اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وابستہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اب دنیا میں مسیح موعود کے غلاموں نے لہرانا ہے۔ ان لوگوں نے لہرانا ہے جو خلافت علیٰ منہاج نبوت پر یقین رکھتے ہیں، جو خلافت کے ساتھ منسلک ہیں، جو جماعت کی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں، جو حبل اللہ کو پکڑے ہوئے ہیں۔ پس تمہاری کوئی کوشش، کوئی شرارت، کوئی حملہ، کسی حکومت کی مدد خلافت احمدیت کو اس کے مقاصد سے روک نہیں سکتی، نہ جماعت احمدیہ کی ترقی کو روک سکتی ہے۔ افرادِ جماعت کو بھی یاد رکھنا چاہئے جیسا کہ مَیں نے کہا، تقویٰ پر چلنا، نمازوں کا قیام اور مالی قربانیوں میں بڑھنا اُنہیں خلافت کے فیض سے فیضیاب کرتا چلا جائے گا۔ پس اس کیلئے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ بھرپور کوشش کرے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے رحم سے وافر حصہ لینے والا ہو۔

اب مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ”رسالہ الوصیت“ میں سے بعض اقتباسات پڑھتا ہوں جو آپ نے اُن لوگوں کے لئے تحریر فرمائے ہیں جن میں نظامِ خلافت جاری رہنا ہے یا جنہوں نے خلافت سے فیض پانا ہے یا جنہوں نے جماعت سے منسلک رہنا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

”اور چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے رُوح القدس سے حصہ لو کہ بجز رُوح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بکلّی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذّتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جُدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذّت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجبِ غضب الٰہی ہو۔ اُس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آ جاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths

Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)

•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals

قانونی مشاورت
برائے اسائلم

· Switching Visas
· Over Stayers
· Legacy Cases
· Work Permits
· Visa Extensions
· Judicial Reviews
· Tribunal Appeals

HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666   02086 721 738

24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062

Same Day Visa Service
Email: law786@live.com

RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

SEVEN VACANCIES - Ministers of Religion: Ahmadiyya Muslim Community

1. **Indonesian Speaker**
2. **Bangla Speaker**
3. **Persian Speaker**
4. **Arabic Speaker**
5. **Urdu Speakers (3 vacancies)**

We are a UK registered charity, a religious community, that runs its own training academy and TV channels for viewers all over the world.

ABOUT THE ROLES: We are inviting applications for the following eight posts of Minister of Religion. All candidates will be expected to lead congregational prayers, have a dynamic preaching record, be fully conversant with both Arabic and Urdu languages and in addition to a recent equivalent to English Language level B2 on the CEFR have the additional main qualifications/experience listed below. The successful applicants may be posted at any one of the 26 mission centres in the UK. These are permanent positions to help meet the community's growing spiritual and religious needs.

	Main qualification/work	Likely posting
Indonesian speaker	Prepare and present religious programmes on TV	London SW19
Bangla speaker	Prepare and present religious programmes on TV	London SW19
Arabic speaker	Assist Arabic desk present religious programmes on TV	Tilford Surrey
Urdu speaker	Research, edit preaching literature	London SW19
Persian speaker	Farsi translation and promote literary research	Minister of Religion training academy Hampshire
Urdu speaker	Hadith critical appraisal and mysticism research	Minister of Religion training academy Hampshire
Urdu speaker	Jurisprudence, history and biographies	Minister of Religion training academy Hampshire

JOB DESCRIPTION: You would be required to do some or all of the following: Lead and encourage attendance at obligatory prayers; deliver sermons on Fridays and other gatherings; preach and propagate to members of the public the teachings of the founder of the Ahmadiyya Muslim community; defend the teachings against opponents and non-believers; translate literature and correspondence in or from the relevant languages specified above; carry out research on secular and non-secular subjects, publish periodicals, participate in inter-community matters; liaise with members of the community and resolve social problems; introduce programmes; host talk shows, current affairs or religious/cultural educational programmes; report on issues and events; attend production and community management meetings; attend promotional events, conferences and social functions; liaise with the Production Manager and working with the Channel Head, contribute creatively to long-term strategy to ensure maximum audience appeal and attain set targets.

EXPERIENCE REQUIRED:
You must have a wide range of knowledge in the Holy Quran, Ahadith (Traditions of the Prophet of Islam) and Islamic topics and preferably be familiar with the writings of Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad - Founder of the Ahmadiyya Muslim community and of his claims gained through an intensive course of private or college study of not less than four years full-time. You must have interpretation skills in Urdu and Arabic languages and in respect of the first three and fifth vacancies with understanding of Indonesian, Bangla, Arabic or Persian. You should have served as a Minister of Religion for not less than two years and have a good record of performance. For all vacancies, you will preferably have some previous broadcasting experience, and a strong understanding of our targeted audiences particularly in the East. You should also possess good interviewing, listening and spoken communication skills, be able to follow instructions, memorise facts and also have good planning and organisational ability. You need to have a confident and relaxed manner in dealing with members of the public. We expect you to be able to work under pressure.

QUALIFICATIONS REQUIRED: You are expected to have either:
a Shahid "degree" or equivalent gained from attending a Jamia Ahmadiyya college or at NVQ3 level or a UK degree level or equivalent qualification in Islamic religious studies; or a relevant HND level qualification; or an HND level qualification that is not relevant, plus two years' relevant work experience; or at least three years relevant experience at NVQ level 3 or above.

PACKAGE: The stipend/customary offerings package include the following: **Meets minimum wage or £3,420/- per annum (for 35 hours a week on average; plus rent free accommodation with all utilities eg rates, gas, electricity paid; travel expenses reimbursed; 25 paid holidays per annum.)**

Closing Date: 15 July 2013

Please apply to:
Mansoor.Shah@ahmadiyyauk.org OR write to:
The National President, Ahmadiyya Muslim Association UK,
16 Gressenhall Road London SW18 5QL

جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر، اپنی لذّات چھوڑ کر، اپنی عزّت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر، اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اُٹھا لوگے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم اُن راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدمِ صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرّہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔'' (رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 308-307)

فرمایا: ''اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہوگے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ مَیں انسان ہوں۔ اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو مَیں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو۔ اور بنی نوع سے سچّی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔'' (رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 308)

فرمایا: ''تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کیلئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔ یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔''
(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309-308)

فرمایا: ''خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں، ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔'' (رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

اللہ تعالیٰ سب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی جماعت کے بارے میں جو توقعات ہیں اُس میں پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خلافت احمدیہ سے سچا اور وفا کا تعلق قائم فرمائے۔ اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اپنی عبادتوں کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ خلافت کے انعام سے ہمیشہ سب فیضیاب ہوتے رہیں۔

......☆......☆......☆......☆......☆......

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 2

چاہئے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا فرمان مبارک ہے کہ ہر ایک کام میں استخارہ کر لینا چاہئے۔ سجدہ میں رب العالمین کے حضور گڑ گڑا کر دعائیں کرنی شروع کیں۔ الٰہی تو ہادی ہے۔ اگر یہ سلسلہ تیری ہی طرف سے ہے تو مجھے ہدایت دے اور میری رہنمائی کر۔ چند روز کے بعد میرے مرشد حضرت پیر حسنین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ المہاروی نقشبندی مجددی، آپ کا وصال ہو چکا ہوا تھا، خواب میں نہایت محبت سے جیسا کہ اپنی زندگی میں پیش آیا کرتے تھے ملے۔ اور فرمایا کہ آج اُن کا راج ہے فوراً بیعت کر لے۔ پھر چند روز کے بعد ایک نورانی بزرگ بمعہ حضرت شاہ صاحب ایک جگہ تشریف فرما دیکھے۔ حضرت شاہ صاحب مؤدب دو زانو ان نورانی بزرگ کی خدمت میں بیٹھے تھے۔ اُن بزرگ نے حضرت شاہ صاحب کو میری طرف اشارہ کر کے فرمایا آپ نے اس شخص کو بیعت کے لئے نہیں کہا۔ شاہ صاحب نے جواباً عرض کیا کہ میں نے ان کو تاکیداً کہہ دیا ہے مگر معلوم نہیں کہ یہ کیا سوچ رہا ہے۔ پھر نورانی بزرگ نے فرمایا کہ ان کو کہہ دیں کہ جلدی بیعت کر لے ورنہ پچھتائے گا۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ پھر چند روز کے بعد تیسرے بزرگ جن کے نورانی چہرے کی میں تاب نہ لا سکا، بمعہ پہلے دو بزرگوں کے رؤیاء میں دیکھے۔ اور پہلے دونوں بزرگ تیسرے بزرگ کے حضور مؤدّب بیٹھے تھے۔ یہ تیسرے بزرگ دوسرے سے مخاطب ہوئے اور فرمایا۔ آپ نے شاہ صاحب سے نہیں کہا کہ اس شخص کو بیعت کرنے کی تاکید کریں۔ دوسرے بزرگ نے عرض کیا کہ شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ میں نے کہہ دیا ہے مگر خبر نہیں یہ کس سوچ میں ہے۔ اس کے بعد تیسرے بزرگ نے نہایت رعب دار آواز میں فرمایا۔ جلدی بیعت کر لے ورنہ پچھتائے گا۔ آپ نے ایسے زور سے فرمایا کہ میں کانپ کر اُٹھ بیٹھا۔ میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ آپ کیوں کانپ اُٹھے ہیں؟ میں نے حقیقت اُس سے بیان کی تو میری بیوی نے کہا جب آپ کو بار بار بیعت کی تاکید ہوتی ہے تو پھر آپ کیوں بیعت نہیں کر لیتے؟ یہ فروری 1901ء تھا اور وہ مردم شماری کے دن تھے، میں نے پٹواری کو مذہب کے فرقے کے خانے میں احمدی لکھوا دیا کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلان کر دیا ہوا تھا جو میں نے اخبار الحکم میں پڑھا تھا کہ اس مردم شماری میں جو احمدی ہیں یا احمدیت کے قریب ہیں وہ مذہب کے فرقے کے خانے میں احمدی درج کرائیں تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں میں وہ بھی آ جائیں۔ میں نے اپنے بیوی بچوں کے نام بھی احمدی لکھوا دیئے۔ کہتے ہیں کہ 25/اپریل 1901ء میں مَیں دس روز کی رخصت لے کر قادیان دارالامان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جَرِیُ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَآءِ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُن دنوں حضور پُر نور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت اچھی تھی۔ جناب مسجد مبارک کی چھت پر حلقہ خدام میں نماز مغرب کے بعد عشاء کی نماز تک شاہ نشین پر آرام فرماتے اور کلماتِ طیبات سنایا کرتے تھے۔ گویا عجیب نورانی وقت گزرتا تھا۔ جب حضور انور نماز مغرب کے بعد شاہ نشین پر رونق افروز ہوئے تو اس احقر العباد نے مؤدبانہ کھڑے ہو کر بیعت کی درخواست کی۔ حضرت اقدس دُرّ افشاں نے فرمایا کہ آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں؟ اس عاجز نے عرض کیا کہ حضور! میں اینگلو ورنیکلر مڈل سکول ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں اوّل مدرس فارسی ہوں۔ حضور نے فرمایا پھر آپ رخصت لے کر آئے ہوں گے۔ میں نے عرض کیا کہ کل سے دس روز کی رخصت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ بہت دن ہیں، آپ یہیں ٹھہریں، میں بیٹھ گیا اور میرا ایمان بڑھ گیا اور دل نے گواہی دی کہ حضور صادق ہیں اور صحبت سے فیضیاب ہونے کا سبق سکھاتے ہیں۔ پانچ روز گزرنے کے بعد پھر میں نے بیعت کی درخواست کی۔ حضور اقدس نے فرمایا آپ کی رخصت میں کتنے دن باقی ہیں۔ میں نے عرض کیا پانچ دن۔ حضرت نے فرمایا بہت دن ہیں اور ٹھہریں۔ حضور نے ان دنوں ایسے ایسے کلمات طیبات ارشاد فرمائے جن باتوں کی نسبت میں پوچھنا چاہتا تھا وہ اکثر ان دنوں حل ہو گئیں اور مجھے سوال کرنے کی نوبت نہ آئی۔ میں حضور کے بہت نزدیک بیٹھا کرتا تھا، اس خیال سے کہ حضور کے لباسِ مبارک سے برکت حاصل کروں اور جسمِ مبارک کو چھوا کروں۔ اس لئے جب کبھی موقع ملتا، قدمِ مبارک بھی دبایا کرتا تھا۔ جب رخصت کا ایک دن باقی رہا تو اس پُر تقصیر گناہگار نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ حضور میری رخصت کا ایک دن باقی ہے اور پرسوں میں نے سکول میں حاضر ہونا ہے، میری بیعت منظور فرمائی جائے۔ حضور پُر نور نے فرمایا آ جائیں۔ حضور نے ہاتھ میں ہاتھ لے کر بیعت لی اور دعا فرمائی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ۔ غیر مطبوعہ، جلد 7 صفحہ 38-37)

حضرت غلام مجتبیٰ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولد مولوی محمد بخش صاحب مرحوم فرماتے ہیں کہ مجھے متعدد مرتبہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں مختلف پیرائیوں میں ہوئی۔ ایک دفعہ تو میں مدینہ مکرمہ میں پہنچا اور وضو کر کے دو نفل پڑھے اور روضۂ مبارک کے پاس پہنچا تو وہاں نور کے ہلّے جیسے سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہے چل رہے تھے۔ میں بھی اُنہی میں داخل ہو کر ویسی ہی ٹھاٹھوں میں شامل ہو گیا۔ اور پھر یہی نظارہ مجھے بیداری میں ہوا جبکہ میں مغرب کی نماز کے بعد نفل پڑھ رہا تھا۔ پس مَیں جب 1906ء میں رخصت پر آیا تو میرے دونوں بڑے بھائی غلام حامیم صاحب اور غلام یٰسین صاحب قاری بیعت کر چکے تھے۔ چند روز تو میں نے اُن کے ساتھ نماز نہ پڑھی مگر مجھے انجامِ آتھم پڑھنے کے لئے دیا گیا۔ (یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ہے) تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو چیلنج مباہلہ دیا تھا، جب پڑھا تو بے اختیار ہو گیا اور میں نے قاری غلام یٰسین صاحب سے درخواست کی کہ چلو اس بزرگ کو دیکھیں۔ ہم غالباً تینوں بھائی قادیان پہنچے تو لوگ بھی مسجد مبارک میں ہی جو کہ اس وقت بہت ہی چھوٹی سی تھی، بیٹھے تھے۔ ہم بھی بیٹھ گئے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تو لوگ کھڑے ہو گئے۔ اس واسطے اُس وقت تو چہرہ مبارک نظر نہ آیا۔ لیکن جب حضرت اقدس اندر کی کوٹھی میں بمعیت حضرت خلیفہ اول بیٹھ گئے تو اُس وقت اُس کوٹھڑی کا وہی نظارہ دکھایا گیا جیسا کہ میں نے خواب میں مدینہ منورہ پہنچ کر دیکھا تھا۔ اُس وقت میرا دل یقین سے پُر ہو گیا اور پھر بڑھ کر حضور کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کی اور حضور نے چین کی بابت چند استفسار فرمائے۔ (یہ چونکہ ہانگ کانگ بھی رہے تھے، وہاں گئے تھے) اس وقت رقّت سے جب وہ وقت یاد آتا ہے تو میرے آنسو نہیں تھمتے۔ رخصت مانگنے کے وقت حضور مسجد مبارک میں تشریف لائے اور دعا کے بعد ہمیں رخصت کیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ، غیر مطبوعہ، جلد 7 صفحہ 117)

حضرت محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولد فخر الدین صاحب فرماتے ہیں کہ میں 1893ء میں پہلی دفعہ دارالامان میں آیا تھا، اُن دنوں میں نے خواب میں دیکھا کہ جانب جنوب مشرق ایک بڑا ہجوم ہے، لوگ حلقہ باندھے کھڑے ہیں، میں تماشا کا خیال کر کے ادھر آ گیا۔ اُس وقت میں اپنے آپ کو ایک چھوٹا سا بچہ خیال کرتا تھا اور بچوں کی طرح ہی میں نے تماشا دیکھنے کی غرض سے اپنا سر لوگوں کی ٹانگوں میں گھسیڑ دیا۔ جب لوگ نیچے دیکھنے لگے تو میں آگے ہو گیا۔ جب اس حلقے کے اندر ہو گیا تو وہاں اس قدر روشنی تھی کہ آنکھیں دیکھنے سے عاجز رہ جاتی تھیں۔ اُس وقت میں نے آنکھیں نیچی کر کے ایک آدمی سے پنجابی میں کہا کہ ’’بھائی ایتھے کی اے‘‘۔ اُس نے جواب دیا کہ ’تینوں نہیں پتہ‘۔ مَیں نے کہا نہیں۔ وہ آدمی بولا مسیح آ گیا ہے ’’اے اوسے دی روشنی اے اور اوسے دا ای رولا اے‘‘ مَیں خواب میں بیدار ہو گیا۔ (یہ سارا نظارہ خواب میں دیکھ رہے تھے) اس کا ذکر میں نے اپنے مولوی صاحب سے کیا وہ سن کر بڑے خوش ہوئے اور فرمایا کہ اب کیا دیر ہے؟ میں نے کہا کہ کوئی دیر نہیں۔ جب میں بیعت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور حاضر ہوا۔ بدقسمتی سے (یعنی میری بدقسمتی سے) ایک شخص بیعت کر رہا تھا۔ جب حضور نے فرمایا کہ کہو، ’دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا‘ تو میرے دل نے جو میرے حالات سے واقف تھا، مجھے کہا کہ یہاں یہ اقرار کرنا اور گھر جا کر اس کو پورا نہ کرنا درست نہیں۔ بہتر یہی ہے کہ اپنی اصلاح کرتے رہو۔ (اب وہ لوگ بھی جو جھجکتے ہیں، ڈرتے ہیں یا سمجھتے ہیں کہ یہ بہت مشکل کام ہے، اُن کے لئے بھی اس میں سبق ہے) کہتے ہیں جب دین کو دنیا پر مقدم کر سکو گے، تب بیعت کر لینا۔ اسی خیال میں دن گزرتے گئے۔ لوگوں سے تصدیق پر بحث مباحثہ ہوتے رہے۔ لوگ کہتے کہ یہ مرزائی ہے مگر جب یہاں جلسہ پر آتا تو میرا نام ہی کسی شمار میں نہ آتا۔ پھر مجھے تکلیف ہوتی کہ میں دھوبی کے کتّے کی طرح کسی طرف کا نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مرزائی ہے، یہ کہتے ہیں غیر احمدی ہے۔ (جب غیر احمدیوں میں جاؤ تو کہتے ہیں کہ مرزائی ہے۔ احمدیوں میں آؤ تو کہتے ہیں غیر احمدی ہے، بیعت نہیں کی۔) آخر ستمبر 1900ء موسمی تعطیلات میں جب آیا تو اُس وقت تک بھی اپنی بیعت کا خیال نہ تھا۔ رخصت کا آخری دن تھا۔ شام کی نماز کے بعد حضور شاہ نشین پر تشریف فرما تھے اور جانبِ جنوب مشرق شاہ نشین پر نصف لیٹا ہوا تھا کہ ایک شخص نے کہا کہ حضرت بیعت کرنے والے آ جائیں؟ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا کہ حضور! بیعت کرنے والے آ جائیں؟) حضور نے فرمایا آ جائیں۔ بس اس آ جائیں میں ہی میں لپٹا گیا اور سب کے آگے یہاں سے میں ہی تھا جو بیعت کرنے والے تھے۔ حضور نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ بس پکڑ لیا۔ میں دوسرے روز سیالکوٹ چلا گیا۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ جس خیال میں سات برس ضائع کئے ہیں وہ خیال ہی غلط تھا۔ اقرار تو آپ لیتے تھے کہ کہو دین کو دنیا پر مقدم کروں گا، مگر اصل بات یہ تھی کہ وہ مقدم آپ کرا لیتے تھے۔ یہ قوتِ قدسی تھی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ، غیر مطبوعہ، جلد 7 صفحہ 133-132)

اگر نیت نیک ہو تو پھر اس طرح اللہ تعالیٰ بھی فضل فرما دیتا ہے۔

حکیم عطاء محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولد حافظ غلام محمد صاحب فرماتے ہیں کہ میرا وطن لاہور ہے۔ میری عمر قریباً پندرہ سال کی تھی کہ والد صاحب کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ والد مرحوم نے چونکہ صوم و صلوٰۃ کے پابند کیا ہوا تھا مگر اُن کی فوتیدگی کے بعد آہستہ آہستہ اس قدر سستی ہو گئی کہ نماز کا بھی خیال نہ آتا تھا۔ عرصے کے بعد میں اپنے گھر کی سیڑھیوں پر چڑھ رہا تھا کہ مغرب کی نہایت خوش الحان اذان کی آواز میرے کانوں میں پہنچی۔ آواز نہایت دلکش اور سریلی تھی جس کے اثر سے میری حالت بجلی کی طرح بدل گئی اور جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ سرور سے آنکھوں میں پانی اتر آیا اور دل نے یہ کہنا شروع کیا کہ ایک وقت وہ تھا کہ پنجگانہ نمازوں کو باقاعدہ ادا کیا جاتا تھا۔ اس حالت میں میرے آنسو نکل پڑے اور دل خود بخود دعا کی طرف لگ گیا۔ غرض سیڑھیوں پر ہی خوب رویا۔ اللہ تعالیٰ سے دعائے مغفرت مانگی اور اُسی حالت میں بغیر کھانا کھانے کے غم فکر میں سو گیا۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ مجھ کو ہمارے محلے کے نمازی پکڑ کر مسجد کی طرف نماز کے لئے لے جا رہے ہیں اور میں اُن سے بھاگنا چاہتا ہوں۔ راستے میں ایک اونچی جگہ پر نہایت خوش رُو انسان بیٹھا ہوا نظر آیا جس کا چہرہ نہایت نورانی تھا اور نور کی شعاعیں چہرہ اور منہ سے نکل نکل کر لوگوں کے دلوں پر پڑ رہی تھیں اور لوگ اس نور کی کشش کے ساتھ کھنچے ہوئے اُس کے ارد گرد حلقہ باندھے بیٹھے ہیں۔ میں نے اُس نورانی شخص کو دیکھ کر شور مچایا کہ میری مدد کرو۔ انہوں نے فرمایا کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ لوگ مجھے زبردستی نماز کے لئے لے جا رہے ہیں اور میں جانا نہیں چاہتا تو پھر اُس نورانی انسان نے دیکھ کر اشارہ سے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ اور مجھ کو اُن لوگوں کے پاس بٹھا دیا جو کہ اُن کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ اور وہ تمام اشخاص جو مجھ کو پکڑ کر لے جا رہے تھے یہ حال دیکھ کر اُن سب کے چہرے دھوئیں کی طرح سیاہ ہو گئے اور پھر بالکل غائب ہو گئے۔ جب میری آنکھ کھلی تو عجیب حالت تھی۔ دل میں اُس شخص کے دیکھنے کی تڑپ اور اُن نورانی شعاعوں کا سرور تمام جسم میں سنسنی، غرض اُس حالت کا نقشہ میری قلم ادا نہیں کر سکتی۔ اُسی حالت میں مَیں نے اُٹھ کر وضو کیا اور 1894ء کے بعد جبکہ میرے والد فوت ہوئے تھے پھر 1901ء میں نماز نہایت خشوع کے ساتھ ادا کی اور اسی سرور کی حالت میں باہر نکلا تو صوفی احمد دین صاحب ڈوری باف نے مجھ کو آواز دی کہ خلیفہ صاحب یہ حرف مجھ کو بتا جاویں۔ کہتے ہیں کہ چونکہ میرے والد صاحب اور دادا صاحب حافظ قرآن تھے اور استاد تھے اس لئے اہل محلّہ مجھے بسبب استاد کا بیٹا ہونے کے خلیفہ ہی کہا کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے اُن کو حرف بتا دیا اور یاد کروایا۔ صوفی صاحب نے نہایت محبت کے ساتھ فرمایا کہ خلیفہ صاحب کبھی کبھی میرے پاس آ جایا کرو اور مجھ کو قرآن شریف تھوڑا تھوڑا ابتلاتے رہا کرو۔ میں نے اُن سے رات کی خواب بیان کی۔ انہوں نے کہا آپ فوراً اسٹیشن بٹالہ سے اتر کر قادیان جائیں اور اُس نورانی شخص کو حالتِ بیداری میں دیکھ لیں۔ اگر واقعی وہی ہوئے تو پھر اُن کی بیعت میں شامل ہو جائیں۔ میں فوراً دوسرے دن پروانہ وار صوفی احمد صاحب سے راستہ کا پتہ دریافت کر کے قادیان پہنچا۔ مسجد اقصیٰ میں مولوی محمد اسماعیل صاحب سرساوی بچوں کو پڑھا رہے تھے۔ انہوں نے ایک لڑکے کے ساتھ مجھ کو مہمان خانے میں پہنچا دیا۔ وہاں پر حافظ حامد علی صاحب نے ہاتھ منہ دھلا کر کھانا کھلایا۔ اس کے بعد میں مسجد نبوی میں جا کر بیٹھا (یعنی مسجد مبارک میں جا کے بیٹھا) تو مولوی محمد احسن صاحب سے ملاقات ہوئی۔ اتنے میں حضور کچھ پروف لے کر تشریف لائے۔ میری جونہی آپ پر نظر پڑی تو وہ خواب والا نورانی انسان بیداری میں دوبارہ نظر آیا۔ اُسی دن بوقت شام بغیر کسی دلیل اور شک و شبہ کے بیعت کر لی اور میری عمر اُس وقت غالباً بیس اکیس سال کی ہو گی۔ الحمد للہ۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ، غیر مطبوعہ، جلد 7 صفحہ 175-174)

حضرت میاں رحیم بخش صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک

شخص تاج الدین یہاں رہتا ہے۔ بڑا سخت مخالف ہے۔ اُس کے دولڑکے احمدی ہیں۔ اُس نے بیعت سے ایک سال پہلے مجھے کہا کہ ملک جاپان مذہب کی تلاش میں ہے۔ صرف ایک شخص مرزا غلام احمد کافی ہے اسلام کی طرف سے۔اس کے مقابل میں کوئی کھڑا نہیں ہوسکتا۔ کہنے لگا میں نے اُس کی باتیں سنی ہیں، خواہ اُسے ولی سمجھو یا جادوگر سمجھو لیکن جو شخص اُس کے پاس جاتا ہے اُسی کا گرویدہ ہوجاتا ہے۔ کہتے ہیں یہ بات سن کر مجھ پر ایسا اثر ہوا کہ میں اب اس شخص کو ضرور دیکھوں گا۔ میں اسی شوق میں تھا کہ مجھے ایک شخص محمد ابراہیم احمدی ملا۔ چند باتیں میری اُن سے ہوئیں۔ میں قائل ہوگیا۔ رات کو مجھے خواب آئی کہ ہم چاروں بھائی ایک پہاڑ کی غار میں بھولے ہوئے ہیں، راستہ نہیں ملتا۔ میں ایک طرف سے چڑھ کر اوپر آ گیا ہوں۔مَیں نے دیکھا کہ ریل چل رہی ہے مگر زمین سے بہت اونچی ہے۔ میں حیران ہوں کہ کیسے چڑھوں؟ اوپر ایک شخص کھڑا ہے وہ کہتا ہے کہ نیچے جو رسّی آسمان سے لٹک رہی ہے اُسے پکڑو، تب اوپر چڑھ سکتے ہو۔ صبح ابراہیم صاحب میرے پاس آئے۔ میں نے خواب سنائی۔انہوں نے قرآن نکال کر مجھے بتایا کہ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہ کا مفہوم ہے۔ میں نے بیعت کا خط لکھ دیا۔ (یعنی اس کا مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسّی کو پکڑو جو نبی کی بیعت ہے)۔ جواب آیا کہ بیعت منظور ہے مگر قادیان میں ضرور آؤ۔ خیر میں نے حضرت صاحب کو دیکھا۔ حضور مجلس میں آ کر بیٹھ گئے۔ میں سامنے کھڑا تھا۔ میری داڑھی، سر اور مونچھیں منڈھی ہوئی تھیں۔ حضرت صاحب سر نیچے کر کے بیٹھے تھے۔ میں نے دل میں کہا کہ جب تک میں اس شخص کا چہرہ نہیں دیکھوں گا یقین کامل نہیں ہوگا۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے چہرہ اُٹھا کر دیکھا۔ میں نے دل میں کہا کہ آپ صادق ہیں۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد سر اُٹھا کر دیکھا۔ میں نے کہا: اٰمَنَّا وَ صَدَقْنَا آپ صادق ہیں۔ تیسری دفعہ پھر دیکھا۔ میں تو قربان ہی ہوگیا۔ پھر نماز کھڑی ہوئی۔ حضرت صاحب نماز پڑھتے ہی اندر جانے لگے۔ ایک شخص دروازے کے پاس کھڑا ہوگیا، عرض کی کہ حضور! میرے لئے دعا کریں۔ فرمایا آپ تو میری بیعت میں ہیں، مَیں تو دشمنوں کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔ پھر میں واپس گجرات آ گیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ، غیر مطبوعہ، جلد 10 صفحہ 88,85,84,82)

حضرت چوہدری محمد دین صاحب ٹیلر ماسٹر بیان کرتے ہیں کہ میں 1903ء میں راولپنڈی میں تھا کہ سنا کہ حضرت صاحب جہلم مقدمہ کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ میں جہلم سحری کے وقت سٹیشن پر اترا۔ میرے ساتھ ایک سیالکوٹ کا خوجہ تھا۔ میں نے اُس سے کہا کہ تم کہاں جاتے ہو۔ کہنے لگا کہ مرزا صاحب کو دیکھنے چلا ہوں۔ میں نے کہا کیا دیکھنے جاتا ہے۔ کہنے لگا کہ انہوں نے ہاتھوں میں گتھلیاں ڈالی ہوئی ہیں اور منہ پر کپڑا ڈالے رکھتے ہیں۔ یعنی نعوذ باللہ کچھ نقص ہے اس کی وجہ سے چھپایا ہوا ہے۔ میں نے اُس کو کہا کہ اگر ایسا نہ ہوا تو پھر؟ اُس نے پھر یہی بات دہرائی۔ مجھے اُس پر غصہ آیا اور کہا کہ چلو میں تمہیں ابھی دکھاتا ہوں۔ جب ہم کوٹھی کے پاس پہنچے تو وہ کھسک گیا۔ فجر کا وقت تھا۔ کوٹھی کے اندر مولوی محمد احسن صاحب وعظ کر رہے تھے۔ میں نے خیال کیا کہ یہ مرزا صاحب ہیں۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں جانتے تھے لیکن یہ یقین تھا کہ وہ شخص جھوٹ بول رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ مولوی احسن صاحب وعظ کر رہے تھے میں سمجھا کہ یہی مرزا صاحب ہیں (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں)۔ جب انہوں نے وعظ میں حضرت صاحب کا ذکر کیا تو میں سمجھا کہ یہ مرزا صاحب نہیں ہیں۔ اس کے بعد روٹی کا وقت ہوا۔ سیالکوٹ کے ایک منشی عبداللہ تھے وہ بھی روٹی کھا رہے تھے۔ مجھے دیکھ کر کہا کہ آپ بھی بیٹھ کر روٹی کھالیں۔ میں نے کہا اچھا۔ مگر میں نے کھائی نہیں۔ میں مرزا صاحب کی تلاش میں تھا۔ میں کوٹھی میں گیا تو مرزا صاحب، حضرت مولوی نورالدین صاحب وغیرہ کھانا کھا رہے تھے۔ میرے خیال میں اُس وقت آیا کہ اگر مجھے کوئی کہے کہ اس جگہ کھانا کھالو تو میں بیٹھ جاؤں۔ میں یہ خیال ہی کر رہا تھا کہ اُسی منشی عبداللہ نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ یہاں بیٹھ جاؤ اور کھانا کھالو۔ میں اُس جگہ بیٹھ گیا۔ حضرت صاحب بھی اُس جگہ کھانا کھا رہے تھے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اگر مرزا صاحب کی پلیٹ سے کوئی لقمہ مل جائے تو بڑا خوش قسمت ہوں گا۔ اُسی وقت مولوی عبدالکریم صاحب نے حضرت صاحب کے آگے سے وہ پلیٹ اُٹھالی کیونکہ وہ کھانا کھا چکے تھے۔ خود بھی اُس میں سے تبرک کھایا اور وہ پلیٹ گھومتی گھومتی میرے پاس پہنچ گئی۔ چنانچہ مجھے بھی اُس میں سے ایک لقمہ مل گیا۔ اس کے بعد اعلان کیا گیا کہ جن لوگوں نے بیعت کرنی ہے وہ کر لیں۔ بیشمار لوگ بیعت کے لئے جمع ہوگئے۔ میں بہت دور بیٹھا ہوا تھا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اگر حضرت صاحب کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت کی جائے تو وہ ٹھیک ہو گی اور میں ایسا ہی کروں گا۔ جو منتظم تھے وہ کہنے لگے کہ بھائی ذرا آگے آگے ہو جاؤ۔ آگے ہوتے ہوتے میں حضرت صاحب کے نزدیک پہنچ گیا اور جو کچھ میرے دل میں خیال آیا تھا خدا نے پورا کر دیا اور میرا ہاتھ حضرت صاحب کے ہاتھ پر رکھا گیا۔ باقی لوگوں نے میرے ہاتھ پر اور کندھوں پر اور پگڑیوں کے ذریعے بیعت کی۔ پھر حضور کچہری میں تشریف لے گئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 10 صفحہ 162 تا 164)

تو یہ خواہشیں جو نیک دل سے اُٹھی تھیں کس طرح اللہ تعالیٰ انہیں پوری فرماتا چلا گیا اور اُس کا وہ اعتراض بھی واضح ہوگیا کہ جھوٹ تھا۔

حضرت نور محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ کمترین نے بیعت سال 1905ء میں کی جبکہ میری عمر تیس سال کی تھی۔ میرا ایک چھوٹا بھائی مسمّی میاں نور احمد جو مجھ سے چھوٹا تھا وہ ایک پرائیویٹ سکول واقع موضع بستی وریام کملانہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں مدرس تھا۔ اُس نے 1900ء میں بوساطت مولوی محمد علی صاحب ساکن موضع مذکور بیعت کی تھی جو کہ بہت نیک اور مخلص اور بطور پروانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سچا عاشق تھا۔ جس کے بارے میں ایک پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ 324، نشان 141 میں درج ہے۔ وہ بھائی مرحوم مجھے تبلیغ کرتا رہا مگر میں نہ مانتا۔ آخر اُس نے مجھے ایک حمائل شریف مترجم ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب دی۔ (قرآن کریم کا ترجمہ جو شاہ رفیع الدین صاحب کا تھا وہ دیا) کہ اس کی تلاوت روز بلا ناغہ کرتے رہو اور خدا سے دعا بہت مانگتے رہو اور ایک طریق استخارہ بتایا کہ چالیس روز استخارہ کرو۔ اُس کے کہنے پر میں تلاوت قرآن کریم اور دعا اور استخارہ میں لگ گیا۔ خدا کے فضل وکرم سے قرآنِ شریف سے مجھے امداد ملتی گئی اور استخارہ کے چالیس دن بھی قریب آنے شروع ہو گئے۔ مجھے تو پروانہ وار بیعت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا از حد شوق ہوگیا۔ میرا بھائی مرحوم گو مجھ سے پچیس میل کے فاصلے پر تھا، میں بوجہ دوری اپنے بھائی میاں نور احمد صاحب مرحوم سے تو نہ مل سکا مگر بوجہ عشق مولوی محمد فاضل صاحب احمدی جو کہ پہلے سے بیعت کر چکے تھے اور جو کہ تین میل کے فاصلے پر تھے کو کہا کہ میری بیعت جلد کرواؤ۔ وہ مجھے لے کر قادیان دارالامان آئے مگر حوصلہ دلاتے دلاتے چار پانچ دن ٹھہرا کے رکھا۔ مگر بے تابی عشق کی وجہ سے خود بیعت کی کوشش کی۔ چار پانچ روز مسجد مبارک میں حضرت اقدس کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرتا رہا اور ایک موقع تاڑ لیا۔ حضرت صاحب ہمیشہ پانچ وقت ایک ہی جگہ امام کے دائیں جانب نماز ادا کرتے تھے۔ حضور کی ایک ہی جگہ مقرر تھی۔ چوتھے روز اپنے ساتھی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ظہر کی نماز کی اذان سے پہلے حضرت صاحب کی جائے نماز کے ساتھ جگہ بنا کر بیٹھ گیا۔ بعدہٗ اذان ہوئی۔ نمازی آنے شروع ہو گئے حتی کہ مسجد پُر ہوگئی۔ حضور کی تشریف آوری پر نماز کھڑی ہوگئی۔ میں نے حضور کے دوش بدوش ہوکر نماز ادا کی۔ بعد فراغت نماز سب سے پہلے مصافحہ کیا اور بیعت کی درخواست کی۔ اسی اثناء میں میرے ساتھ حضرت اقدس کا سلسلۂ کلام شروع ہوگیا۔ اُس وقت اخبار البدر، الحکم جاری تھیں۔ بدر کا نامہ نگار سلسلہ کلام تحریر کرتا گیا اور یہ مکالمہ اخبار البدر میں تین صفحات میں درج ہے۔ تاریخ اشاعت یاد نہیں تاہم 1905ء تھا۔ سن تلاش کی گئی مگر مل نہ سکنے کی وجہ سے مختصر جو مجھے یاد ہے سپردِ قلم ہے۔ کہتے ہیں کہ حضور نے فرمایا کیا نام ہے؟ اس کے جواب میں عرض کیا میرا نام نور محمد ہے۔ ذات کے بارے میں عرض کی کہ کھوکھر قوم سے ہوں۔ پھر آپ نے سوال کیا کہ کونسے ضلع سے؟ جس پر گزارش کی کہ حضور ضلع ملتان کا رہنے والا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا کام کرتے ہیں؟ تو عرض کیا کہ حضور! ملتان کی طرف ایک سیّد صاحب ہیں۔ سیدوالا کوئی گاؤں ہوگا جو ملتان کی طرف ہے۔ ان کے ایک موضع میں جائیداد پر منشی ومختار ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ سیّد صاحب کیا مذہب رکھتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ وہ شیعہ مذہب سے متعلق ہیں۔ آپ فرمانے لگے کہ آپ کے ساتھ مخالفت تو نہیں کریں گے؟ میں نے جواب دیا کہ حضور! مخالفت میں تو ملازمت لے لیں گے اگر مخالفت کریں گے تو وہ میرے رازق تو نہیں ہیں۔ میرا رازق خدا ہے۔ حضور نے فرمایا کیا آپ کا علاقہ نہری ہے یا چاہی ہے یا بارانی؟ میں نے عرض کی کہ چاہی اور نہری ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ آپ کے علاقے میں کونسی جنس کی پیدائش ہوتی ہے؟ نہر کونسے دریا سے نکلتی ہے اور کیا نام ہے؟ جواباً عرض کیا کہ حضور ہر جنس کی پیداوار کی جاتی ہے۔ نہر کا نام سدنائی ہے اور دریائے راوی سے نکلتی ہے۔ مختلف معلومات ہوتی رہیں۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ زمین بڑی لائق ہے۔ میں نے حضور کی تصدیق کی۔ اس کے بعد حضور نے میرا ہاتھ اپنے دستِ مبارک میں لیا اور باقی بیعت کنندگان کو فرمایا کہ پگڑیاں دراز کر لیں۔ جو احباب میرے قریب تھے اُن میں سے کسی نے میرے پشت پر ہاتھ رکھا، کسی نے سر پر اور کسی نے بازوؤں پر۔ جو دُور تھے انہوں نے پگڑیاں دراز کر لیں۔ حضرت اقدس آواز سے الفاظِ بیعت پڑھتے گئے اور ہم دہراتے رہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ، غیر مطبوعہ، جلد 1 صفحہ 146-148)

حضرت میاں عبداللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے اللہ تعالیٰ کو صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہی پہچانا ہے۔ میری عمر صرف بارہ تیرہ برس کی تھی کہ مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ خدا اور رسول اور ربّ جو ہر وقت لوگ کہتے رہتے ہیں، کوئی کہتا ہے اللہ چاہے، کوئی کہتا ہے خدا کی مرضی، کوئی کہتا ہے ربّ دے گا۔ وہ کون ہے اور کہاں رہتا ہے، کیا کھاتا ہے؟ اس کا ماں باپ کہاں رہتا ہے؟ اس کی شکل کیسی ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔ یہ بچپن کے سوال اُٹھے تھے۔ اسی عرصے میں کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام سنا کہ آپ بڑے بزرگ صاحبِ علم ہیں۔ تب میں چل کر آپ کی خدمت میں جمّوں گیا۔ (اللہ تعالیٰ کی پہچان کی یہ جو جستجو تھی، اُس کے جاننے کے لئے بالکل نوجوانی میں چل کے جمّوں چلے گئے۔) آپ نے دریافت کیا کہ کس طرح آئے ہو؟ میں نے عرض کی کہ زیارت کے لئے۔ دو گھنٹے آپ کی مجلس میں بیٹھ کر اجازت لے کر واپس چلا آیا مگر مجھے معلوم ہوا کہ یہ کوئی نیک شخص ہے۔ اس کے کچھ عرصے بعد مجھے خبر ہوئی کہ قادیان میں ایک مرزا غلام احمد صاحب بڑے صاحب علم ہیں۔ میں نے آپ کی خدمت میں خط لکھا۔ آپ مجھے بتائیں کہ خلف الامام اَلْحَمْد پڑھنا درست ہے؟ رفع یدین کرنی جائز ہے؟ آمین بالجہر کہنا درست ہے؟ آپ نے جواب لکھا کہ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُوْلِ (سورۃ النساء:60)۔ جب کوئی جھگڑا کسی بات پر چھڑ جائے تو اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو۔ اَلْحَمْد پڑھنا فرض ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ اَلْحَمْد پڑھنا فرض ہے۔ رفع یدین وغیرہ جھگڑا کے لئے نہ ہو، اخلاص سے کرو۔ (یہ تو فرض ہے کہ سورۃ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنی ہے۔ باقی جھگڑے وغیرہ کے لئے نہ ہو۔ ضدّوں میں نہ ہو۔ اگر سمجھتے ہو کہ اخلاص ہے تو اس سے کرو) اُسی دن سے میں نے الحمد شریف امام کے پیچھے پڑھنا شروع کیا اور بے شک وشبہ پڑھتا رہا۔ مگر اس کے سال بعد مجھے معلوم ہوا کہ آپ نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اس کی جگہ بھی مَیں ہی آیا ہوں۔ میں نے یہ سن کر بہت فکر کیا کہ بڑے بڑے علماء اُن کے مرید بھی ہیں اور مخالف بھی ہیں۔ جیسے کہ مولوی نورالدین صاحب شاہی حکیم جموں نے آپ کی بیعت کر لی ہے اور میاں نذیر حسین صاحب دہلوی نے آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ میں ان علماء کا معتقد تھا اس لئے بہت ہی فکر دامنگیر ہوا اور رات دن میں اسی فکر میں رہتا کہ خداوندا مجھے خود تو کوئی علم نہیں اور علماء کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ کہتا ہے،

R & R
CAR SERVICES LTD
Abdul Rashid
Diesel & Petrol Car Specialist
Unit-15 Summerstown, SW17 0BQ
Tel: 020 8877 9336
Mob: 07782333760

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
0092 47 6212515
15 لندن روڈ، مورڈن SM4 5HT
0044 20 3609 4712

کس طرح فیصلہ ہو۔ اسی خیال میں ایک دن خواب میں دیکھا راجپوتانہ کی ایک چھوٹی سی پہاڑی پر چلا جا رہا تھا (واقعہ شاید بیان کررہے ہیں)۔ کہتے ہیں راجپوتانہ کی ایک چھوٹی سی پہاڑی پر چلا جارہا تھا کہ ایک خیال مجھ پر غالب آ گیا اور میں چلتا چلتا ٹھہر گیا تو غیب سے زور کی یہ آواز آئی کہ دعا کرو۔ یہ آواز سن کر مجھے بہت ہی خوشی ہوئی اور تھوڑی دیر تک میں بھاگتا ہی چلا گیا اور مسجد میں جا کر سرسجدہ میں رکھ دیا اور دعا مانگنی شروع کر دی اور ان الفاظ میں دعائیں مانگنی شروع کر دیں کہ الٰہی مجھے تو کوئی علم نہیں، تُو سب کچھ جانتا ہے۔ اگر یہ تیرا سچا مہدی ہے تو مجھے اپنے فضل سے سمجھ عطا فرما تا کہ میں ان کی بیعت کرلوں۔ اگر سچا نہیں تو مجھے ان سے بچا۔ غرض مجھے چار ماہ دعائیں مانگتے مانگتے گزر گئے اور میں نے بڑے دردِ دل اور جوش اور عاجزی سے دعائیں کیں تو ایک دن کا ذکر ہے کہ میں حافظ محمد صاحب لکھوکے کی تصنیف 'احوال الآخرت' میں علاماتِ مہدی پڑھ رہا تھا۔ جب میں نے یہ شعر پڑھا کہ

تیرھویں چن ستیویں سورج گرہن ہوسی اوس سالے (یہ پنجابی کا ہے) کہ جو حدیث ہے اس کے مطابق تیرہ تاریخ کو اس سال چاند کو اور ستائیسویں تاریخ کو سورج کو گرہن ہوگا۔ تو مجھے اللہ تعالیٰ نے اس طرح بتایا جس طرح کوئی استاد شاگرد کو بتاتا ہے۔ فرمایا مرزا غلام احمد ہی مہدی ہے اور مجھے حضرت مرزا غلام احمد کا نام کہ اس وقت یہ سچا مہدی ہے مفصل طور پر بتایا گیا، کوئی شک وشبہ نہ رہا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ، جلد 2 صفحہ 137-140)

بہرحال یہ وہ لوگ تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے خوابوں اور الہاموں کے ذریعے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کے بارے میں بتایا۔ ان کی نیک فطرت کی وجہ سے ان کو بار بار خوابوں اور رؤیا اور الہامات کے ذریعہ سے بیعت کرنے کی تلقین کی جس کے ذریعہ سے انہوں نے صداقت کو پایا۔

اللہ تعالیٰ ان صحابہ کی اولادوں کو بھی اپنے باپ دادوں کی قربانیوں اور نیکیوں کو جاری رکھنے اور اُن کی لاج رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم میں سے ہر ایک کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اخلاص و وفا کے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اپنے بیعت کے حق کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارا اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا ہو۔ جو روحانی انقلاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لانا چاہتے تھے، ہم میں بھی وہ انقلاب آئے اور حقیقت میں ہم ان لوگوں میں شامل ہوں جن کے بارے میں آپ نے فرمایا ہے کہ ایسے افراد مَیں اپنی جماعت میں چاہتا ہوں۔ اب اس زمانے میں ہم میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطے سے ہی عشقِ رسول اور اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ اس میں بھی ہم بڑھتے چلے جائیں۔

اب دعا کرلیں اور سب سے بڑی دعا یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ جلد دنیا کو اس عاشقِ رسول اور غلامِ صادق کی بیعت میں آنے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ جو خاص طور پر مسلم اُمّہ مخالفت کر کے اپنی دنیا و عاقبت بگاڑنے کی کوشش کررہے ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ عقل دے۔ دعا کرلیں۔

......☆......☆......☆......☆......

بقیہ رپورٹ: دورہ امریکہ 2013ء از صفحہ نمبر 16

میں مذہبی اقتدار کی وجہ سے پیدا ہونے والی بدامنی کو بطور نمونہ پیش کرتے ہیں۔ جب کہ وہ مغربی جمہوریت کے بارہ میں اچھے خیالات رکھتے ہیں۔

اخبار نے لکھا کہ امریکی مغربی ساحل پر خلیفہ کا یہ پہلا دورہ 15 اپریل 2013ء کو ہونے والے باسٹن حملہ سے پہلے پلان ہوچکا تھا۔ ان حملوں نے امریکی عوام کو دوبارہ عدم تحفظ کا شکار کردیا ہے جس کا تعلق تشدّد پسند اسلام سے ہو یا نہ ہو لیکن اس عالمی مذہبی رہنما کے نزدیک اب یہ واضح ہے کہ اسلام کے متعلق غلط فہمیاں اور منافرت کو دُور کرنے کی ضرورت اب پہلے سے زیادہ ہے۔

جماعت احمدیہ باقی Moderate مسلمانوں کی طرح تشدّد کو ناپسند کرتی ہے اور اس کے خلاف آواز بلند کرتی ہے۔ بھارت کے ایک قصبہ قادیان میں قائم ہونے والی یہ جماعت 1914ء میں دو حصوں میں تقسیم ہوئی۔ جس میں ایک خلیفہ کی جماعت ہے اور دوسری چھوٹی جماعت ہے جو عقائد کے لحاظ سے مختلف ہے۔

اخبار نے مزید لکھا کہ 1947ء میں ہندوستان کی تقسیم کے بعد اس جماعت کے اکثر پیروکار نئے قائم ہونے والے ملک پاکستان کو ہجرت کر گئے۔ وہاں احمدیوں کو اپنے آپ کو مسلمان کہلانا قانونی طور پر منع ہے۔ ساٹھ سال کی عمر کے خلیفۃ المسیح کے پیروکار دہشتگردی کا شکار ہورہے ہیں۔ جس میں مئی 2010ء میں جمعہ کی نماز کے دوران لاہور میں ہونے والے حملے شامل ہیں جس میں 86 احمدی شہید ہوئے۔

اخبار نے لکھا کہ خلیفۃ المسیح سے سوال کیا گیا کہ آپ اسلام کے پُرامن پیغام کو کس طرح پھیلا سکتے ہیں جب کہ بعض مسلمانوں کے تشدّد اور دہشتگردی کے واقعات کی وجہ سے اسلام کا بہت برا تأثر پیدا ہوا ہے۔ آپ اس تأثر کو دُور کرنے کے لئے کیا کررہے ہیں۔

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے خلیفۃ المسیح نے کہا: اسلام کے ابتدائی دَور میں جو جنگیں لڑی گئیں ان میں مسلمانوں نے پہل نہیں کی تھی۔ مسلمانوں پر ظلم کیا گیا اور ان کو محض جوابی اور دفاعی جنگ لڑنا پڑی۔ وہ جنگیں صرف اس لئے لڑی گئیں کہ مسلمانوں کو تلوار اٹھانے پر مجبور کیا گیا۔ اب ایسی کوئی مذہبی جنگ مسلمانوں کے خلاف نہیں ہے۔ اب جو جماعت بھی مذہب کے نام پر جنگ کی تعلیم دیتی ہے وہ ہمارے نزدیک غلطی پر ہے۔

اسلام کے مخالفوں اور خود ان مسلمانوں نے جنہوں نے حقیقی اسلام پر عمل نہیں کیا، اسلام کو بدنام کیا ہے۔ اسلام کو بدنام کرنے والے نظریات ان مسلمانوں کی وجہ سے پھیلے جو ہم سے اتفاق نہیں رکھتے کیونکہ وہ اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل نہیں کررہے۔ پچھلے سالوں میں ہم نے Muslims For Life کے نام سے پروگرام کئے اور پہلی بار دس ہزار یونٹ خون کا عطیہ ہسپتالوں کو دیا۔

یہ سوال کیا گیا کہ کیا آپ مذہب اور سیاست میں علیحدگی کے قائل ہیں۔ اگر عرب ممالک میں تحریکات اسلامی حکومت قائم کرنے کی کوشش نہ کریں تو کیا اسلام کا تأثر بہتر نہ ہوگا؟

اس سوال کے جواب میں حضرت احمد نے کہا کہ آپ مصر میں دیکھ رہے ہیں کہ جو تحریک چلائی گئی تھی اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ خیال تھا کہ لوگ حسنی مبارک کے خلاف ہیں کیونکہ وہ اپنے فرائض ادا نہیں کررہا تھا لیکن تحریک کا کیا نتیجہ نکلا؟ اسی طرح لیبیا میں ہوا۔ اب وہاں کوئی حکومت نہیں ہے۔ ہر قبیلہ کی اپنی حکومت ہے۔ لیبیا کے وزیر دفاع نے وزیراعظم کو متنبّہ کیا ہے کہ اگر کچھ نہ کیا گیا تو خطرناک نتائج برآمد ہوسکتے ہیں۔ پس اگر جمہوریت کی خواہش ہے تو پھر اس غیر یقینی صورتحال کو ختم کرنے کے لئے حقیقت میں جمہوری حکومت قائم کرنا ہوگی۔

سوال: انٹرنیشنل کمیونٹی کس طرح اس عرب ریجن میں، جہاں اب جنگ کی کیفیت ہے اور اپوزیشن کی طرف سے حملے ہورہے ہیں، امن قائم کرسکتی ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضرت احمد نے کہا: حال ہی میں اسرائیل کے صدر نے ان ممالک میں اقوام متحدہ کی افواج تعینات کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ یہ امن افواج عرب سپاہیوں پر مشتمل ہونی چاہئیں، مغربی ممالک کی افواج نہ ہوں۔ اسلامی تعلیم کے مطابق یہ ہمسایہ ممالک کا فرض ہے اور ذمّہ داری ہے کہ وہ ان ممالک میں امن قائم کریں اور ان ممالک کو ظلم کرنے سے روکیں۔ اور اس ملک کو مجبور کریں کہ وہ ظلم سے باز رہے۔ سیریا میں بھی امن کے قیام کے لئے ہمسایہ ممالک کی ذمہ داری ہے۔

سوال: آپ شام میں لڑائی ختم کرنے کے لئے کیا تجویز پیش کرتے ہیں؟ جبکہ یہ لڑائی بڑھتی جارہی ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضرت احمد نے کہا کہ اب تو لوگ بھی کہنے لگ گئے ہیں کہ اگرچہ شروع میں باغیوں کی تحریک نے سنیوں اور علویوں میں اختلاف سے جنم لیا۔ سنیوں کی حکومت میں بہت تھوڑی نمائندگی تھی (جب کہ تعداد کے لحاظ سے اِن کی سیریا میں اکثریت ہے)۔ لیکن اب کئی گروہ اپنے مفادات کی وجہ سے اس تحریک میں شامل ہوگئے ہیں۔ اب یہ سنیوں کی حق تلفی کا مسئلہ نہیں رہا، مغربی ملکوں کے مفادات کا مسئلہ ہے۔ اور اس میں یقیناً تشدّد پسند عناصر بھی شامل ہیں۔ خود باغیوں میں اختلافات ہیں اور وہ مختلف مطالبات کررہے ہیں۔ اگرچہ یہ تحریک حکومت کے مظالم کی وجہ سے شروع ہوئی لیکن اب دونوں فریق بددیانت ہیں۔ اب کوئی نہ کوئی منصفانہ حل مستقل امن کے لئے نکالنا ہوگا۔

سوال: ہمسایہ ممالک پر امن قائم کرنے کی کیا ذمّہ داری عائد ہوتی ہے؟ روس اور امریکہ امن قائم کرنے کی کوششیں دوبارہ شروع کررہے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضرت احمد نے کہا کہ دنیا اب گلوبل ویلج بن چکی ہے۔ اب بھی دنیا میں دو بڑی طاقتیں ہیں۔ رشیا اس وقت شام کی حکومت کو سپورٹ کررہا ہے جب کہ دوسری مغربی طاقتیں باغیوں کی حمایت کررہی ہیں۔ خود روس اور دوسرے مغربی ممالک کے مفاد میں ہے کہ اس مسئلہ کا کوئی حَل نکلے اور امن قائم ہو۔ اگر یہ مسئلہ اسی طرح جاری رہا تو پھر ایک جنگ کی صورت اختیار کرسکتا ہے جو کہ تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے۔ اب دونوں بڑی طاقتیں یہ محسوس کرنے لگی ہیں کہ کوئی نہ کوئی پُرامن اور قابل قبول حل اس مسئلہ کا نکلنا چاہئے۔

سوال: احمدیہ لیڈرشپ کو پاکستان سے نکلنا پڑا ہے۔ آپ کا اور دوسرے مسلمانوں کا آپس میں کیا فرق ہے؟

اس سوال کے جواب میں خلیفہ نے کہا کہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ آخری زمانہ میں ایک شخص مبعوث ہوگا جو امام مہدی ہوگا اور مسیح موعود ہوگا اور وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی صورت میں آچکا ہے اور ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ وہ غیر تشریعی نبی ہیں۔ جب کہ دوسرے مسلمان یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا کیونکہ وہ خاتم النبیّین ہیں۔

پاکستان میں ہمارے خلاف ایسے قوانین بنائے گئے ہیں کہ ہم قانون اور آئین کی اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہیں۔ پاکستان میں احمدی لاکھوں کی تعداد میں ہیں بلکہ دوسرے ممالک میں بھی ہماری مخالفت جاری ہے۔ مسلمان ملّاؤں کو یہ خوف ہے کہ اگر احمدیوں کو تبلیغ اور اسلام پر عمل کرنے کی اجازت دی گئی تو یہ دوسرے مسلمانوں کو متأثر کر کے احمدی بنالیں گے۔

سوال: دنیا میں احمدیہ کمیونٹی سب سے زیادہ کہاں طاقتور اور مضبوط ہے اور کہاں تعداد میں مسلسل بڑھ رہی ہے؟

اس سوال کے جواب میں خلیفہ نے کہا کہ مغربی افریقہ کے ممالک میں احمدیوں کی بڑی تعداد موجود ہے اور تیزی سے تعداد میں اضافہ ہورہا ہے۔ ایشین ممالک میں بھی ہم ملینز میں ہیں۔ پاکستان میں پہلے احمدیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہوا کرتی تھی لیکن اب مغربی افریقہ کے بعض ممالک میں احمدی کافی بڑی تعداد میں ہیں۔ اور ہم ہر سال لاکھوں کی تعداد میں آگے بڑھ رہے ہیں۔

خلیفہ نے کہا کہ کچھ لوگ اسلام سے خوف رکھتے ہیں۔ اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو دہریہ ہیں اور خدا کے بھی قائل نہیں۔ اور بعض لوگ مذہب سے بیزار اور لاتعلق ہوتے جارہے ہیں۔ لیکن یہ کچھ وقت کے بعد مذہب کی طرف رجوع کریں گے اور جب یہ لوگ مذہب کی طرف آئیں گے تو ہمیں امید ہے کہ ہم مذہب کے اس خلا کو پُر کرنے والے ہوں گے اور اسلام کی سچّی اور حقیقی تعلیمات کے ذریعہ یہ خلا پُر کرنے والے ہوں گے۔ ممکن ہے کہ موجودہ نسل اسلام کو قبول نہ کرے لیکن اگلی نسل ضرور کرے گی۔

(اخبار Los Angeles Times۔ تاریخ اشاعت 9 مئی 2013ء)

......☆......☆......☆......☆......

اعلان بابت تصویر

اکتوبر 1966ء میں ربوہ کی مسجد اقصیٰ کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا۔ اس موقع پر کئی ایک تصاویر کھینچی گئی تھیں۔ ان میں سے اگر کوئی تصویر کسی دوست کے پاس ہو تو براہ کرم شعبہ ہٰذا کو عنایت کر کے ممنون فرمائیں۔ تصاویر سکین کر کے اسی وقت بحفاظت واپس کردی جائیں گی اور اگر کوئی دوست خود سکین کر کے بھجوانا چاہیں تو اُن سے درخواست ہے کہ تصویر سکین کر کے درج ذیل ایڈریس پر ای میل کردیں۔ جزاکم اللہ

المعلن

شعبہ تاریخ احمدیت

Ph: +92-47-6211902, Fax: +92-47-6211526

tareekh.ahmadiyyat@saapk.org

SHOBA TAREEKH-E-AHMADIYYAT

P.O.BOX. 20, CHENAB NAGAR RABWAH,

DIST. CHINIOT, PAKISTAN

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ 2013ء

❁......مَیں صرف یہ چاہتا ہوں کہ دنیا میں امن قائم ہو جائے۔لوگ ایسے پروگرام بنائیں اور ایسے اقدام کریں جس سے امن عالم قائم ہو اور دنیا کو تیسری جنگ عظیم سے بچایا جا سکے۔اس وقت جو سیاسی حالات ہیں اگر کنٹرول نہ کئے گئے تو تیسری جنگ عظیم شروع ہو سکتی ہے۔

❁......اسلام یہ کہتا ہے کہ جنگ کے دوران معصوم لوگوں کو نہ مارا جائے۔عورتوں، بوڑھوں اور بچوں پر حملہ نہ کیا جائے۔لیکن یہاں ڈرون حملوں میں یہ سب معصوم لوگ مارے جا رہے ہیں اور مغربی ممالک اپنے ان حملوں کے ذریعہ ان لوگوں کو بلا امتیاز قتل کر رہے ہیں۔ اس وجہ سے مغربی ممالک کی مخالفت بڑھ رہی ہے۔

("Wall Street Journal" کی نمائندہ کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے انٹرویو)

❁......ظلم کرنے والوں پر خدا تعالیٰ کی جو پکڑ آنی ہے وہ بَغْتَةً آنی ہے۔یعنی آپ لوگوں کو علم بھی نہیں ہوگا اور وہ اچانک آ جائے گی۔ اگر تمہاری سوچوں اور اندازوں کے مطابق یہ پکڑ آئے تو پھر وہ بَغْتَةً تو نہیں ہوگی۔ پس جو اچانک آتی ہے وہ اچانک ہی آئے گی۔

❁......ہمیں مبلغین بھی چاہئیں، ڈاکٹرز اور ٹیچرز بھی چاہئیں۔اسی طرح مختلف زبانیں جاننے والے ماہرین بھی چاہئیں۔اسی طرح بعض اور فیلڈز بھی ہیں۔

❁......واقفین نَو کو تربیت کی طرف بہت توجہ دینی چاہیے۔نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔قرآن کریم کی تلاوت روزانہ کریں۔ پھر اس کا ترجمہ بھی پڑھیں اور بعد میں تفسیر بھی۔ نئے آنے والوں کے لئے آپ ایک رول ماڈل بن جائیں۔اب بہت سے نئے لوگ آئیں گے جو آپ کا نمونہ دیکھیں گے۔

(واقفین نَو کی کلاس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح)

❁......مارمن چرچ کے وفد کی حضور انور سے ملاقات۔ ❁......انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ ❁......سکولز، کالجز اور یونیورسٹی کی طالبات کی حضور انور کے ساتھ نشست

❁......تقریب آمین ❁......عُشّاقِ خلافت کی دُور دُور سے آمد ❁......Los Angeles Times میں حضور انور کے انٹرویو کی اشاعت

(لاس اینجلز امریکہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

8 مئی بروز بدھ

(حصہ دوم)

"Wall Street Journal" کی جرنلسٹ کا حضور انور سے انٹرویو

امریکہ میں شائع ہونے والے سب سے بڑے اخبار "Wall Street Journal" کی جرنلسٹ Tamara Audi بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے پہنچ چکی تھیں۔سوا دس بجے یہ دوسرا انٹرویو شروع ہوا۔

❁......**جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ کیلیفورنیا آپ کو کیسا لگا؟**

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ جگہ جہاں میں رہ رہا ہوں اور جو حصّہ میں نے دیکھا ہے وہ اچھا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ''لاس اینجلیز'' کا یہ میرا پہلا وزٹ ہے۔

❁......**جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ یہاں پر کیا کرنا چاہتے ہیں اور کس مقصد کے لئے آئے ہیں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں ہماری کمیونٹی ہے اور ہمارے بہت سے افراد اپنے وسائل کے لحاظ سے لندن یا ایسٹ کوسٹ تک نہیں جا سکتے۔مَیں عام طور پر یہاں اپنے افراد جماعت سے ملنا چاہتا ہوں اور میرا آنے کا مقصد اپنے افراد جماعت سے ملنا اور ان کے مسائل معلوم کرنا اور ان کی روحانی ترقی کے لئے کوشش کرنا اور ان کی رہنمائی کرنا ہے۔

❁......**جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ اس وقت کیلیفورنیا کیوں تشریف لائے ہیں؟ کیا آپ کی کمیونٹی بڑھ رہی ہے یا کوئی مخصوص مسائل سے دوچار ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: تمام دنیا ہماری ہے۔ کچھ دنوں میں ہم وینکوور (Vancouver) کینیڈا میں پہلی مسجد کا افتتاح کریں گے۔ میں وہاں کچھ دنوں میں جا رہا ہوں تو میں نے مناسب سمجھا کہ یہاں لاس اینجلیز سے ہوتا ہوا Vancouver جاؤں اور یہاں اپنے ممبرز سے ملوں۔

❁......**جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ آپ کو اپنے ممبران سے مل کر کیا معلوم ہوا، ان کو کن مسائل کا سامنا ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: متفرق ذاتی مسائل ہیں جو مَیں یہاں بیان نہیں کر سکتا۔

❁......**جرنلسٹ نے سوال کیا کوئی خاص رجحان یا کوئی خاص موضوع؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: جہاں تک ان کے دینی رجحانات کا تعلق ہے مَیں فیملیوں سے ملتا ہوں۔ان سے باتیں کرتا ہوں۔ بچوں کے چہرے دیکھتا ہوں۔ ان کی باتوں اور چہروں سے اندازہ لگاتا ہوں کہ کن مضامین پر اہمیت کی ضرورت ہے تو میں ان مضامین کو اپنے خطابات میں موضوع بناتا ہوں۔

❁......**جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ آجکل سوسائٹی میں ایک بڑا مسئلہ نوجوان تارکین وطن کا ہے۔ یہ نوجوان اس سوسائٹی میں ضم نہیں ہو پاتے۔ یہی صورتحال بوسٹن (Boston) میں پیش آئی۔**

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: یہ تارکین وطن جو مسلمان ممالک سے آتے ہیں یہاں آ کر بے راہ روی کا شکار ہو جاتے ہیں۔لیکن آپ اس قسم کا نقشہ احمدیوں میں نہیں پائیں گے۔

❁......**اس سوال پر کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ احمدی یہاں اس لئے آتے ہیں کہ ان کو اپنے ممالک میں حقوق نہیں ملتے اور ان کو اذیّت دی جاتی ہے اور جب وہ یہاں آتے ہیں تو ان کو یہاں شہریت کے حقوق دیئے جاتے ہیں۔مَیں ان کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بحیثیت شہری یہاں کی شہریت کے تقاضے پورے کریں۔

سوسائٹی میں انضمام کا کیا مطلب ہے۔ انضمام سے مراد یہاں آ کر شراب پینا یا حرام چیزوں کا استعمال وغیرہ اسلام کے خلاف ہیں لیکن شہریت کے تقاضے یہ ہیں کہ ایک شہری اپنے ملک میں قانون کا پاسبان ہو۔اس کی حفاظت کے لئے ہر ممکن کوشش کرے اور وہ اپنے ملک کا وفادار ہو اور معاشرہ کا حصّہ بنے۔

حضور انور نے فرمایا: میں نے جرمنی میں اس موضوع پر وہاں ملٹری ہیڈ کواٹر میں ایڈریس کیا تھا کہ اگر اس ملک میں آنے والے مسلمان افراد ملک کی آرمی میں ہیں تو جنگ کی صورت میں خواہ وہ کسی مسلمان فوج کے ساتھ ہو رہی ہو، یہ لوگ اپنے ملک کی وفاداری دکھاتے ہوئے اور ان کی فوج کا حصّہ ہوتے ہوئے اس جنگ میں حصّہ لیں گے۔ پس جو باہر سے آ کر یہاں کی شہریت حاصل کرتے ہیں تو ایک شہری کے لئے ضروری ہے کہ ملک کو اپنی سروس مہیّا کرے، خدمت کرے اور ملک کی ترقی کے لئے کام کرے۔

حضور انور نے شریعہ لاء (Sharia Law) کے حوالہ سے فرمایا: جب یہاں Democracy ہے اور لوگوں کو ان کے حقوق مل رہے ہیں تو پھر شریعہ لاء (Sharia Law) کا نعرہ کیوں لگایا جاتا ہے۔ اس قانون کی کیا ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا : تمام احمدی قانون کے پابند ہیں اور ملکی قوانین کا احترام کرتے ہیں اور میرے نظریہ کے مطابق یہ معاشرہ میں انضمام ہے۔

❁......**جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ لوگ کیوں انضمام نہیں کرتے۔آپ کا کیا نظریہ ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: کہ اس بات کا آپ کو علم ہوگا یا قانون نافذ کرنے والوں کو علم ہو گا۔ مجھے صرف احمدی افراد سے تعلق ہے۔احمدی افراد کے لحاظ سے ہم یہ قدم اٹھاتے ہیں کہ اگر کوئی احمدی دوسرے شہریوں کا حق ادا نہیں کرتا تو ہم اس کو سزا دیتے ہیں اور اس کا اخراج کر دیتے ہیں۔

❁......**جرنلسٹ نے سوال کیا: کیا احمدیوں کے لئے دنیا میں پرسی کیوشن (Persecution) بڑھ رہی ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیا کے بعض حصّوں میں یہ پرسی کیوشن بڑھ رہی ہے مثلاً پاکستان ہے کیونکہ وہاں کوئی باقاعدہ حکومت نہیں ہے۔ دوسرے جہاں بھی مُلّاں طاقتور ہے وہاں پولیس بے یار و مددگار ہے۔ پاکستان میں جماعت پر مظالم اس لئے بھی بڑھ رہے ہیں کہ انہوں نے ہمارے خلاف قانون نافذ کیا ہوا ہے۔ انڈونیشیا میں بھی ہماری مخالفت بہت زیادہ ہے۔ وہاں بھی کوئی اس قسم کا قانون

پاس کیا جا رہا ہے۔ بعض غیر مسلم ممالک میں بھی مخالفت ہے مثلاً انڈیا میں ہے۔ لیکن ان ملکوں کے قوانین ان کو روک دیتے ہیں۔

❁...... **حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا:** لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم مُلّاں کا ساتھ دیں گے تو ہم جیت جائیں گے، مُلّاں کے پاس پاور (power) ہے۔ حالانکہ یہ سوچ غلط ہے۔ مُلّاں کے پاس کوئی پاور نہیں ہے۔ وہ تو خود سیاسی لیڈرز کے بَل بوتے پر شور کرتے ہیں۔

❁...... **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ یہاں امریکہ کے سیاسی لیڈروں سے ملیں گے؟ آپ ان سے کیا چاہتے ہیں۔ آپ کا ایجنڈا (Agenda) کیا ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: مَیں ان سے اپنے لئے کچھ نہیں چاہتا اور نہ اپنی کمیونٹی کے لئے کچھ چاہتا ہوں۔ مَیں صرف یہ چاہتا ہوں کہ دنیا میں امن قائم ہو جائے۔ مَیں صرف یہ چاہتا ہوں کہ یہ لوگ ایسے پروگرام بنائیں اور ایسے اقدام کریں جس سے امن عالم قائم ہو اور دنیا کو تیسری جنگ عظیم سے بچایا جا سکے۔ اس وقت جو سیاسی حالات ہیں اگر کنٹرول نہ کئے گئے تو تیسری جنگ عظیم شروع ہو سکتی ہے۔

❁...... **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مَیں نے آپ کی تقاریر سنی ہیں جہاں آپ نے اسلام کی تعلیمات بیان کر کے لوگوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ امن کیسے قائم ہو۔ اس سلسلہ میں ایک اہم مسئلہ Drone Attack کا ہے۔ آپ کا کیا ردّعمل ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اگر ڈرون حملوں کے ذریعہ معصوم لوگوں کو قتل کیا جا رہا ہے تو یقیناً اس ریجن میں آپ اپنی مخالفت بڑھا رہے ہیں۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ جنگ کے دوران معصوم لوگوں کو نہ مارا جائے۔ عورتوں، بوڑھوں اور بچوں پر حملہ نہ کیا جائے۔ لیکن یہاں ڈرون حملوں میں یہ سب معصوم لوگ مارے جا رہے ہیں اور مغربی ممالک اپنے ان حملوں کے ذریعہ ان لوگوں کو بلا امتیاز قتل کر رہے ہیں۔ اس وجہ سے مغربی ممالک کی مخالفت بڑھ رہی ہے۔

❁...... **اس سوال کے جواب میں کہ کیا آپ اس کے خلاف اِن لیڈروں کے ساتھ آواز اٹھائیں گے۔ حضور انور نے فرمایا:** میں تو اپنی تقاریر میں، اپنے ایڈریسز میں بڑی دیر سے ان کو توجہ دلا رہا ہوں اور امن کے قیام کی نصیحت کر رہا ہوں اور وہ طریق اور راستے بتا رہا ہوں جن کو اختیار کر کے دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

❁...... **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا آپ اس سیاسی گفتگو اور پروگراموں سے ہٹ کر یہاں کی سیر بھی کرنا چاہتے ہیں؟ Beach وغیرہ دیکھنا چاہتے ہیں؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: مَیں Country Side دیکھنے میں دلچسپی لیتا ہوں اور Farmland دیکھنا پسند ہے۔

❁...... **اس سوال پر کہ ایسا کیوں ہے؟ حضور انور نے فرمایا:** میں ایک Farmer ہوں اور میرا پاکستان میں ایک فارم بھی ہے۔ Agricultur Farm ہے۔ فصلوں کی پیداوار ہوتی ہے۔

یہ انٹرویو دس بج کر 35 منٹ تک جاری رہا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔ اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح 51 فیملیز کے 201 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی اور ہر ایک خاندان نے حضور انور کے ساتھ تصویریں بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

لاس اینجلیز کی جماعت کے علاوہ درج ذیل شہروں اور جماعتوں سے مختلف فیملیز اور احباب بڑے لمبے سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا کی ملاقات کے لئے پہنچے۔

Phoenix AZ, Boston, Laurel MD, Las Vegas, New Orleans اور Washington DC۔

Phoenix سے آنے والی فیملیز 300 میل، Las Vegas سے آنے والی دو صد میل، Boston, Laurel اور Washington سے آنے والی فیملیز تین ہزار میل سے زیادہ کا سفر طے کر کے آئی تھیں۔ آج ملاقات کرنے والوں میں ملک گوائٹے مالا (Guatemala) سے آنے والے ہمارے مخلص دوست، جماعت گوائٹے مالا کے جنرل سیکرٹری داؤد صاحب بھی شامل تھے۔

فیملی ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجے تک جاری رہا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الحمید'' تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

واقفین نَو بچوں کی کلاس

آج پچھلے پہر واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس کا پروگرام تھا۔

پانچ بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز طاہر ہال میں تشریف لائے اور پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم سیّد نواس احمد نے کی اور اس کا اردو ترجمہ اسماعیل فیضان نے اور انگریزی ترجمہ دانیال احمد نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم صفوان زاہد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے خدا کی طرف سے پانچ ایسی باتیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئیں۔ اوّل مجھے ایک مہینے کی مسافت کے اندازے کے مطابق خداداد رعب عطا کیا گیا ہے۔ دوسرے میرے لئے ساری زمین مسجد اور طہارت کا ذریعہ بنا دی گئی ہے۔ تیسرے میرے لئے جنگوں میں حاصل شدہ مال غنیمت جائز قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ مجھ سے پہلے وہ کسی کے لئے جائز نہیں تھا۔ چوتھے مجھے خدا کے حضور شفاعت کا مقام عطا کیا گیا ہے۔ اور پانچویں مجھ سے پہلے ہر نبی صرف اپنی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا لیکن میں ساری دنیا اور سب قوموں کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔

بعد ازاں عزیزم ولید احمد جنجوعہ نے حدیث کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

سید اویس احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے

میں سے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے اور عزیزم ثوبان خان نے ان اشعار کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم ابراہیم منصور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''وہ اعلیٰ درجہ کا نُور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسانِ کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولیٰ، سید الانبیاء، سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسبِ مراتب اس کے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں...... اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سیّد ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی اُمّی صادق مصدوق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔''

(روحانی خزائن جلد 5۔ آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ 160۔162)

اس کے بعد عزیزم عمر فاروق نے اس اقتباس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزم مطہّر فرحان، جلیس ڈار، رضوان جتالہ اور عظیم الرحمٰن نے "Mohammad (صلی اللہ علیہ وسلم) Messenger of Peace" کے عنوان پر باری باری تقاریر کیں اور اپنی اپنی Presentation بھی دی۔

اس کے بعد عزیزم سید ابراہیم احمد نے اردو زبان میں ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ'' کے موضوع پر تقریر کی۔

تقریر کا معیار اعلیٰ تھا۔ حضور انور نے فرمایا: پاکستان سے نیا نیا آیا ہے اس لئے بہت اچھی تقریر کی ہے۔ کل اس کی بہن نے بھی بڑی اچھی تقریر کی تھی۔ بہن بھائی نے لاج رکھ لی ہے۔

بعد ازاں عزیزم اسامہ سیفی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔ جس پر حضور انور نے فرمایا: ماشاء اللہ اچھی تقریر کی ہے۔ وکالت پڑھتے ہو، اچھے وکیل بن جاؤ گے انشاء اللہ۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ امریکہ 2012ء کی تصویری زبان میں ایک Presentation دی گئی۔

بعد ازاں عزیزم شہریار احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ

يَا قَلْبِيْ اذْكُرْ اَحْمَدَا
عَيْنَ الْهُدٰى مُفْنِي الْعِدَا

میں سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے اور ان اشعار کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے تمام بچوں کو بیگ اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔

اس کے بعد بعض واقفین نَو بچوں نے سوالات کئے۔

❁...... **ایک بچے نے سوال کیا کہ ''بعد از گیارہ'' کے الہام کے مطابق سال 2013ء میں کیا ہو سکتا ہے؟**

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ یہ الہام کئی رنگوں میں پورا ہو سکتا ہے اور سال گیارہ کے بعد یہ کئی رنگوں میں جماعت کے حق میں پورا ہو رہا ہے۔

کُنْ فَيَكُوْنُ کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ جب کُنْ کہتا ہے تو ایک پراسس ہے جو شروع ہو جاتا ہے اور وہ پراسس اپنا مقررہ وقت لیتا ہے جس طرح ایک بچہ کا پراسس ہے وہ شروع ہونے کے بعد پیدائش تک نو ماہ لیتا ہے تو جو نیچرل پراسس ہے وہ پورا ہوتا ہے۔

اب سال 2011ء کے بعد دیکھیں کہ جہاں جماعت کی مخالفت میں اضافہ ہوا وہاں دوسری طرف ساری دنیا میں جماعت غیر معمولی طور پر نمایاں ہوئی ہے۔ دو سال پہلے کون سوچ سکتا تھا کہ امریکہ میں اتنا بڑا Exposure ہوگا۔ کیپیٹل ہل کا پروگرام ہوگا اور پھر اب یہاں امریکہ کے دو بڑے اور انتہائی اہم اخبارات جن کے پڑھنے والوں کی تعداد کروڑوں میں ہے۔ یعنی "Los Angeles Times" اور "Wall Street Journal" کے نمائندے انٹرویو کے لئے پہنچے۔ پھر یورپین پارلیمنٹ اور دوسرے مختلف انتہائی اہم فورم پر پروگرام ہوئے۔ دو سال پہلے اس بارہ میں سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا: باقی ظلم کرنے والوں پر خدا تعالیٰ کی جو پکڑ آنی ہے وہ بَغْتَةً آنی ہے۔ یعنی آپ لوگوں کو علم بھی نہیں ہوگا اور وہ اچانک آ جائے گی۔ اگر تمہاری سوچوں اور اندازوں کے مطابق یہ پکڑ آئے تو پھر وہ بَغْتَةً تو نہیں ہوگی۔ پس جو اچانک آتی ہے وہ اچانک ہی آئے گی۔

❁...... **ایک بچے نے سوال کیا کہ ہم کس طرح پاکستان کی مدد کر سکتے ہیں؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو ظالم لوگ ہیں ان کی مدد دعا سے کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں ہدایت دے اور وہ بچ جائیں۔ باقی جو احمدی ہیں وہ بھی دعائیں کریں۔ اپنے ماننے والوں کے بارہ میں تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہوا ہے۔ ؎

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

❁...... **ایک واقف نو بچے نے سوال کیا کہ ہمارے لئے کیا ہدایت ہے؟**

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میں نے اس سال واقفین نو کے حوالہ سے ایک خطبہ دیا تھا۔ جس میں ان کے لئے گائیڈ لائن بھی دی تھی وہ خطبہ دوبارہ سُن لو۔

❁...... **اس سوال کے جواب میں کہ جماعت کو کس فیلڈ میں واقفین کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے فرمایا:** ہمیں مبلغین بھی چاہئیں، ڈاکٹرز اور ٹیچرز بھی چاہئیں۔ اس طرح مختلف زبانیں جاننے والے ماہرین بھی چاہئیں۔ اسی طرح بعض اور فیلڈز بھی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: تربیت کی کمی ہو جاتی ہے۔ واقفین نو کو تربیت کی طرف بہت توجہ دینی چاہیے۔ نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ قرآن کریم کی تلاوت روزانہ کریں۔ پھر اس کا ترجمہ بھی پڑھیں اور بعد میں تفسیر بھی، نئے آنے والوں کے لئے آپ ایک رول ماڈل بن جائیں۔ اب بہت سے نئے لوگ آئیں گے جو آپ کا نمونہ دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النصر میں اس کا ذکر فرمایا ہے کہ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجاً۔ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّاباً۔ یعنی جب کثرت سے لوگ آئیں تو پھر خدا کی تسبیح اور استغفار کرو تا کہ آنے والے بھی اس طرف توجہ دیں اور دوسرے تم بھی استغفار اور تسبیح سے ان کی تربیت کرنے والے بن سکو۔

حضور انور نے فرمایا: ہر ایک کو خواہ وہ ڈاکٹر ہے، خواہ انجینئر ہے خواہ ٹیچر ہے یا کسی بھی فیلڈ میں ہے اپنے ماحول میں ایک رول ماڈل ہونا چاہیے۔

چھ بج کر 40 منٹ پر واقفین نَو کی یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

مارمن چرچ کے وفد کی
حضور انور سے ملاقات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے ’’مارمن چرچ‘‘ (Mormon Church) کا چار افراد پر مشتمل ایک وفد Utha سٹیٹ سے ایک ہزار پانچصد میل کا سفر طے کر کے آیا ہوا تھا۔ Utha سٹیٹ میں ان کے چرچ کا مرکز "Salt Lake City" میں ہے۔

اس وفد کے ایک ممبر Elder Craig A. Cardon تھے جو سب سے اعلیٰ عہدے پر ہیں اور سربراہ ہیں۔ اور انہیں General Authority کا نام دیا جاتا ہے۔ وفد کے دوسرے ممبر Elder Jerry Garns بھی چرچ کے ایک سربراہ ہیں۔ وفد کے تیسرے ممبر President Daniel Stevenson ہیں جو چار ہزار مارمنز جو کہ چینو، چینو ہلز اور ڈائمنڈ بار کی آٹھ مختلف جماعتوں کے سربراہ ہیں۔ وفد کے چوتھے ممبر کین رسموسین گزشتہ بارہ سالوں سے ڈائریکٹر آف پبلک افیئرز ہیں۔

اس وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کے یہاں آنے پر شکریہ۔ میری خواہش تھی کہ لمبا وقت آپ کے ساتھ بیٹھتا۔ اب جو بھی وقت میسّر ہے آپ کے ساتھ بیٹھوں گا۔

وفد کے سربراہ Craig A. Cardon نے کہا کہ ہم اس ملاقات پر حضور کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ حضور انور ہر جگہ امن کا پیغام پہنچا رہے ہیں، مختلف فورمز پر حضور نے اس حوالہ سے ایڈریسز کئے ہیں۔ وفد کے سربراہ نے بتایا کہ مجھے علم ہے کہ حضور انور گھانا میں کام کر کے آئے ہیں۔ میں بھی گھانا اور دوسرے افریقن ممالک میں پانچ سال رہا ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: میں نے آپ سے تین سال زیادہ قیام کیا ہے اور 1977ء سے 1985ء تک وہاں کام کیا ہے۔

وفد کے سربراہ نے کہا: ہم نے افریقہ کے ممالک میں رفاہ عامہ کے مختلف کام کئے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ یہ کام بہت پہلے سے کر رہی ہے۔ ہمارے ہسپتال، سکول افریقہ میں کام کر رہے ہیں۔ پینے کا صاف پانی ’’واٹر فار لائف‘‘ پروگرام کے تحت ہم ان کو مہیّا کر رہے ہیں۔

اب ہم افریقہ کے مختلف ممالک میں ماڈل ویلج بنا رہے ہیں۔ جس میں سولر سسٹم سے سٹریٹ لائٹ مہیّا کی جائے گی، پانی کی ٹینکی ہوگی جس کے ذریعہ مختلف جگہوں پر پانی کے کنکشن ہوں گے، کمیونٹی ہال ہوگا، گرین ہاؤس ہوگا جہاں گاؤں والے اپنی ضرورت کے لئے سبزیاں وغیرہ کاشت کریں گے۔ اسی طرح Paved سٹریٹ ہوں گی۔ ہم مغربی افریقہ کے ہر ملک میں ایسے ماڈل ویلج بنائیں گے۔

حضور انور نے وفد کے سربراہ کو فرمایا: اگر آپ کے خدمتِ انسانیت کے کوئی پراجیکٹ ہیں اور آپ کو ٹیکنیکل مدد چاہیے تو یہ مدد ہم آپ کو دیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارے انجینئرز، ڈاکٹرز اور دوسرے والنٹیئرز یوکے، کینیڈا اور امریکہ سے افریقہ جاتے ہیں اور وہاں وقت گزارتے ہیں اور اپنے قیام کے دوران خدمت کرتے ہیں اور سب اخراجات خود کرتے ہیں۔ ہم ان کو صرف کھانا وغیرہ مہیّا کرتے ہیں۔ یہ سب لوگ قربانی کر کے یہ کام کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارے پراجیکٹ سب ممالک میں ہیں۔ گھانا، نائجیریا، سیرالیون، مالی، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، گیمبیا، بینن، بورکینا فاسو میں ہم کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح ایسٹ افریقہ کے ممالک میں بھی کام ہو رہا ہے۔

اس پر وفد کے سربراہ نے کہا: جو خدمت افریقہ میں جماعت احمدیہ کر رہی ہے اس پر ہم حضور انور کو مبارکباد دیتے ہیں اور آپ کی ان خدمات کو سراہتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: انسانیت کی خدمت کے لئے ہم ہر ایک سے ہاتھ ملاتے ہیں اور مل کر کرنا چاہتے ہیں۔ جو بھی پراجیکٹ خدمت انسانیت کے لئے ہوں گے میرے لوگ مدد کرنے کے لئے تیار ہیں۔

گھانا میں قیام کے حوالہ سے بات ہونے پر وفد کے سربراہ نے کہا کہ اُس نے ٹمالے کے علاقہ میں وقت گزارا ہے اور وہاں کام کیا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میں نے ٹمالے سے 70 میل دور سلاگا کے علاقہ میں وقت گزارا ہے۔ ٹمالے اور بولگا کے علاقہ کے درمیان بھی کچھ عرصہ رہا ہوں اور اپنے قیام کے دوران گندم کی فصل اگانے کا پہلی مرتبہ تجربہ کیا تھا اور گندم کی فصل اگائی تھی۔

حضور انور نے فرمایا: گھانا میں بڑے اچھے نیشنل سورسز ہیں۔ اب وہاں تیل بھی نکل آیا ہے۔ میں نے اپنے 2008ء کے دورہ گھانا کے دوران وہاں کے صدر مملکت سے ملاقات کے دوران کہا تھا کہ اپنی اکانومی کو ڈویلپ کریں۔ مجھے خدشہ ہے کہ آپ اپنے ہمسایہ ملک نائجیریا کی مثال کو follow نہ کریں۔

آخر پر ان مہمانوں نے ایک بار پھر حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

یہ ملاقات سات بجے تک جاری رہی۔

انفرادی فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 31 فیملیز کے 132 افراد نے حضور انور کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز لاس اینجلیز (Los Angeles) کے علاوہ Las Vegas, Phoenix AZ, Bay Point Portland, San Diego, Washington, Chicago اور Austin کے علاقوں اور جماعتوں سے آئی تھیں۔ بعض علاقوں سے تین ہزار میل سے زیادہ لمبا سفر طے کر کے یہ خاندان اور احباب اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پانے کے لئے پہنچے تھے۔ اپنے آقا کے قرب میں چند گھڑیاں گزارنے کے لئے پہنچے تھے۔ کتنے ہی خوش نصیب تھے یہ لوگ جن کو اپنے آقا کے دیدار کی یہ سعادت میسّر آئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے مبارک کرے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’مسجد بیت الحمید‘‘ میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

9 رمئی بروز جمعرات 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے ’’مسجد بیت الحمید‘‘ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والی فیکسز، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پچھلے پہر بھی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

پروگرام کے مطابق پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الحمید میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملی و انفرادی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج شام کے اس سیشن میں 23 فیملیز کے 93 رافراد نے اپنے پیارے آقا سے شرفِ ملاقات پایا اور ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے اپنے آقا سے دعائیں پائیں، تسکین قلب پائی اور ہر ایک دعاؤں کے خزانے لئے ہوئے خوشی و مسرّت اور عشق و محبت کے آنسوؤں کے ساتھ باہر آیا۔ چھوٹا ہو یا بڑا، عورت ہو یا مرد، ملاقات کر کے جب باہر آتے تو آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوتیں۔ ہر ایک جانتا تھا کہ یہی لمحات جو اپنے پیارے آقا کے قرب میں گزرے میری کامیاب اور پُرسکون زندگی کی ضمانت ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم ان لمحات کی حفاظت کرنے والے ہوں، ان کو اپنے گھروں میں، اپنے دلوں میں سجا کر رکھیں تو ہم اپنی مراد کو پا گئے اور پھر ہماری نسلیں بھی ان برکات سے فیض پائیں گی۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز لاس اینجلیز جماعت کے مختلف حلقوں کے علاوہ Seattle, Virginia، واشنگٹن اور Detroit سے لمبے اور تھکا دینے والے سفر طے کر کے آئی تھیں۔ سیاٹل سے آنے والی فیملیز دو ہزار پانچ صد میل، ڈیٹرائٹ اور واشنگٹن سے آنے والی فیملیز تین ہزار میل سے زائد کا سفر طے کر کے آئی تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام چھ بج کر پچاس منٹ تک جاری رہا۔

سکولز، کالجز اور یونیورسٹی کی طالبات کی حضور انور کے ساتھ نشست

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز طاہر ہال میں تشریف لے آئے جہاں سکول، کالج اور یونیورسٹیز کی طالبات کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک پروگرام رکھا گیا تھا۔

❁...... پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ Ikhaa منصورہ صاحبہ نے پیش کی اور بعد ازاں اس کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔

❁...... اس کے بعد نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ یو ایس اے محترمہ صالحہ ملک صاحبہ نے اس پروگرام کا تعارف پیش کیا۔

❁...... بعد ازاں Ph.D کی ایک طالبہ عزیزہ Tamanna رحمان صاحبہ نے درج ذیل موضوع پر اپنی ریسرچ پیش کی:

"Effects of Climate Change on Different Communities"

موصوفہ نے اپنی ریسرچ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس Presentation کا مقصد یہ ہے کہ اس بات پر ریسرچ ہو رہی ہے کہ عوام الناس کی حفاظت کے لئے حکومت کس طرح اپنی پالیسی تبدیل کر سکتی ہے۔ وہ کون سے عوامل ہیں جو لوگوں کی صحت کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور جن کی وجہ سے آبادیاں "Long Term Side Effects" کا شکار ہو سکتی ہیں۔ ان عوامل میں موسم کی غیر معمولی تبدیلی ہے، گندہ پانی ہے اور پھر گندی ہوا وغیرہ ہے۔ یہ سب چیزیں لوگوں کے لئے خطرناک اور مضرِ صحت ثابت ہو رہی ہیں اور آئندہ ان سے مزید تباہی ہو سکتی ہے۔ اس ریسرچ میں زیادہ تر اس بات کو مدّنظر رکھا جا رہا ہے کہ موسمی تبدیلی کا آبادیوں پر، انسانوں پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر موصوفہ نے بتایا کہ یونیورسٹی اس ریسرچ کے لئے فنڈ مہیا کر رہی ہے۔ نیز یو ایس فورس سروس (US Force Service) بھی اس بات میں دلچسپی لے رہی ہے کہ جو کم آمدنی والے لوگ ہیں، ان کی آبادیاں ہیں وہ کس طرح موسم کی تبدیلی اور آب و ہوا کی تبدیلی سے متأثر ہو رہے ہیں۔ کیونکہ کم آمدنی والی فیملی شہروں سے ہٹ کر دیہاتی علاقوں میں، وادیوں میں مقیم ہیں اور وہاں گرمی کی لہر اور موسمی تبدیلی کے زیادہ اثرات پائے جاتے ہیں اس لئے یہ لوگ زیادہ متأثر ہیں۔ ہر شخص کا خواہ وہ کسی قوم، مذہب سے تعلق رکھتا ہو اس کا یہ بنیادی حق ہے کہ اُسے صاف پانی، ہوا اور رہائش کے لئے اور کام کرنے کے لئے محفوظ جگہ میسر ہو۔ تو اس ریسرچ پر کام ہو رہا ہے۔

❁...... اس کے بعد عزیزہ Arhama Rushdi نے درج ذیل موضوع پر اپنی Presentation دی:

"Preventing Wartime Violence Against Civilians"

موصوفہ نے بتایا کہ اس ریسرچ میں یہ امور مدّنظر ہیں کہ اکثر فوجی جب جنگوں میں لڑائی کے بعد واپس آتے ہیں تو اُن کے اعصاب پر اس لڑائی کا گہرا اثر ہوتا ہے اور وہ Post War Trauma کا شکار ہوتے ہیں۔ اور اس معاملہ میں ہر ایک کی کیفیت اُسے جنگ میں ہونے والے تجربہ کے حساب سے علیحدہ علیحدہ ہوتی ہے۔ کچھ فوجی شدّت پسندی کی طرف زیادہ مائل ہوتے ہیں اور اکثر عام شہری ان کا شکار بن جاتے ہیں۔ اس ریسرچ کا مقصد ایک Database بنانا ہے جس کے ذریعہ سے شہریوں کو شدّت پسندی کا نشانہ بننے سے محفوظ رکھنا ہے۔ آجکل جنگی حربے کافی بدل گئے ہیں، اب جنگیں باہر میدانوں کی بجائے شہروں، گاؤں اور آبادیوں میں لڑی جاتی ہیں جس کی وجہ سے عام شہری ہلاک ہوتے ہیں۔ اِس ریسرچ میں شہریوں پر تشدّد کی مختلف اقسام کو مدّنظر رکھا جا رہا ہے مثلاً Sexual Violence, Torture، ڈکیتی وغیرہ۔ اس ریسرچ کا ایک مقصد یہ ہے کہ فوجیوں کو کس طرح کیا سکھانا چاہئے اور حکومت کو ایسی پالیسی بنانی چاہئے جو عام شہریوں کی حفاظت کر سکے۔

❁...... بعد ازاں Sherifa Cudjoe صاحبہ نے درج ذیل عنوان پر اپنی Presentation دی:

"Enhanced Oil Recovery (Polymer Flooding)"

تیل نکالنے کا پہلا طریقہ Oil Recovery کہلاتا ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی ڈرنک وغیرہ پینے کے لئے Straw استعمال کیا جاتا ہے۔ پائپ میں تیل لانے کے لئے پائپ پر پریشر (دباؤ) ڈالا جاتا ہے۔ اس طریقہ سے صرف دس فیصد تیل حاصل ہوتا ہے۔

دوسرا طریقہ Secondary Recoverry کہلاتا ہے جس میں Reservoir میں دباؤ اور پریشر ڈالا جاتا ہے۔ یہ دباؤ پانی اور گیس Inject کر کے ہوتا ہے۔ یہ Injection اُس جگہ دیا جاتا ہے جہاں سے تیل نکل چکا ہوتا ہے اور جگہ خالی ہوتی ہے۔ اس طریق سے دباؤ بڑھتا ہے اور 30 فیصد تیل حاصل ہوتا ہے۔

تیسرے طریقے کو Enhanced Oil Recovery کہتے ہیں جس کی مختلف شکلیں ہیں۔ ایک یہ کہ تیل کو اپنی جگہ سے ہلانے کے لئے پانی استعمال کیا جائے۔ دوسرا یہ کہ Polymers (کیمیکل ملاپ) استعمال کئے جائیں۔

Polymer Flooding سب سے بہترین طریقہ ہے کیونکہ اس سے تقریباً سارا تیل نکل آتا ہے اور یہ طریقہ فضا کے لئے بھی نقصان دہ نہیں ہے۔

تیل نکالنے کے حوالہ سے Presentation پیش کرنے والی طالبہ علم کا تعلق ملک غانا سے تھا۔

...... حضور انور نے فرمایا تمہارے ملک سے بھی تیل نکلا ہے۔ مَیں دعا کرتا ہوں کہ آپ اس کو نائیجیرین کی طرح غلط طریق سے استعمال نہ کریں کہ ساری دولت دوسروں کے اور چند لوگوں کے ہاتھ میں چلی جائے۔

...... حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ دوسرے ریجنز کو ایکسپورٹ کرنے کے لئے روزانہ کتنے بیرلز (Barrels) پیٹرول نکال رہے ہیں۔ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ لاکھ بیرل کے حساب سے روزانہ پٹرول نکالا جا رہا ہے اور مغربی ریجنز کو ایکسپورٹ کیا جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ تو ناانصافی ہے کہ بیرونی کمپنیز تیل کا 70 فیصد لے جاتی ہیں اور باقی 30 فیصد مقامی ملک کو ملتا ہے۔

...... حضور انور نے فرمایا کہ سالٹ پانڈ کے نزدیک بھی ایک کنواں تھا۔

جس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ وہاں سے اب روزانہ 80 بیرل تیل نکالا جا رہا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جب حضور انور کا وہاں غانا میں قیام تھا تو یہاں سے پانچ ہزار بیرل تیل روزانہ نکالتے تھے۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ Tema میں ایک Oil Refinery ہے۔ جس پر حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا وہ پائپ لائن کے ذریعہ Takoradi سے اس ریفائنری تک Crude Oil پہنچا رہے ہیں؟ جس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ ایسا ہو رہا ہے۔

......اس کے بعد عزیزہ طیبہ ملہی نے درج ذیل موضوع پر اپنی Presentation دی:

"Requirements For Medical School and a Masters in Health Care Administration."

موصوفہ نے بتایا کہ میڈیسن یہاں سب سے زیادہ لمبی اور مشکل پڑھائی ہے۔ Grade Point Average اس کی سب سے زیادہ ہے۔ بلکہ اس میں داخلہ لینے کے لئے اور کامیاب ہونے کے لئے Voluntary Experience اور ریسرچ اور Extra Curricular Activities بھی بہت ضروری ہیں۔ چار سال کی پڑھائی کے بعد تین سال کی ریذیڈنسی ہوتی ہے۔ سب سے آخر میں امریکہ کا میڈیکل امتحان پاس کرنا بہت ضروری ہے۔

...... حضور انور نے طالبات سے دریافت فرمایا کہ کتنی طالبات میڈیکل لائن میں ہیں جس پر بارہ طالبات نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے جو گراف پیش کیا ہے وہ تو ظاہر کر رہا ہے کہ 60 فیصد بچیاں میڈیسن سٹڈی کر رہی ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر صدر لجنہ نے عرض کیا کہ میڈیسن سے تعلق رکھنے والے جو بھی مضامین ہیں وہ اس گراف میں میڈیسن کے تحت رکھے گئے ہیں۔

...... حضور انور نے ازراہ شفقت بعض طالبات سے اُن کے مضامین اور تعلیم اور پراگریس کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔

طالبات کے سوالات کے جوابات

بعدازاں طالبات نے سوالات کئے۔

......ایک بچی نے سوال کیا کہ بہت سی بچیاں اخباروں میں مضامین لکھتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خیال میں سب سے اہم موضوع کونسا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ کو کسی بھی جدید موضوع کو لینا چاہئے جس کا اسلام کے ساتھ خاص تعلق ہو۔ آپ یہ دیکھیں کہ مخالفین کس طرح اسلام اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بدنام کر رہے ہیں اور قرآن کریم کی آیات کی غلط تفاسیر کر رہے ہیں۔ تو آپ قرآن کریم پڑھیں اور وہ علم حاصل کریں جس سے اسلام کا دفاع ہو سکے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ نہ صرف اسلام کا دفاع کریں بلکہ یہ بھی واضح کریں کہ اسلام بعض خاص حالات میں، خاص شرائط کے ساتھ جہاد کی اجازت دیتا ہے۔ قرآن کریم کی صرف 190 آیات جہاد کے مضمون سے تعلق رکھتی ہیں جبکہ بائبل میں پانچ صد سے زیادہ آیات دشمن کے خلاف تلوار اٹھانے کے موضوع پر ہیں۔

...... ایک بچی نے عرض کیا کہ وہ وکالت کی تعلیم حاصل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور ابھی ساتویں جماعت میں ہے تو وکالت کرنے کے بعد وہ کس طرح جماعت کی خدمت کر سکتی ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر آپ واقفہ نو ہیں تو مَیں واقفات نَو بچیوں کو وکالت پڑھنے سے منع کرتا ہوں۔ اگر آپ واقفہ نو نہیں ہیں اور وکالت ہی پڑھنا چاہتی ہیں تو پھر آپ کو انسانی حقوق کی وکالت یا فیملی لاء (Law) پڑھنا چاہئے تاکہ آپ مظلوم عورتوں کی مدد کر سکیں۔ عورتوں کو Criminal Law نہیں پڑھنا چاہئے۔

......ایک بچی نے سوال کیا کہ بہت سے کالجز میں ''احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن'' ہیں اور احمدی لڑکیوں کو خدام طلباء سے واسطہ پڑتا ہے تو وہ کیسے پردہ کی شرائط کو قائم رکھیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر وہ کالج میں حجاب ایسے ہی لیتی ہیں جیسے کہ اب اس وقت پہنا ہوا ہے۔ یہ پردہ کا کم تر معیار ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو کالجز میں احمدی اور غیر احمدی طلباء کے ساتھ ایک ہی طریق سے واسطہ رکھنا چاہئے اور آپ کو صرف پڑھائی کے متعلق واسطہ رکھنا چاہئے۔ دوستیاں نہیں بنانی اور طلباء کے ساتھ کیفے ٹیریا (Cafeteria) میں وقت نہ گزاریں۔ آپ ان طلباء سے پڑھائی کے حوالہ سے، اپنے مضمون کے حوالہ سے سوال پوچھ سکتی ہیں یا اگر کسی طالبعلم کو پڑھائی کے حوالہ سے آپ کی مدد کی ضرورت ہو تو آپ اس کی مدد کر سکتی ہیں۔ ہمیشہ ان سے طلباء کی حیثیت سے بات کرو نہ کہ دوست کی حیثیت سے۔

......ایک طالبہ علم نے سوال کیا کہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ احمدی بچیاں جو حجاب لیتی ہیں مظلوم ہیں تو ہم کیسے اس کا جواب دیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ آپ کو کسی نے حجاب لینے پر مجبور کیا ہے؟ تو اس پر اُس بچی نے عرض کیا کہ نہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو لوگوں کو سمجھانا چاہئے کہ آپ حجاب کیوں لیتی ہیں۔ حضور انور نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ اگر آپ حجاب لیتے وقت پریشان لگیں گی تو پھر آپ مظلوم ہی لگیں گی۔ آپ خوش رہیں اور حجاب لیتے وقت مزید خوشی دکھائیں۔

...... ایک طالبہ نے سوال کیا کہ آرکیٹیکٹ بن کر جماعت کی کیا خدمت کی جا سکتی ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمیں آرکیٹیکٹس کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ بیت الحمید اچھی عمارت ہے لیکن اس کا مینار باقی عمارت کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا۔ لڑکوں کی نسبت لڑکیوں کی ڈیزائننگ کرنے اور خوبصورتی پہچاننے کی حِس بہتر ہے اور وہ بہتر آرکیٹیکٹ بن سکتی ہیں۔

...... سات بج کر پچاس منٹ پر یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔

......اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد بیت الحمید'' تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین ہوئی۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 23 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

...... آمین کی اس تقریب میں شامل ہونے والے خوش نصیب بچوں اور بچیوں کے نام درج ذیل ہیں:

عزیزم سید علی احمد، ابراہیم احمد، مونس قریشی، وہاب احمد، Shazal فاروق، سید باسل، ذیشان ناصر، حمزہ احمد، انس شیخ، محسن امجد، سوبان خان، نعمان فواد، حاشر احمد طاہر۔

عزیزہ مہروش علی، عریبہ علی، صباء علی، فرّہ احمد، Mirha مجید، تنزیلہ ملک، بارعہ رفیق، مریم شیخ، ایشا بھٹی، صالحہ احمدی۔

...... تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

عُشّاقانِ خلافت کی دُور دُور سے آمد

لاس اینجلیز جماعت کا یہ سینٹر ''بیت الحمید'' دن رات احباب جماعت مرد وخواتین اور بچوں سے بھرا رہتا ہے۔ ان کے لئے یہ مبارک اور بابرکت ایام عید کے دن ہیں۔ ہر ایک کے چہرے پر خوشی اور طمانیت ہے اور ہر ایک حضور انور کے مبارک وجود سے فیض پا رہا ہے اور اپنے آقا کی دعاؤں اور برکتوں سے اپنی جھولیاں بھر رہا ہے۔ بڑے لمبے اور دُور کے فاصلوں سے احباب اور فیملیز کی آمد کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔

کل جمعۃ المبارک کا دن ہے۔ اپنے پیارے آقا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے ملک کے مختلف حصوں سے اور ہر جماعت سے احباب جماعت اور فیملیز آج صبح سے ہی لاس اینجلیز پہنچ رہے ہیں اور مہمانوں کی آمد کا ایک تانتا بندھا ہوا ہے۔ بہت طویل اور تھکا دینے والے لمبے سفر کر کے آ رہے ہیں۔

...... ایک ڈاکٹر صاحب نے بتایا جو ساڑھے تین ہزار میل کے فاصلہ سے آئے تھے کہ مختلف روٹس سے فلائٹ بدل کر قریباً 9 گھنٹے جہاز کا سفر طے کر کے پہنچا ہوں اور صرف حضور انور کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے آیا ہوں اور واپسی پر بھی اتنا ہی سفر ہے۔

...... ایک صاحب جو بوسٹن سے آئے تھے بتانے لگے کہ مجھے 25 سال یہاں رہتے ہو گئے ہیں۔ آج تک زندگی میں اس علاقہ کا رُخ نہیں کیا۔ اب مَیں ساڑھے چھ گھنٹے کی فلائٹ لے کر شام کو یہاں پہنچا ہوں اور اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے آیا ہوں۔ جمعہ بھی پڑھوں گا اور حضور انور کا دیدار بھی نصیب ہو گا۔ اور پھر اتنا ہی سفر طے کر کے واپسی ہو گی۔

...... ایک صاحب اڑھائی ہزار میل کا سفر بذریعہ کار 40 گھنٹوں میں طے کر کے پہنچے۔ سینکڑوں لوگ ایسے تھے جو بذریعہ کار دس سے پندرہ گھنٹے کا سفر طے کر کے پہنچے۔ اس تھکا دینے والے سفر کے باوجود ہر ایک خوشی و مسرّت سے معمور تھا۔ اور اپنے آقا کے دیدار سے سکون اور طمانیت پاتا تھا۔ دُور دراز کے علاقوں سے نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے آنے والے احباب اور مرد وخواتین کی تعداد سینکڑوں میں ہے اور ان احباب کی آمد کا سلسلہ رات بھر جاری رہا۔

Los Angeles Times میں حضور انور کے انٹرویو کی اشاعت

آج امریکہ کے ایک انتہائی اہم اور ویسٹ کوسٹ کے سب سے بڑے کثیرالاشاعت اخبار "Los Angeles' Times" نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو درج ذیل عنوان کے تحت شائع کیا اور ساتھ حضور انور کی تصویر بھی شائع کی۔ اس تصویر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد بیت الحمید لاس اینجلیز پہنچے ہیں اور ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب امیر جماعت یو ایس اے حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔

''دہشت گردی کے دَور میں احمدیوں کا امن مشن''

اِس عنوان کے تحت اخبار نے لکھا:

بوسٹن (Boston) میراتھن کے موقع پر بم حملہ کے چند دن بعد دس ملین سے زائد احمدیوں کے عالمی راہنما اپنے عقیدہ کے امن اور خدمت خلق اور عوامی بہبود کا پیغام جنوبی کیلیفورنیا لے کر آئے ہیں۔ اگرچہ یہ نظریات دنیا کے اکثر مسلمان بھی رکھتے ہیں لیکن احمدیوں کے نظریات ایک خصوصی امتیاز رکھتے ہیں۔

کیلیفورنیا کے دورہ پر آئے ہوئے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد مذہب اور سیاست کے ملاپ کے خلاف ہیں اور عرب سپرنگ (Arab Spring) کے بعد عرب ممالک

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

نظریں فلک کی جانب ہیں خاک پر جبیں ہے

ہر ایک ہے ہراساں یہ دَور نکتہ چیں ہے
ہر دل میں ہے تکدّر ، آلودہ ہر جبیں ہے
ناپختہ ہر عمل ہے ، لرزیدہ ہر یقیں ہے
وصلِ صنم کا خواہاں شاید کوئی نہیں ہے
''فکروں سے دل حزیں ہے جاں درد سے قریں ہے
جو صبر کی تھی طاقت وہ مجھ میں اب نہیں ہے''

....

آنکھوں میں سیلِ گریہ ، سینہ دھواں دھواں ہے
ہر نفس مضطرب ہے ہر آنکھ خونچکاں ہے
ہونٹوں پہ مسکراہٹ ، دل مہبطِ فغاں ہے
فُرقت میں یاں تڑپتا انبوہِ عاشقاں ہے
غربت میں واں پریشاں اک دلرُبا حسیں ہے
''جو صبر کی تھی طاقت وہ مجھ میں اب نہیں ہے''

....

اک دَورِ پُرسکوں کا آغاز چاہتی ہوں
لَے ہو طرب کی جس میں وہ ساز چاہتی ہوں
نظرِ کرم ہی میرے دمساز چاہتی ہوں
مَیں تیرے لفظِ کُن کا اعجاز چاہتی ہوں
سب کی ہے تُو ہی سنتا اِس بات کا یقیں ہے
''جو صبر کی تھی طاقت وہ مجھ میں اب نہیں ہے''

....

انسانی لغزشوں سے مَیں ماورا نہیں ہوں
ماحول سے علیحدہ ربُّ الوریٰ نہیں ہوں
لیکن مَیں تجھ سے غافل میرے خدا نہیں ہوں
مَیں بے عمل ہوں بیشک پر بے وفا نہیں ہوں
نظریں بھٹک رہی ہیں پر دل میں تُو مکیں ہے
''جو صبر کی تھی طاقت وہ مجھ میں اب نہیں ہے''

....

مَیں مانتی ہوں میرا خالی ہے آبگینہ
نہ آہِ صبح گاہی نہ زاریٔ شبینہ
تسلیم کا سلیقہ نہ پیار کا قرینہ
پر میری جان میرا شق ہو رہا ہے سینہ
اب اس میں تابِ فکر و رنج و محن نہیں ہے
''جو صبر کی تھی طاقت وہ مجھ میں اب نہیں ہے''

....

بے چین ہو کے کوئی دن رات رو رہا ہے
وہ اپنی سجدہ گاہیں ہر دم بھگو رہا ہے
دامانِ صاف اپنے اشکوں سے دھو رہا ہے
تُو جانتا ہے سب کچھ یاں جو بھی ہو رہا ہے
ہے روح بھی فسردہ دل بھی بہت حزیں ہے
''جو صبر کی تھی طاقت وہ مجھ میں اب نہیں ہے''

....

کرب و بلا کے لمحے بڑھتے ہی جا رہے ہیں
سوز و گداز میرا سینہ جلا رہے ہیں
یہ ناگ وسوسوں کے پَل پَل ڈرا رہے ہیں
سب صبر و ضبط میرا کیوں آزما رہے ہیں
کچھ اس کا بھی تدارک تُو ربِّ عالَمیں ہے
''جو صبر کی تھی طاقت وہ مجھ میں اب نہیں ہے''

....

ذوقِ دعا کو میرے رنگِ ثبات دے دے
جامِ لِقا پِلا دے ، آبِ حیات دے دے
یہ تو نہیں مَیں کہتی کُل کائنات دے دے
فرقت کی تلخیوں سے بس تُو نجات دے دے
نظریں فلک کی جانب ہیں خاک پر جبیں ہے
''جو صبر کی تھی طاقت وہ مجھ میں اب نہیں ہے''

....

تیرہ شبی ہے ابرِ اوہام بھی گھنیرا
لیکن یقیں ہے مجھ کو نزدیک ہے سویرا
نادم بہت ہوں لب پہ آیا گِلا جو تیرا
تُو نے تو ہر کرم سے گھر بھر دیا ہے میرا
تُو رحمتِ اَتم ہے ستّارِ مُذنبیں ہے
''جو صبر کی تھی طاقت وہ مجھ میں اب نہیں ہے''

((صاحبزادی) امۃ القدوس)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

ایک مؤرخ تھا جو تاریخ کا حصہ بنا

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 4 جون 2010ء میں مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کے حوالہ سے یادوں کو پیش کیا گیا ہے۔

دُنیا کی بے ثباتی کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ نے کیا خوب فرمایا تھا:

اے حُبِ جاہ والو یہ رہنے کی جا نہیں
اس میں تو پہلے لوگوں سے کوئی رہا نہیں

بے شک یہ دنیا چل چلاؤ ہے۔ ایک سجا ہوا بارونق میلہ ہے۔ لیکن صدیوں کے بعد کوئی ایسا بھی آ جاتا ہے، جو صدیوں تک کے لئے اس دھرتی پر اپنے قدموں کے نشان چھوڑ جاتا ہے، جو اس دنیا کی بے ثباتی اور اس کی حقیقت کو پا جاتا ہے اور اپنے لئے اس میں سے صرف وہ چیزیں اختیار کرتا ہے جو فانی نہیں ہوتیں۔

میری اس شکستہ اور ناقص تحریر سے محترم مولانا صاحب کو تو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا، ہاں ان کی شفقتوں کا تذکرہ میرے لئے فخر و انبساط کا باعث ضرور ہوسکتا ہے۔ اُن کی وفات پر مَیں نے کہا تھا

اک مؤرّخ تھا جو اب تاریخ کا حصہّ بنا
سرسری نظروں میں گو ماضی کا وہ قصہّ بنا
پر ہمیں تاریخ کے اسلوب یوں سمجھا گیا
آنے والے ہر مورّخ کا وہ مدرسہ بنا

محترم مولانا صاحب ایک سچے اور حقیقی مورّخ تھے یعنی وہ سرتاپا ایک مورّخ تھے۔ اس بات کا اندازہ مجھے اس وقت ہوا جب 2003ء میں مَیں نے اپنا دوسرا شعری مجموعہ ''پُل صراط پر ایک قدم'' ان کی خدمت میں ارسال کیا۔ اس مجموعے کے شروع میں مَیں نے اپنے والد چودھری عطامحمد صاحب مرحوم کے بارہ میں کچھ یادیں تحریر کی تھیں، ان کو پڑھ کر مولانا صاحب نے مجھ سے میرے والد صاحب کے بارہ میں مزید تفصیلات بھی طلب فرمائیں۔ اس سے مجھے اندازہ ہوا کہ مولانا صاحب ہر چھوٹے سے چھوٹے واقعہ کو بھی ایک تاریخی نقطۂ نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ 2005ء میں میرا تیسرا شعری مجموعہ ''فریادِ درد'' شائع ہوا۔ حسب معمول مولانا صاحب کو بھجوایا تو آپ نے حسب عادت مطالعے کے فوراً بعد خط میں لکھا کہ ''آپ کے تازہ شعری کلام کو دیکھتے ہی سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی بصیرت افروز کتاب ''البلاغ'' میری چشمِ تصور کے سامنے جلوہ گر ہوگئی۔ اس کتاب کا دوسرا نام حضرتِ اقدس نے ''فریادِ درد'' رقم فرمایا ہے''۔ پھر بعض نظموں پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''......آپ نے خدا اور مصطفیٰؐ دونوں کے سلام کو اس وجد آفریں شان سے نظم کیا ہے کہ آپ کے قلمِ اعجاز رقم اور وارداتِ قلبی، دونوں کو بے ساختہ دادِ تحسین دینی پڑتی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے 10 جولائی 1931ء کو قادیان میں ایک پُر معارف خطبہِ جمعہ کے دوران امامِ عصر کی طرز اور اسلوبِ نگارش سے کلامِ نظم و نثر کو مرصع کرنے کی پُر زور تلقین کی اور فرمایا کہ ''خدا کے ماموروں کی برکت سے ادبی دنیا کا نقشہ بھی بدل جاتا ہے ۔ چنانچہ آنحضرتؐ سے قبل زمانہ جاہلیت کی نظموں اور مسلمان شعراء کے اشعار میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ لہٰذا احمدی سخنوروں اور انشاء پردازوں کا فرض ہے کہ وہ ہمیشہ حضرت مسیح موعودؑ کی طرزِ تحریر کی تقلید کریں تا حضورِ اقدس کے علمی اور ادبی انقلاب کو بھی دنیا تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے''۔

آپ قابلِ مبارکباد ہیں کہ آپ کا کلام حضرت مسیح زماں و مہدیِ موعود کے منفرد و ممتاز محاوروں، استعاروں اور عدیم المثال بدائع اور صنائع کا عکسِ جمیل ہے۔......''

محترم مولوی صاحب ہر تحریر کا بغور مطالعہ کرتے چاہے وہ شاعری ہو یا نثر، اپنی رائے سے ضرور نوازتے، بیش قیمت مشورے بھی دیتے۔ وہ ان چند بڑے لوگوں میں سے تھے جو کرسی کی وجہ سے بڑے نہیں ہوتے بلکہ حقیقتاً بڑے ہوتے ہیں اور ان کی بڑائی کی نشانی یہی ہوتی ہے کہ وہ چھوٹوں کو بھی نظرانداز نہیں کرتے۔ آپ کی شخصیت میں ایک ایسی Originality تھی جو دیکھنے والوں کا دل موہ لیتی تھی۔ وہ سادہ سُچا اور جوش و جذبہ سے بھرا ہوا انداز، وہ لہک لہک کر شعر پڑھنا، قرآن کریم کی آیات قراءت کے ساتھ پڑھنا، اپنے مقصد کے ساتھ اُن کی لگن، تاریخی ریکارڈ کو درست رکھنے کا جنون، وہ اپنی قسم کا ایک منفرد وجود تھے۔

...... ۞ ...... ۞ ...... ۞ ......

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 2 جولائی 2010ء میں مکرم اظہار احمد بزمی صاحب کے قلم سے ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

آپ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مولانا صاحب سے خاکسار کا پہلا تعارف اس وقت ہوا جب 1992ء میں مربیان کے ریفریشر کورس کے سلسلے میں مرکز سلسلہ ربوہ حاضر ہوا۔ خلافت لائبریری میں ہماری کلاس ہوتی تھی۔ صبح کے وقت مَیں خلافت لائبریری کے دروازہ کے قریب کھڑا تھا کہ اچانک حضرت مولوی صاحب سے سامنا ہوگیا۔ مَیں نے سلام عرض کیا تو آپ نے نام پوچھا اور پھر پوچھا: آپ مربی ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی۔ فرمایا: اپنے لباس کا خیال رکھا کریں۔

یہ فرما کر آپ اپنے کمرۂ کار میں تشریف لے گئے اور مَیں اپنے بغیر استری سلوٹ زدہ کپڑوں اور ٹوپی کو دیکھتا رہا جو میرے سر کی بجائے میرے ہاتھ میں تھی۔ دو دن کے بعد دوبارہ سلام کرنے کی جرأت کی تو نہایت شفقت سے فرمانے لگے: اس دن اگر میری بات سے تکلیف پہنچی ہو تو معذرت! مگر یہ یاد رکھیں کہ مربی عوام الناس میں سے نہیں، چلتے پھرتے فرق نظر آنا چاہئے کہ وہ سلطان القلم کا سلطان نصیر ہے۔

اس کے بعد خاکسار جب مرکز سلسلہ آتا حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں ضرور حاضر ہوتا۔ آپ ہر ملاقات میں پوچھتے کہ اب تقرری کہاں ہے اور وہاں کس کس مسلک کے لوگ ہیں؟ کوئی بڑی لائبریری موجود ہے یا نہیں؟ سکردو میں تقرری کے کچھ عرصہ بعد جب خاکسار ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے تفصیلی حالات دریافت کرکے فرمایا کہ آپ شعر و شاعری سے شغف رکھتے ہیں اس لئے ادبی تنظیموں سے روابط بڑھائیں مگر احتیاط سے قدم رکھیں اور پھر ذاتی تجربات اور رابطہ کرنے کے مختلف طریقوں پر گفتگو فرمائی۔ آپ کی ہدایات سے خاکسار نے بہت فائدہ اٹھایا اور صاحب علم لوگوں سے بات کرنے کے مواقع پیدا ہوئے۔ بعد میں جب چوہدری محمد علی صاحب مضطر عارفی کا شعری مجموعہ ''اشکوں کے چراغ'' شائع ہوا۔ تو خاکسار نے اس کی چند کاپیاں منگوا کر سخن فہم دوستوں کو تحفۃً پیش کیں اور ہمارے محسن دوست جناب پروفیسر حشمت علی کمال صاحب الہامی نے اس شعری مجموعے پر تفصیلی تبصرہ تحریر فرمایا جس میں کتاب کا نام عطا فرمانے کے سلسلہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بھی بطور خاص ذکر کیا۔ یہ تبصرہ دو اقساط میں K-2 اخبار میں شائع ہوا جسے بعد میں روزنامہ ''الفضل'' نے بھی شائع کیا۔ حضور انور نے اسے پڑھ کر الہامی صاحب کو اپنا سلام بھجوایا۔ محترم مولانا صاحب نے تراشہ وصول کرکے رقم فرمایا:

''نہایت قیمتی تراشہ ابھی موصول ہوا اور دل سے آپ کی ذرہ نوازی کو دیکھ کر بہت دعا نکلی۔ تاریخ کے لئے اسے ریکارڈ خاص میں محفوظ کرلیا گیا ہے۔ امید ہے آئندہ بھی یہ قلمی مجاہدہ جاری رکھ کر ممنون احسان فرمائیں گے۔ سکردو میں نوربخشی فرقہ کو خاص اہمیت حاصل ہے کیا ان کا کوئی مستند لٹریچر مہیا فرمایا جا سکتا ہے۔ بانیٔ فرقہ کی عربی کتاب ''مشجرالاولیاء'' میرے پاس موجود ہے۔ نئی مستند کتاب اگر شائع ہوئی ہو اور سلسلہ کے لئے مفید بھی ہو وہ درکار ہے۔''

''مشجرالاولیاء'' وہ کتاب ہے جو خود نوربخشی مسلک کے اکثر اہل علم افراد کے پاس بھی موجود نہیں اور انتہائی کوشش اور تلاش کے باوجود ہمیں سکردو میں بھی نہیں مل سکی۔ جبکہ حضرت مولوی صاحب کے پاس یہ کتاب موجود تھی۔

حضرت مولوی صاحب سے آپ کی آخری بیماری میں ملاقات ہوئی تو آپ نے اپنی تازہ کتاب ''برطانوی پلان اور ایک فرضی کہانی'' کی دو درجن کاپیاں عطا فرمائیں اور ساتھ تاکید فرمائی کہ اس بظاہر چھوٹی سی کتاب کے اہم اور قیمتی حوالوں کے لئے میں نے بہت محنت کی ہے اور امید کرتا ہوں کہ آپ یہ کتاب صرف ان خواص کو دیں گے جن کی ذاتی لائبریریاں ہوں اور وہ کتاب کی حرمت سے واقف ہوں۔ کتاب کی تقسیم میں بے شک زیادہ وقت لگ جائے مگر کتاب ضائع نہ ہو۔

حضرت مولوی صاحب کے دل میں خاص طور پر دعوت الی اللہ کے لئے جو جذبہ تھا وہ ہزاروں داعیان الی اللہ کے لئے مشعل راہ ہے۔ آپ جہاں کسی کو دعوت الی اللہ کی کوشش کرتے ہوئے دیکھتے فوراً علمی اور ذہنی راہنمائی کے لئے تیار ہو جاتے۔ مجھ جیسے کئی ناتجربہ کار لوگ آپ کی راہنمائی سے زندگی پا رہے تھے۔ جو آپ کے دارفانی سے کوچ کر جانے کے بعد ایک شفیق اور تجربہ کار راہنما سے محروم ہو گئے ہیں۔ میرے لئے آپ کی شخصیت اور مقام و مرتبہ پر قلم اٹھانا ممکن نہیں۔ صرف یہ عرض کروں گا جو ایک عرب شاعر نے کسی قبیلے کے سردار کی وفات پر کہا تھا: (ترجمہ): اے معزز شخص! تیری وفات سے قبل میں نے کبھی گمان بھی نہیں کیا تھا کہ کبھی ستارے بھی زمین کے اندر چھپ سکتے ہیں۔

...... ۞ ...... ۞ ...... ۞ ......

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 5 جولائی 2010ء میں مکرم حافظ عبدالحمید صاحب کا مضمون شائع ہوا ہے۔

آپ بیان کرتے ہیں کہ 1973ء میں ہم بغرض تعلیم ربوہ آکر آباد ہوگئے۔ یہاں حفظ قرآن کی سعادت بھی حاصل کی۔ تیرہ سال کی عمر میں واہ کینٹ میں پہلی بار تراویح پڑھانے کی توفیق ملی تو بعض مسائل پیش آئے۔ ربوہ واپس آکر محترم مولانا دوست محمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوکر مسائل بیان کئے۔ آپ نے مجھے بہت ہمدردانہ جواب دیئے۔ اب سوچتا ہوں تو خیال آتا ہے کہ جماعت کے ہر فرد کو خواہ وہ ایک بچہ ہی کیوں نہ ہو، اہمیت دیتے تھے اور اُس سے شفقت کا سلوک فرماتے تھے۔

بعد میں ہم جرمنی آگئے تو یہاں بھی ایک بار محترم مولانا صاحب ہمارے شہر ہنوور میں تشریف لائے۔ وہاں گفتگو کے دوران ایک دوست نے چند کتب کا نام لیا کہ وہ یہاں نہیں ملتیں۔ آپ نے اُن کی الماری میں سے ایک کتاب اُنہی سے نکلوائی اور پوچھا کہ کیا آپ نے یہ پڑھی ہے۔ وہ کہنے لگے: نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ جو کتب آپ کے پاس موجود ہیں، اُن کا تو مطالعہ کریں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو کمال حافظہ عطا فرمایا تھا۔ میرے ایک دوست نے اپنے دادا جان کا نام لیا جنہیں حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ میں خدمت کا موقع ملا تھا۔ محترم مولانا صاحب نے اُس نام کے تین دوستوں کا ذکر کیا اور اُن کی خدمات پر روشنی ڈال کر اُس دوست سے پوچھا کہ اُن کے دادا ان میں سے کون تھے؟

ایک دوسرے موقع پر باتوں باتوں میں آپ کے ایک مقالہ کا ذکر ہوا تو آپ نے بتایا کہ فلاں سال کے فلاں رسالہ خالد میں یہ مقالہ شائع ہوا ہے۔

مجھے محترم مولانا صاحب کی ایک کتاب شائع کروانے کی توفیق بھی ملی۔ آپ یقیناً بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔

...... ۞ ...... ۞ ...... ۞ ......

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ یکم مارچ 2010ء میں مکرم ناصر احمد سید صاحب کی نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

تاباں ہے بڑی شان سے اب ارض و سما پر
وہ چاند جو چمکا تھا کبھی غارِ حِرا پر
میں نعت کہوں تیری یہ ممکن ہی نہیں ہے
کیا مدح سرائی ہو تیرے حسن ادا پر
کردار ترا دن کے اجالے کی طرح ہے
قرآن گواہی ہے ترے صدق و صفا پر
کرتے ہیں تیرے نام پہ جو قتل کسی کو
تقدیر بھی رکھے گی انہیں نوکِ سِنا پر
مٹ جائیں گے اس نام کو مٹنے نہیں دیں گے
ہم جان لٹا دیں گے اسی عہد وفا پر

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
June 21, 2013 – June 27, 2013

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday June 21, 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:45	Yassarnal Qur'an
01:20	Huzoor's Tour Of Singapore: Featuring the Friday sermon at Masjid Taha and Huzoor's visit to a night safari park, Sentosa Island and departure for Sydney, Australia in 2006.
02:15	Japanese Service
02:35	Tarjamatul Qur'an Class: Rec. 09/24/ 1996
03:45	Kasre Saleeb
04:20	The Real Concept Of Jihad
04:50	Liqa Maal Arab: Rec. on November 7, 1996
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
06:50	Peace Conference 2007
07:25	Siraiki Service
08:15	Rah-e-Huda
09:50	Indonesian Service
10:50	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:35	Dars-e-Hadith
12:00	Live Friday Sermon
13:15	Seerat-un-Nabi (saw)
13:50	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
14:05	Yassarnal Qur'an
14:25	Bengali Reply to Allegations
15:40	Braheen-e-Ahmadiyya
16:20	Friday Sermon [R]
17:35	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:30	Peace Conference 2007 [R]
19:25	Real Talk
20:20	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
21:00	Friday Sermon
22:15	Rah-e-Huda [R]

Saturday June 22, 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:35	Yassarnal Qur'an
01:15	Peace Conference 2007
01:40	Husn-e-Biyan
02:10	Friday Sermon: Recorded on June 21, 2013
03:20	Rah-e-Huda
04:55	Liqa Maal Arab: recorded on November 7, 1996.
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al Tarteel
07:00	Jalsa Salana UK Address: Recorded on September 9, 2012.
08:30	International Jama'at News
09:00	Question And Answer Session: Part 2, recorded on December 8, 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on June 21, 2013
12:15	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:30	Al Tarteel
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Bangla Shomprochar
15:15	Spotlight
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al Tarteel
18:00	World News
18:20	Jalsa Salana UK Address [R]
19:45	Faith Matters
20:40	International Jama'at News
21:10	Rah-e-Huda
22:45	Story Time
23:05	Friday Sermon [R]

Sunday June 23, 2013

00:15	MTA World News
00:35	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:55	Al Tarteel
01:25	Jalsa Salana UK Address
02:50	Story Time
03:10	Friday Sermon: Recorded on June 21, 2013
04:15	Spotlight
04:55	Liqa Maal Arab: recorded on November 12, 1996
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
06:55	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded on March 6, 2011
08:10	Faith Matters
09:00	Question and Answer Session: Part 2, Recorded on November 14, 1998.
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on August 3, 2012.
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Qur'an
13:00	Friday Sermon: Recorded on June 14, 2013
14:10	Bengali Reply To Allegation
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
16:30	Kasauti
17:00	Beacon Of truth
18:05	World News
18:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
19:35	Real Talk
20:40	Attractions Of Canada: Part 3 of a documentary which takes you on a journey to Alaska, the largest state of the United States by area.
21:05	Persecution Of Ahmadies
22:00	Friday Sermon [R]
23:10	Question and Answer Session [R]

Monday June 24, 2013

00:10	MTA World News
00:30	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55	Yassarnal Qur'an
01:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
02:30	Attractions Of Canada
02:50	Friday Sermon: recorded on June 21, 2013
03:55	Real Talk
04:55	Liqa Maal Arab: Recorded on November 13, 1996
06:00	Tilawat & Dars
06:35	Al Tarteel
07:05	Huzoor's Lecture At Roehampton University: Documenting the lecture about 'Islam; a religion of peace' delivered by Huzoor at Roehampton University, UK.
08:10	International Jama'at News
08:45	Braheen-e-Ahmadiyya
09:05	Rencontre Avec Les Francophones: French Mulaqat, Recorded on June 15, 1998.
10:00	Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon recorded on April 5, 2013.
11:15	Tamil Service
12:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:10	Insight
12:35	Al Tarteel
13:05	Friday Sermon: Recorded on August 31, 2007
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Tamil Service
15:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
16:00	Rah-e-Huda
17:30	Al Tarteel
18:00	MTA World News
18:20	Huzoor's Lecture At Roehampton University [R]
19:30	Real Talk
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-e-Huda
22:35	Friday Sermon [R]
23:15	Tamil Service

Tuesday June 25, 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:30	Insight
00:55	Al Tarteel
01:25	Huzoor's Lecture At Roehampton University
02:35	Kids Time
03:10	Friday Sermon
04:00	Tamil Service
04:35	Braheen-e-Ahmadiyya
04:55	Liqa Ma'al Arab: Recorded on November 10, 1996
06:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
06:10	Yassarnal Qur'an
06:35	Jalsa Salana UK Address: Recorded on September 9, 2012
08:00	Insight: recent news in the field of science
08:30	Attractions Of Australia: A documentary featuring a trip to Dorrigo, a small town on the Waterfall Way.
09:00	Question and Answer Session: Part 2, Recorded on November 14, 1998.
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service: Translation of Friday Sermon recorded on June 21, 2013.
12:05	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:30	Yassarnal Qur'an
13:00	Real Talk
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Spanish Service
15:40	Noor-e-Mustafwi
16:00	Press Point
17:00	Seerat-un-Nabi
17:35	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:20	Jalsa Salana UK Address [R]
19:45	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on June 21, 2013.
20:45	Insight: recent news in the field of science
21:15	Press Point
22:25	Seerat-un-Nabi
23:00	Question and Answer Session [R]

Wednesday June 26, 2013

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:45	Yassarnal Qur'an
01:10	Jalsa Salana UK Address
02:35	Attractions Of Australia
03:05	Press Point
04:10	Seerat-un-Nabi
04:50	Liqa Ma'al Arab: Recorded on November 19, 1996
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:10	Al-Tarteel
06:40	Ansarullah Ijtema UK 2012: Recorded on October 7, 2012.
08:00	Real Talk
09:05	Question and Answer Session: Part 2, recorded on December 8, 1996.
10:00	Indonesian Service
11:05	Swahili Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:35	Al-Tarteel
13:05	Friday Sermon: Rec. September 14, 2007
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
15:40	Faith Matters
16:40	Moshaa'irah
17:30	Al Tarteel
18:00	MTA World News
18:20	Ansarullah Ijtema UK 2012 [R]
19:35	Real Talk
20:40	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
21:15	Moshaa'irah
22:00	Friday Sermon [R]
22:50	Intikhab-e-Sukhan

Thursday June 27, 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:30	Al-Tarteel
01:00	Ansarullah Ijtema UK 2012
02:20	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
03:00	Seerat Hadhrat Ali [ra]
04:00	Faith Matters
04:55	Liqa Ma'al Arab: Rec. on November 20, 1996
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Qur'an
07:00	Jalsa Salana Nigeria Address: Rec. May 3, 2008
07:55	Beacon of Truth
09:00	Tarjamatul Qur'an class: Rec. 09/30/1996
10:10	Indonesian Service
11:10	Pushto Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:10	Yassarnal Qur'an
12:55	Beacon Of Truth
14:00	Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon delivered on June 21, 2013.
15:05	Kasre Saleeb
15:40	Maseer-E-Shahindgan: A Persian Programme
16:15	Tarjamatul Qur'an class [R]
17:25	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:25	Jalsa Salana Nigeria Address
19:20	Faith Matters
20:25	The Real Concept Of Jihad
21:05	Tarjamatul Qur'an class [R]
22:15	Kasre Saleeb
22:50	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 20 | Friday 14 June, 2013 | Issue No. 24

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2013ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(طارق حیات۔مربی سلسلہ احمدیہ)

(قسط نمبر89)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

یاران وطن! یہ خوابِ جنت کس کام
دوزخ میں پہنچ چکے ہو سوتے سوتے
(کلام محمود۔صفحہ 141)

....

قارئین الفضل کے لئے Persecution Report بابت ماہ جنوری وفروری 2013ء سے چند واقعات کا خلاصہ درج ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو پیارے آقا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر اپنے مظلوم بہن بھائیوں کے لئے بکثرت دعائیں کرنے کی توفیق بخشے۔آمین

....

❁......**لاہور، ساندہ روڈ، 15 جنوری:** مکرم علی محمود شاہ صاحب کے میڈیکل سٹور پر ایک انجان شخص آیا اور خود کو احمدی ظاہر کرتے ہوئے گفتگو شروع کی یہ شخص مقامی احمدیہ مسجد کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہا مگر اس احمدی کے سوالات کا خاطر خواہ جواب نہ دے سکا اور اپنی پردہ دری ہوتی دیکھ کر دکان سے عجلت میں چلا گیا مگر دس منٹ بعد پولیس والے پہنچ گئے اور الزام لگایا کہ تم یہاں زہریلی ادویات بیچتے ہو۔ڈگری اور لائسنس دکھا کر ان جاہل پولیس والوں کو ادویات کا سٹاک چیک کرنے کی دعوت دی گئی مگر وہ اپنی ضد پر قائم رہے اور تھانہ جانے کی رٹ لگاتے رہے۔تب مکرم علی محمود شاہ صاحب نے اپنے واقفکار کو فون کرکے صورت حال پر قابو پایا۔

جاتے جاتے پولیس والوں نے بتایا کہ ہمیں 15 پر ایمرجنسی کال آئی تھی کہ اس دکان پر زہریلی ادویات کا کاروبار ہو رہا ہے۔حالانکہ وطن عزیز میں زہر کا کاروبار کرنے والوں سے سب واقف ہیں اور سب خاموش ہیں۔

❁...... **کتھووالی، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ، 18 جنوری:** مکرم لیاقت احمد صاحب صدر جماعت کو ڈی ایس پی گوجرہ کا فون آیا کہ اپنے گھر سے کلمہ مٹا دو۔مگر صدر صاحب نے صاف انکار کر دیا۔جس پر پولیس والے آئے ہتھوڑا مار کر کلمہ طیّبہ والی پلیٹ ٹکڑے ٹکڑے کر دی۔

پھر یہ کارندے مکرم منصور احمد باجوہ صاحب کے گھر پہنچے اور کلمہ طیّبہ پر سیمنٹ پھیر دیا۔نیز بورڈ ’’احمدیہ پرائمری سکول چک نمبر 312 جھنگ برانچ۔یکم دسمبر 1933‘‘ پر سے لفظ ’احمدیہ‘ مٹا ڈالا۔حالانکہ تقریباً ایک صدی قبل قائم ہونے والا سکول احمدیوں کی ملکیت ہے۔اس سکول کی انتظامیہ نے عمارت کی ضروری مرمت کی غرض سے فرنیچر کمروں سے نکال کر باہر رکھا تھا پولیس والوں نے حماقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے احمدیوں کے خلاف فرنیچر کی چوری کا مقدمہ درج کر لیا۔ای ڈی او نے بھی پولیس کو مطلع کیا کہ یہ سکول تو احمدیوں کی ملکیت ہے مگر پولیس نے مقدمہ پھر بھی واپس نہیں لیا ہے۔

❁...... **سمنگلی روڈ، کوئٹہ:** مقامی احمدی مکرم محمد ابراہیم صاحب نے اپنی رہائش کراچی منتقل کی اور وہاں سے ایک پارسل میں چند احمدیہ مطبوعات اور قرآن کریم کے دو نسخے بذریعہ کوریئر کوئٹہ بھیجے اور وصول کنندہ کے طور پر اپنے عیسائی ملازم کا نام لکھ دیا۔کوریئر کمپنی کے ملازمین نے فون کرکے اس عیسائی ملازم کو اطلاع دی کہ آکر اپنا پارسل لے جاؤ اور ساتھ ہی ختم نبوت کے مولویوں کو بھی اطلاع کر دی کہ شرارت کا موقع ہاتھ لگا ہے، جلدی آجاؤ۔قارئین کرام! اس کوریئر کمپنی کے ملازمین کی اخلاقی گراوٹ اور کاروباری بددیانتی الفاظ میں بیان سے بالا ہے۔

اس عیسائی ملازم کو کوریئر کمپنی کے دفتر کے اندر ہی مولویوں نے گھیر لیا، تشدّد کا نشانہ بنایا اور تہمت لگائی کہ تم بھی قادیانیوں کے ساتھ توہین میں شریک ہو۔صورت حال کی سنگینی دیکھتے ہوئے اس عیسائی نوجوان نے اپنے ایک دوست کو فون کیا جس نے آکر مولویوں سے اس کی جان بخشی کروائی۔

اگلے دن آٹھ غنڈے اس عیسائی لڑکے کے گھر پہنچ گئے اور اس کو ڈرایا دھمکایا اور دھمکی دی کہ تم نے توہین قرآن کا ارتکاب کیا ہے اور جانتے ہو اس کی سزا موت ہے۔

ہماری تو دعا ہے کہ خدا سب کی حفاظت فرمائے کیونکہ وہ اسلامی جمہوریہ جہاں کسی بدتہذیب ملازم کو اس کا غیر ملکی افسر بدتمیزی سے روکے تو وہ بدبخت اپنے مہربان افسر پر توہین وگستاخی کا الزام لگا کر اس کو حوالات میں پھینکوا دیتا ہے۔یقیناً آج اسلام کے قلعہ میں جُہّال کے ہاتھوں مذہب ہی یرغمال بن چکا ہے۔

❁...... **شمس آباد ضلع قصور:** مکرم مقصود احمد صاحب صدر جماعت سے گاؤں کے چند لوگوں نے مذہبی موضوع پر تبادلہ خیال کیا اور بہت خوشگوار ماحول میں گفتگو ہوئی۔ان لوگوں نے دوبارہ گفتگو کے لئے بلایا مگر امیر صاحب ضلع نے مکرم مقصود صاحب کو خبردار کیا کہ ان لوگوں کی چالبازی سے ہوشیار رہیں اور مشورہ دیا کہ غیر احمدیوں کو احتیاطی شرائط تسلیم کروا کر ہی مزید گفتگو کریں۔

غیر احمدیوں نے شرائط کو مفید مطلب نہ پاکر تسلیم کرنے سے انکار کر دیا مگر مصر رہے کہ گفتگو بہت پُر امن رہے گی۔الغرض مکرم صدر صاحب ان لوگوں کی ملمع سازی کو نہ سمجھ سکے اور تین احمدیوں کو لے کر 9 دسمبر کو مقررہ جگہ تبادلہ خیال کے لئے پہنچ گئے تا شرکاء کی احمدیت کے متعلق غلط فہمیاں دور کرنے میں کامیابی مل جائے۔مگر وہاں جا کر معلوم ہوا کہ سارا منظر ہی تبدیل شدہ ہے اور غیر احمدیوں نے ڈراؤنی شکلوں والے مولوی بلا رکھے ہیں اور تقریباً ڈیڑھ سو آدمی کا مجمع اکٹھا کر رکھا ہے۔لاؤڈ سپیکر نصب ہے اور تبادلہ خیال یا احقاق حق یا رفع شکوک کا تو کوئی ماحول ہی نہ ہے۔احمدیوں کو یرغمال بنا کر بٹھا لیا گیا اور مولویوں نے گندی گالیاں دینے اور بیہودہ گوئی کا طریقہ اختیار کئے رکھا۔یہ احمدی بڑی ہی مشکل سے جان بچا کر نکلنے میں کامیاب ہوئے۔

الغرض مولویوں کی شرارت سے مقامی لوگوں نے یہاں آباد 14 احمدی گھرانوں کا جینا دوبھر کر رکھا ہے، مقامی احمدی نماز باجماعت سے بھی محروم ہیں۔

❁......**نواز آباد فارم، ضلع حیدرآباد سندھ:** احمدیوں کے ملکیتی زرعی فارم میں 1988ء میں چند مٹی کے گھر قائم تھے اور ایک قدیم مسجد کے آثار ربع صدی کے بعد محض ریت کا ٹیلہ بن چکے تھے جس کے گرداگرد خودرَو جھاڑیاں اُگ چکی تھیں۔کسی شر پسند نے ان جھاڑیوں کو آگ لگا دی جس سے ریت کے ٹیلہ پر موجود نشانیاں بھی جل کر خاکستر ہوگئیں۔

شر پسندی کی کمائی کھانے والے مولویوں کو خبر ہوئی تو وہ بھوکے شکاری جانور کی طرح آن دھمکے کیونکہ ان کو احمدیوں کو ستانے، قانون شکنی کرنے اور لوٹ مار کرنے کا بہانہ مل چکا تھا۔مذہبی غنڈے احمدیوں کے ذاتی ملکیتی فارم میں گھسے، سیکیورٹی گارڈ ثناء اللہ کو بری طرح زدوکوب کیا، اس کی لائسنسی بندوق اور کارتوسوں پر ہاتھ صاف کیا، فارم کی ڈسپنسری پر حملہ کیا، فرنیچر کی توڑ پھوڑ کی۔خوش قسمتی سے مکرم شفیق صاحب ڈسپنسر کچھ وقت قبل وہاں سے نکل چکے تھے۔مذہب کا نام استعمال کرنے والے یہ ڈاکو مکرم ڈسپنسر صاحب کا چارجنگ پر لگا ہوا موبائل بھی لے اڑے۔

پولیس کو واقعہ کی اطلاع کی گئی۔فارم کی سیکیورٹی بہتر بناتے ہوئے حفاظتی دیوار بھی اونچی کی جارہی ہے۔

❁...... **سمن آباد، لاہور، 15 جنوری:** مکرم شیخ بشیر احمد صاحب سابق صدر جماعت کو نامعلوم شخص نے دھمکی والا ایس ایم ایس بھیجا ہے جس کی زبان انتہائی غیر شریفانہ ہے اور دھمکی دی کہ ایک ہفتہ کے اندر تم پر حملہ ہوگا۔

مکرم شیخ صاحب کا گھر لجنہ کے تربیتی اجلاسات کے لئے استعمال ہوتا ہے اور یہ مکان مرکزی سڑک پر واقع ہے جس پر شر پسند باآسانی نظر رکھ سکتے ہیں۔چند دن قبل مقامی مسجد کے مولوی نے قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے عنوان سے ایک قابل اعتراض تحریر بھی چوراہے میں آویزاں کروائی تھی۔

الغرض احمدیوں کو ہراساں کرنے کا ہر ممکن طریقہ اختیار کیا جارہا ہے۔

❁......**لاہور، 14 فروری:** مکرم ناصر مقبول صاحب بھی پرنٹنگ کے کاروبار سے منسلک ہیں۔بلیک ایرو پرنٹنگ پریس کے خلاف پولیس اور ماتحت عدلیہ کے تعاون سے کامیاب کارروائی سمیٹنے کے بعد مکرم ناصر صاحب کو بھی اپنی لیبارٹری سے نکلتے ہوئے مولویوں نے گھیر لیا، زبردستی گاڑی سے نکالا اور الزام لگایا کہ تم بھی قادیانیوں کی کتابیں چھاپتے ہو، توہین کا ارتکاب کرتے ہو وغیرہ وغیرہ۔الغرض مولوی اس احمدی کو تھانہ لے گئے اور پولیس والے اس احمدی کو ڈی ایس پی انویسٹی گیشن کے پاس لے گئے جہاں مکرم ناصر صاحب کو پانچ گھنٹے تک محبوس رکھ کر تفتیش کی گئی اور نصف شب کے بعد اس احمدی کو اس دھمکی کے ساتھ جانے دیا گیا کہ اگر ہمیں ضرورت محسوس ہوئی تو ہم تمہیں پھر بلالیں گے۔

❁......**سبزہ زار کالونی لاہور، 19 فروری:** آٹھ پولیس اہلکار اس علاقہ میں مقیم احمدیوں کے گھروں میں گئے۔تین سپاہیوں نے وردی پہن رکھی تھی جبکہ باقی پانچ سادہ کپڑوں میں تھے۔سرکار پاکستان کے ان کارندوں نے احمدیوں کے گھروں میں درج آیت قرآنی، عربی تحریرات اور کلمہ طیبہ اتروانے کی مہم کا کام کیا۔

ایس ایچ او نے احمدیوں کو بتایا کہ یہاں ایک کمیٹی بہت زیادہ سرگرم ہے اور وہ ہی پولیس کو احمدیوں کے گھروں اور عربی کی موجودگی کی معین اطلاعات فراہم کرتی ہے تب پولیس والے جاکر وہ کلمہ وغیرہ مٹا دیتے ہیں۔ایس ایچ او نے توبوجوہ اس معزز کمیٹی کے ممبران کے اسماء بتانے سے گریز کیا لیکن ذرائع کے مطابق جے بلاک کی مقامی ختم نبوت مسجد کے مولوی ہی ’’پاکستانی انکوائزیشن‘‘ کے روح رواں ہیں۔

قارئین کرام! یہ مولوی تو ہے ہی چودہویں صدی کا۔جبکہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی تنخواہ دار پولیس کا کردار انتہائی افسوس ناک ہے جو عربی زبان میں درج قرآنی آیات، اسماء باری تعالیٰ اور کلمہ طیبہ مٹانے کی ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہے۔

❁......**لاہور:** یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور کے زبیر ہوسٹل اور ممتاز ہوسٹل میں باقاعدہ منظّم مہم کی صورت میں احمدی طلباء کے خلاف نفرت اور فساد کی پنیریاں بوئی جارہی ہیں۔یوں تو نفرت وفساد کی تعلیم ہر ایک شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والوں کے لئے خطرناک ہے اور نونہالوں کے لئے سمّ قاتل۔لیکن ماہرین بتاتے ہیں دنیا میں 60 فیصدی دہشتگرد شعبہ انجینئرنگ سے متعلقہ اور تعلیم یافتہ ہیں۔پس یو ای ٹی لاہور جیسے ادارہ میں زیر تعلیم کچے ذہنوں کے طلباء سے شدت پسند مولویوں کے روابط خطرے کی گھنٹی ہیں مگر سرکار پاکستان اس پیر تسمہ پا کے سامنے بےبسی کا تماشہ بن چکی ہے۔

شر پسند مولوی کیمپس اور ہوسٹل میں دندناتے پھرتے ہیں، شر انگیز مواد کی تقسیم جاری ہے، ہوسٹل کے کمروں میں احمدی طلباء کو ان غنڈوں سے بچنا پڑتا ہے۔مکرم عثمان احمد اور مکرم مبارک احمد اعلیٰ تعلیمی اداروں میں جاری اس غنڈہ گردی کا تازہ نشانہ بنے ہیں۔

(باقی آئندہ)

❁❁❁❁❁